مناظرہ اہلسنت (بریلوی)



جلد دوم

تحریر

اعلیٰ حضرت کا ادنیٰ خادم

مولانا محمد جہانگیر نقشبندی رضوی

زاویہ

دربار مارکیٹ لاہور

زاویہ پبلشرز

2010ء

بار اول............................1000

ہدیہ..............................200

زیر اہتمام.........نجابت علی تارڑ

لیگل ایڈوائزرز

رائے صلاح الدین کھرل ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

ملنے کے پتے

اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5536111
احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5558320
کتاب گھر، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5552929
مکتبہ بابا فرید، چوک چشتی قبر، پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ قادریہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی	0213-4944672
مکتبہ برکات المدینہ بہادر آباد، کراچی	0213-4219324
مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی	0213-2216464
مکتبہ ضیائیہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ، راولپنڈی	051-5534669
مکتبہ سخی سلطان، حیدر آباد	0321-3025510
مکتبہ قادریہ، سرکلر روڈ، گوجرانوالہ	055-4237699
علامہ فضل حق پبلیکیشنز، دربار مارکیٹ، لاہور	0300-4798782
کتب خانہ حاجی مشتاق احمد، بوہڑ گیٹ ملتان	061-4545486

فہرست

انتساب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ

یا رسول اللہ انظر حالنا   یا حبیب اللہ اسمع قالنا

قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ بات حقیقت ہے۔جس کا اب مشاہدہ ہوتا جا رہا ہے کہ علم تیزی سے اٹھ رہا ہے۔جس کی ایک صورت یہ ہے کہ علماء کا وصال ہو رہا ہے اور عوام تو پہلے ہی علماء سے دور رہنے لگے۔ ایک وقت ماضی کا تھا کہ علماء کرام تمام شعبوں میں مہارت رکھتے تھے۔ اب صرف خاص بلکہ ایک شعبے کے ہو کر رہ گئے۔ صرف پچاس سال پہلے کی بات ہے کہ علماء اہلسنت بیک وقت مدرس، حافظ، قاری، مفتی اور مناظر ہوتے تھے اور تمام بد مذاہب کو منہ توڑ جواب دینے کی مکمل صلاحیت رکھتے تھے۔ اب ایسے مناظر کہاں سے لائیں؟

آج گنتی کے مناظر ہیں ان میں بعض صرف ایک مذہب والے سے بات کر سکتے ہیں مگر دیگر سے مناظرہ کرنے کے لیے پھر کسی اور مناظر کو تلاش کرنا پڑے گا۔ کاش آج پھر مناظر اعظم محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ جیسا کوئی دوسرا مناظر پیدا ہو جائے جو تمام مذاہب کو ایسا جواب دیتے کہ پھر سامنے آنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ اس طرح

دیگر اکابرین مناظرین علامہ حشمت علی خان، علامہ سردار احمد صاحب، علامہ اجمل سنبھلی صاحب، علامہ حبیب الرحمٰن صاحب، علامہ حامد رضا خان صاحب، علامہ قبلہ مصطفٰی رضا خاں صاحب، علامہ عنائت اللہ سانگلہ ہل والے، علامہ عبد الغفور ہزاروی صاحب، علامہ نظام الدین ملتانی اور علامہ محمد علی نقشبندی علیہم الرحمۃ والرضوان وغیرہ اور امام المناظرین امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کی کیا بات ہے۔

اب طالب علموں کا کام ہے کہ درس نظامی میں دیگر علوم کی طرح مناظرہ بھی سیکھیں۔ تا کہ اس کمی کو پورا کیا جا سکے اور اپنا اور دیگر مسلمان بھائیوں کا ایمان بچایا جا سکے۔

راقم اس کتاب کو

مناظر ابن مناظر علامہ مفتی

محمد عبد التواب صدیقی

مدظلہ العالی صاحب

کی نذر کرتا ہے۔

10-11-2009

تقریظات

فاضل نوجوان محمد جہانگیر نقشبندی مسلک کا درد رکھنے والے اور مناظرہ کا جنون کی حد تک شوق رکھنے والے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ علم وعمل میں اضافہ فرمائے۔

غلام مہر علی چشتیاں گولڑوی

خطیب محمد جہانگیر نقشبندی اپنے کاروباری مصروفیت کے باوجود اہلسنت کے لئے کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو مناظرہ میں دسترس عطا فرمائے۔

علامہ عبدالتواب صدیقی

آستانہ عالیہ مناظر اعظم اچھرہ لاہور

کراچی کے عوام اہلسنت خوش قسمت ہیں کہ ان کو خطیب پاکستان مولانا مناظر محمد جہانگیر نقشبندی ملے ہیں جو 24 گھنٹے مناظرہ کے لئے تیار رہتے ہیں۔ بدعقیدہ کو منہ توڑ جواب دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمر دراز فرمائے۔

علامہ حامد حسین قریشی رضوی

آج مسلک کی بات کرنے والے تو بہت ہیں مگر عملی کام کرنے والے کم ہیں۔ ان میں ایک محمد جہانگیر نقشبندی صاحب کو مشاہدہ کیا ہے کہ مسلک کا درد رکھتے ہیں اور عملی کام کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں۔ کسی بھی علاقے میں کوئی بدعقیدہ بکواس کرے اس کے لئے ایک فون پر حاضر ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض بدعقیدہ نام سن کر بھاگ جاتے ہیں آزما کر دیکھ لیں۔ بعض شرائط سن کر فرار ہو جاتے ہیں اور جو غلطی سے سامنے آ جاتا ہے تو دوبارہ آنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اور شرائط میں شکست کھا جاتا ہے۔

مولانا ماسٹر عبدالعزیز صاحب

ابتدائیہ

عوام اہل سنت کا شکریہ علماء اہل سنت کا شکریہ

اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم ہے اور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا فیضان ہے کہ مناظرہ اہلسنت بریلی کی جلد اول کو جو مقبولیت ملی اس کا بیان مشکل ہے مگر عوام کو بے حد فائدہ ہوا۔ جبکہ جلد نمبر ۱ کی مانگ کے بدستور تقاضے ہو رہے ہیں کہ بازار میں نہیں مل رہی اس کو شائع کریں۔ مگر فقیر کی کوشش ہے کہ جلد نمبر ۲ بھی شائع ہو جائے تا کہ عوام کو اور زیادہ معلومات حاصل ہوں اور بدعقیدہ کو منہ توڑ جواب دینے کا موقع مل جائے۔

بعض لوگوں نے یہ شکایت کی ہے کہ یہ مناظرے کہاں ہوئے۔ عرض ہے کہ کہاں ہوئے اور کیسے ہوئے اگر اس کی تفصیل بیان کی جائے تو ضخامت بہت بڑھ جائے گی اس لئے اختصار کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اگر بطور ثبوت کوئی دیکھ کرتا ب ہونا چاہے تو ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ بعض جگہ تحریری مناظرے بھی ہوئے جن کی ضخامت پچاس پچاس صفحات سے بھی بڑھ گئی ایسے مناظروں کا نچوڑ اور خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ بعض جگہ زبانی گفتگو ہوئی وہ تحریری صورت میں دینا نہیں چاہتے تھے ان کا بھی نچوڑ بتا دیا اور بعض جگہ شرائط میں ہی بدعقیدہ بھاگ گئے۔ اس صورت حال میں

عوام کی سہولت کے لئے مناظرانہ نکات پیش کردیئے گئے ورنہ تمام تفصیل بیان کرنے میں صرف ایک مناظرہ اور روئیداد بیان کریں تو پانچ سو صفحات بن جاتے ہیں۔ اس سے بہتر ہے کہ اتنے صفحات میں 100 مناظرے پیش کردیں۔

فی زمانہ ہر آدمی وقت کی بچت چاہتا ہے مختصر بات پسند کرتا ہے کہ عقل مند کو اشارہ کافی ہے اور کم عقل کو دفتر بھی بے کار ہے۔ لہٰذا ہم معذرت خواہ ہیں۔

دوسری شکایت کتابت کی غلطی کی ہے۔ اس سلسلے میں کوشش تو یہی ہوتی ہے کہ غلطی نہ ہو پھر بھی اس شکایت کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔

تیسری شکایت یہ تھی کہ بعض حوالے نہ دیئے جاسکے۔ عرض یہ ہے کہ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہم ایسے حوالے روک لیتے ہیں جو شرط پر دکھائے جائیں۔ کہ اگر یہ حوالہ دکھادو تو مخالف توبہ کرے گا۔ ورنہ ہم حوالے لکھیں اور سامنے والا اس کو دیکھ کر معمولی سمجھتا ہے یا اینچ پینچ نکالتا ہے۔ اس لئے ایسے قیمتی حوالے نہیں دیتے تاکہ ایسے حوالے روک کر ان سے فائدہ اٹھایا جائے شاید کہ کسی کی ہدایت کا سبب بن جائے۔ اس کو ہر آدمی نہیں سمجھتا۔ مثال کے طور پر دیوبندی کو کہا جائے کہ تم ختم نبوت کے منکر ہو۔ تمہارے اکابر نے سات خاتم یعنی ہر زمین پر ایک خاتم مانا ہے۔ جبکہ خاتم النبیین صرف سرکار دوعالم ﷺ ہیں دوسرا کوئی نہیں۔

اب دیوبندی تڑپ جائے گا کہ کہاں کس نے لکھا ہے۔ تو ہم کہتے ہیں حوالہ بشرط توبہ تحریر کردو ہم دکھانے کو تیار ہیں۔ اب یہ سن کر یا تو وہ بھاگ جاتا ہے یا پھر اللہ تعالیٰ اسکو ہدایت دیتا ہے اور وہ توبہ نامہ لکھ کر حوالے دیکھ کر مان جاتا ہے۔ اب عوام اہلسنت بتائیں کہ حوالے ویسے ہی لکھ دینا بہتر ہے یا اس شرط سے دیکھانا بہتر ہے۔

یقیناً عقل مند کا جواب یہی ہو گا کہ ایسے حوالے بشرط توبہ دکھانے میں فائدہ ہے۔ دوسری مثال بھی دیکھ لیں۔ شیعہ حضرات حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کو پہلا خلیفہ بلافصل مانتے ہیں۔ ہم نے کہا شیعہ کتب میں ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چوتھا خلیفہ نہ مانے اس پر لعنت ہے۔ یہ سن کر شیعہ تڑپ گیا کہ کس کتاب میں ہے۔ ہم نے کہا حوالہ بشرط توبہ تحریر کر دو۔ اب یا تو وہ بھاگ جاتا ہے ورنہ اگر لکھ کر دیوے تو ہماری محنت وصول ہو جاتی ہے۔

امید ہے کہ بات سمجھ آ گئی ہو گی۔ دوسرا فائدہ ہمارے لوگوں کو شوق پیدا کرنا ہوتا ہے کہ یہ کس کتاب میں ہے اور وہ بھی مطالعہ کرتے ہیں یا ہم سے پوچھ لیتے ہیں۔ اور ہم مسلک کوئی بھی پوچھے ہم اسے بتا دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ طریقہ بعض مناظرین اہل سنت کا بھی تھا۔ بلکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا طریقہ یہ تھا کہ پہلے سوال پوچھ لیتے تھے جسے دیکھ کر مخالف بھاگ جاتا تھا۔ اور جب حوالے کی ضرورت ہوتی تو انبار لگا دیتے تھے۔ معلوم ہوا کہ جب ضرورت ہو تب حوالہ فائدہ دیتا ہے۔

فقیر علماء اور عوام اہل سنت کا شکر گزار ہے جنہوں نے اس قابل سمجھا اور ہاتھوں ہاتھ کتاب خریدی، بعض نے مفت تقسیم کی۔ ان سب کیلئے قلب کی گہرائی سے ساری زندگی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو خوش رکھے۔ آمین۔

اعلیٰ حضرت کی فوج کا ادنیٰ خادم

محمد جہانگیر نقشبندی رضوی

امیر دعوتِ اسلامی

قبلہ علامہ محمد الیاس قادری عطاری صاحب مدظلہ کا

فیضان مجھ پر بھی ہوا

حضرات فقیر یہ بات تحدیث نعمت کے لئے عرض کر رہا ہے۔ جب دعوت اسلامی نہیں تھی اس وقت کی بات ہے قبلہ حضرت صاحب ''نور مسجد'' کاغذی بازار میں سنتوں کا درس دیتے تھے اور آپ کے اہم مشاغل میں سے ایک یہ تھا کہ بدعقیدہ کا رد کرتے تھے اور زبانی مناظرے فرمایا کرتے تھے۔ اس علاقے میں فقیر کے دوست پڑوسی جناب عبدالصمد قادری صاحب کا حضرت صاحب قبلہ کی صحبت میں آنا جانا تھا۔ فقیر کو اس وقت آپ کی صحبت میں بیٹھنے کا شوق تھا۔

ایک دفعہ حضرت صاحب نے ملاقات کے لیے شرف بخشا اور بتایا کہ ایک مناظرہ طے ہوا ہے وہابیوں سے اور فلاں تاریخ اور وقت عشاء کے بعد اور مسجد میں آ جانا پھر وہاں سے ساتھ چلنا۔ فقیر بڑا خوش تھا کہ مناظرہ دیکھنے کا موقع ملے گا اور وہ بھی حضرت صاحب کے ساتھ۔ فقیر وقت کے مطابق نور مسجد پہنچ گیا۔ حضرت صاحب قبلہ کے ساتھ اسی گلی میں نور مسجد کے آگے ایک ہوٹل تھا وہاں چائے پینے کا شرف ملا اور حضرت صاحب نے مجھے تنبیہ کی کہ مناظرہ میں آپ بولیں گے نہیں اور اگر مخالفین نے جھگڑا کیا تب بھی جب تک میں نہ کہوں کوئی اقدام نہیں کرنا۔ فقیر نے وعدہ کیا اور

ہم انتظار کرنے لگے کہ بندہ بلانے آئے اور ہم وہاں مقام مناظرہ میں چلیں۔

وہابیوں نے جو وقت دیا تھا اس سے ایک گھنٹہ اوپر ہو گیا تھا۔ آخر جس کا انتظار تھا وہ بندہ آ گیا اور اس نے بتایا کہ وہابی مولوی بھاگ گیا ہے۔ یہ ان کی پرانی عادت ہے اور مخالف کا وقت طے کر کے بھاگ جانا شکست کی دلیل ہوتا ہے۔ ہم نے حضرت صاحب کو مبارک باد دی اور حضرت صاحب نے شکریہ ادا کیا اور فقیر واپس آ گیا۔ اس سے زیادہ حضرت قبلہ کی کرم نوازی یہ کہ غالباً دوسرے دن یا تیسرے دن رات کو فقیر کی رہائش گاہ اکبر روڈ ریگل صدر نزد مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے اور پھر شکریہ ادا کیا۔ اس بات نے مجھے زیادہ متاثر کیا کہ حضرت صاحب صرف میرا شکریہ ادا کرنے تشریف لائے حالانکہ اس وقت بھی شکریہ ادا کر دیا تھا۔

یوں فقیر حضرت صاحب کا احسان مند ہے اور رہے گا انشاءاللہ تعالیٰ۔ اور اس دوست کا بھی احسان ہے جس کے وسیلے سے حضرت صاحب کی شاگردی کا موقع ملا۔

ایک تقریر نے دنیا بدل دی

اور مناظر بنا دیا

مناظر اعظم ،مناظر اسلام ،مناظر اہلسنت ، مناظر ابن مناظر ،علامہ شیخ الحدیث مفتی محمد عبدالتواب صدیقی صاحب مدظلہ العالی ۔ دو روزہ کانفرنس معراج شریف ۔ جناح مسجد برنس روڈ ۔ رجب شریف کا بابرکت مہینا تھا 1980ء کا سال تھا۔ میرے دوست اور پڑوسی محمد الیاس چشتی صاحب نے اس رات مجھ سے کہا کہ آؤ تم کو تقریر سنائیں اور وہ مجھے اس جلسے میں لیکر آ گئے جس میں پیر و مرشد مناظر اسلام نے ابھی بیان شروع ہی کیا تھا اور اسٹیج پر علامہ اظہری صاحب اور علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ تشریف فرما تھے اور کیا خوب بیان تھا جس کا بیان نہیں ایک تقریر نے دنیا بدل دی۔ اس میں عہد کیا کہ گستاخوں کو نہیں چھوڑوں گا۔ اسی تقریر میں یہ نکتہ بتایا پیر صاحب نے کہ جشن میلاد شریف و جشن معراج شریف پر ثبوت مانگتے ہو کتنے ثبوت دکھائیں اور وہابیو! اپنے جشن دیو بند اور جشن جوبلی منانے کا ثبوت دو؟ اسی تقریر میں شان مصطفی ﷺ بیان کی اور شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بیان کی۔ امیر دعوت اسلامی بھی حضرت کا بیان سننے آتے تھے۔ اور یہ آنکھوں دیکھی بات ہے۔

اس ایک تقریر سے مرید بننے کا خیال آیا مناظر بننے کا جنون کی حد تک شوق

ہو گیا اور حالت یہ ہوئی کہ پیر صاحب کی تقریر سننے لاہور جاتا رہا۔ داتا کی نگری میں کرم ہوتا رہا۔ مناظر اعظم قبلہ محمد عمر اچھروی علیہ الرحمۃ کی قبر سے فیض اٹھاتا رہا کس نے علم پڑھا دیا کس نے علم پلا دیا۔ یہ فیض شیر ربانی شرق پور شریف علیہ الرحمۃ کا تھا اور ہے اور رہے گا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ پیر صاحب کو قبلہ اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ نے بلایا تھا۔ یہ احسان عظیم تھا اور ایسے کتنے احسان اہلسنت پر قبلہ اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ کے ہیں جو کوئی سنی بھول نہیں سکتا۔ یہ بھی تحدیث نعمت کے لئے تحریر کر دی ہیں تا کہ ریکارڈ رہے۔

مناظرہ کیسے کرتے ہیں؟

آؤ مناظرہ سیکھیں۔

حضرات دعوت کنز الایمان کے تعاون سے مناظرہ سکھانے کی کلاسیں ہر اتوار 2 بجے دن 3 بجے تک دار العلوم نوریہ رضویہ کلفٹن، کراچی میں ہوتی ہیں۔ جس میں اصول مناظرہ، علم مناظرہ، شرائط مناظرہ اور وہ تمام طریقے اور تجربات بتائے جاتے ہیں۔

جس سے پتہ چلتا ہے کہ تمام باطل بدعقیدہ بے ایمان گستاخ سے مناظرہ کیسے ہوتا ہے۔ جیسے یہودی، عیسائی، ہندو، سکھ، جین مذہب، بدھ مذہب، دھریے، لامذہب، بدمذہب، مجوسی، ستارے چاند سورج کو پوجنے والے، آتش پرست اور دیو بندی، وہابی خارجی، نجدی، شیطانی توحیدی، پرویزی، شیعہ، قادیانی، جماعت غیر اسلامی، نام نہاد مسلمین، صلح کلی، منافق، مشرک، بدعتی، تقدیر کے منکر، قبر کے منکر، حشر کے منکر، رافضی وغیرہ وغیرہ کس کس فرقے کی شاخیں ہیں اور کونسا فرقہ کب سے ہے اور کب تک رہے گا اور کس طرح مناظرہ کرتے ہیں؟ اور کس دلیل سے کون بھاگتا ہے۔ کون مانتا ہے۔ مناظرہ کیسے کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ علماء اہل سنت کے مناظروں کا ذکر تفصیلی کہ اکابرین کیسے مناظرہ کرتے تھے۔ خاص طور پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا طریقہ کیا تھا کہ کوئی سامنے نہیں آیا۔

اعلیٰ حضرت کی فوج کا ادنیٰ خادم خطیب محمد جہانگیر نقشبندی

مناظرہ نمبرا

منکر حدیث

منکر حدیث پرویزی فرقہ چکڑالوی اور اہلسنت وجماعت حنفی بریلوی کا

(اور ڈاکٹر ذاکر نائیک اور اسرار احمد کا توبہ کرنا)

تحریر: مولانا کنزالایمان رضوی نقشبندی

تصدیق: مولانا خطیب مناظر محمد جہانگیر نقشبندی

بروز ہفتہ 2008-6-7 بوقت گیارہ بجے طے ہوا تھا اورنگی ٹاؤن نمبر 13

ایک دوست کے مکان پر اہل سنت مناظر محمد جہانگیر نقشبندی اور منکر حدیث وقرآن کے فرقہ کی طرف سے صابر نامی شخص تھا۔ صابر کے ساتھ چاو ساتھی تھے اور تقریبا دس افراد تھے۔ ہم نے منکر حدیث کے ساتھ قرآن کے منکر کے الفاظ اس لئے لکھے کہ حقیقت میں حدیث کا منکر قرآن کا منکر ہے، جس کا ثبوت آگے چل کر دیکھ سکتے ہیں۔ اس مناظرہ ومباحثہ میں صابر کو ذلت آمیز شکست وشرمندگی کا سامنا کرنا پڑا جس کو تمام لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

ایک افسوس یہ ہوا کہ اس کی ویڈیو نہ بن سکی ورنہ ہر جگہ ان شیطانوں کو جوتے پڑتے۔

اجمالی بیان یہ ہے کہ اس منکر نے ترجمے غلط کئے اور الزام ہم پر لگایا۔ دوسرا یہ کہ یہ دو نمازیں فرض مانتا ہے۔ فجر اور عشاء۔ تین نمازوں کا منکر کافر ہے۔ یہ قبلہ کا منکر اور قبلہ ابراہیمی کا منکر ہے۔ نماز میں منہ کرنے سے یہ نص قرآن کا منکر ہوا۔

دیگر بے شمار آیات کی عقلی تفسیر کرتا ہے جو باطل ہے۔ یہ کہتا تھا کہ قرآن کے ترجمے اور سمجھنے کے لئے عربی آنا ضروری ہے۔ باقی علوم کی ضرورت نہیں۔ اس لئے ہم نے مناظرہ سے پہلے اس سے دس سوالات پوچھے تھے۔ جس کے جوابات اس نے دیئے تھے اور اس میں ہم نے صرف ایک مسئلہ پر بحث کی تھی جس کا ذکر ہم آگے کریں گے۔ دیگر چند باتیں ضمناً ہوئیں جس میں ہم نے اس کی نماز کا طریقہ دکھانے کی فرمائش کی۔ پہلے تو ٹالنے کی کوشش کی جب ہم نے اصرار کیا کہ نماز کا طریقہ دکھاؤ۔ آخر مان گیا اور اس نے بیٹھے ہوئے ہونے کی حالت میں اپنے چار ساتھیوں کو اپنے سامنے اپنی طرف منہ کر کے بٹھایا اور یہ نماز پڑھا کر بتائی کہ آیت الکرسی اور سورۃ اخلاص پڑھیں اور اس کا ترجمہ پڑھنے کے بعد کہتا ہے یہ نماز ہے اور نماز ہوگئی۔ اور یہ بھی کہا کہ اس نماز میں باتیں بھی کر سکتے ہیں۔

ہم نے پوچھا رکعتیں کہاں گئیں؟

منکر: رکعت وغیرہ کوئی نہیں۔

قیام کہاں گیا؟

منکر: ہوگیا

قبلہ کی سمت؟

منکر: کوئی قبلہ نہیں نہ سمت کی ضرورت ہے۔

ہم نے کہا رکوع؟

منکر نے کہا ہو گیا۔ اور رکوع اصل میں رجوع ہے وہ ہم نے کرلیا۔

ہم نے کہا سجدہ؟

منکر نے کہا ہو گیا۔ کہ ہم نے سجدہ کا خیال کیا تو سجدہ ہو گیا۔

ہم نے کہا یہ خیالی پلاؤ کی طرح نماز ہے یا مذاق ہے۔

اور یہ جو سورۃ اخلاص پڑھی یہ بھی خیالی پلاؤ لیتے خواہ مخواہ زحمت کی۔ اس بات پر جھگڑا ہوتے ہوتے بچ گیا کہ یہ اسلامی نماز کا مذاق اڑاتے ہو۔ شرم کرو۔

ہم نے کہا دنیا بھر کے مسلمان چودہ صدیوں سے جو نماز پڑھ رہے ہیں وہ غلط ہے؟ اور آج ایک منکر پیدا ہو گیا جس کو اس طرح کی نماز کا طریقہ سوجھا۔ سبحان اللہ!

اس کے دو حربے، حیلے بہانے یہ تھے کہ اگر کوئی بات غلط ثابت ہو جائے تو میں رجوع کروں گا اور توبہ کروں گا۔

دوسرا یہ کہ یہ قرآن جو کہتا ہے وہ درست ہے باقی سب غلط ہے۔ ان باتوں کی وجہ سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور کراتا ہے۔ قرآن سچا ہے مگر اس کو سمجھنے کے لئے اصول تفسیر، حدیث قاعدہ قانون چاہئے جو اس کو بالکل بھی نہیں آتے۔ جبکہ قرآن کا ترجمہ کرنے کے لئے کم از کم 15 علوم کا جاننا ضروری ہے۔ اب دیکھیں تفصیل اس مناظرہ کی۔ ایک مسئلہ میں اس منکر کی تحریر یہ تھی جس پر گفتگو ہوئی۔ ہم نے دس سوالات کئے تھے اس کے جواب میں اس نے صفحہ 3 پر چند مسائل لکھے جس میں ایک یہ تھا کہ لیلۃ کا ترجمہ رات کیا گیا ہے جس کی وجہ سورۃ قدر آیت نمبر ا اور سورۃ اسرائیل آیت نمبر 106 میں تضاد ہو گیا جبکہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۵۱ کے مطابق لیلۃ کا ترجمہ راتیں کر دیا جائے تو قرآن میں تضاد نہ رہے اور نہ ترجمے میں رہے گا۔

حضرات محترم ہم نے منکر کے الفاظ من وعن نقل کر دیئے ہیں۔ اب جو ہم

نے گرفت کی جواب دیئے ملاحظہ فرمائیں۔

نمبر۱: قرآن میں متفقہ طور پر فیصلہ ہے کہ کوئی تضاد نہیں۔

نمبر۲۔ منکر کے دل ودماغ میں تضاد ہے اپنا علاج کرائے۔

نمبر۳۔ لیلۃ واحد کا صیغہ ہے ہم اس قرآن میں جمع کے الفاظ کیسے داخل کردیں۔ جبکہ یہ کفر ہے تحریف قرآن ہوگا۔

نمبر۴: منکر نے ترجمہ کا بہانہ بنا کر قرآن میں تضاد بیان کرنے کی کوشش کی ہے جو سراسر ظلم ہے کفر ہے۔

نمبر۵: سورۃ قدر میں شب قدر ایک رات کا ذکر ہے اور حدیث وتفاسیر میں صحابہ کرام، اہل بیت عظام اور چودہ سو سالہ اجماع ہے کہ شب قدر ایک رات ہے۔

نمبر۶۔ دس سالہ بچہ بھی جانتا ہے کہ شب قدر کو تلاش کرو طاق راتوں میں یا آخری عشرہ رمضان میں اور وہ ایک ہی رات ہے مگر اس منکر نے ایسی بات کہی کہ ایک بچہ سے بھی گیا گزرا ہے۔

نمبر۷۔ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 106، میں لیلۃ کا لفظ ہی نہیں پھر کیسا تضاد؟ جس جاہل کو اتنا بھی خیال نہ آیا کہ اس نمبر 106 آیت میں لیلۃ کا لفظ نہیں پھر کیوں حوالہ دیا۔

نمبر۸: سورۃ بقرہ آیت نمبر ۵۱ میں لیلۃ سے پہلے اربعین یعنی چالیس کا لفظ موجود ہے کہ چالیس رات۔ اربعین کے لفظ نے جمع کا تعین کردیا اور رات کا ترجمہ لیلۃ جو صیغہ واحد ہے مترجمین نے لکھا۔ منکر کی سمجھ میں نہ آیا اپنے دماغ میں تضاد تھا جاہل یہ سمجھا کہ ترجمہ میں تضاد ہے۔ معاذاللہ

نمبر۹۔ ہم نے کہا کہ تضاد تمہارے دل و دماغ میں یہ ہے کہ ''سورۃ قدر میں قرآن پاک کا ایک رات میں نازل ہونا اور دیگر آیات میں وقفہ وقفہ سے نازل ہونا'' منکر نہ سمجھ سکا اس لئے اعتراض کر دیا۔ ہم نے کہا کہ ہم بتاتے ہیں کہ ایک رات میں قرآن کیسے نازل ہوا۔ مگر منکر پہلے توبہ کرے کہ خود غلط سمجھا، الزام لگایا قرآن پر۔

نمبر۱۰۔ ہم نے کہا کہ ۲۳ سال میں قرآن نازل ہوتا رہا اس پر تو متفق ہیں اب ایک رات میں رمضان شریف کی شب قدر میں پورا قرآن کیسے نازل ہوا؟ ہم سمجھا دیتے ہیں مگر توبہ کرو۔

ہمارے جواب کے بعد اس منکر قرآن نے جو باتیں کیں وہ بھی دیکھئے۔

نمبر۱۔ ایک رات میں قرآن نازل ہونا۔ میں نہیں مانتا۔

نمبر۲۔ شب قدر ایک رات نہیں بلکہ دس ہیں، نہیں بیس۔ بیس نہیں بلکہ رمضان شریف کی تمام راتیں شب قدر ہیں۔

نمبر۳۔ ۹ رمضان شریف حضور ﷺ کو ملے ان سب رمضان میں بلکہ 23 سال کی 23 رمضان شریف میں قرآن نازل ہوا۔

ہمارے جوابات دیکھیں۔

نمبر۱۔ احادیث موجود ہیں کہ شب قدر ایک ہی رات ہے۔

نمبر۲۔ شب قدر رمضان المبارک کی رات میں قرآن مکمل نازل ہوا لوح محفوظ سے آسمان پر جو بیت العزت کے مقام پر نازل کیا اور وہاں سے تدریجی یعنی تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا تقریباً 23 سال میں۔ اس طرح قرآن مجید کے دونوں قسم کے نزول ثابت ہوئے جس میں کوئی تضاد نہیں۔ پوری امت کا اجماع بھی ہے۔ اگر تم اس

امت میں ہو تو مان لو ورنہ جاؤ جہنم میں۔ (تفصیل کے لئے الاتقان کا مطالعہ فرمائیں۔)

نمبر۳۔ رمضان شریک کی دس راتیں یا تیس راتیں شب قدر اگر ہیں تو منکر نزول قرآن کا حوالہ دے۔ اگر ۹ رمضان میں نازل ہوا۔ جس کی راتیں 270 ہوتی ہیں اس میں بتاؤ کونسی سورتیں نازل ہوئیں۔ اس کا جواب یہ نہ دے سکا اور بعد میں بھی ہم نے اس منکر کو تحریری سوال دیئے ہیں جس کا جواب ابھی تک نہ آیا۔

مگر جو باتیں کیں وہ بھی سن لیں کہ گھبراہٹ میں یہ کہہ گیا کہ

قرآن ہم پر نازل ہوا۔

ہم نے کہا توبہ کرو کلمہ پڑھو۔

کہتا ہے کہ میرا مطلب ہمارے گھر پر نازل ہوا۔

ہم نے کہا پھر کلمہ پڑھو توبہ کرو۔

کہتا ہے میرا مطلب ہم سب مسلمانوں کیلئے نازل ہوا اور اس کے احکام وغیرہ

ہم نے کہا مطلب بعد میں بتاتے ہو پہلے کفریہ کلمہ کہتے ہو۔ کلمہ پڑھو آخر گواہ موجود ہیں۔ اس نے کلمہ پڑھا اور توبہ کی۔ مگر کتے کی دم کبھی سیدھی نہیں ہوتی۔ اس کے بعد تین نمازوں کا منکر ہوا۔ 17 مہینے قبلہ اول کی طرف رخ کر کے حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام کا نماز پڑھنا۔ اس کا منکر ہوا۔

بے شمار قرآن کے احکام کا منکر رہا۔ ہمارے جوابات اور سوالات سے تنگ آ کر یہ کہنا پڑا کہ آئندہ محمد جہانگیر نقشبندی کے سامنے نہیں بیٹھوں گا۔ ہاں صرف تحریری بات کروں گا۔

اس منکر نے یہ خیال کیا کہ مجھے کلمہ پڑھوایا توبہ کرائی۔ اگر آئندہ سامنے آگیا تو یہ جوتے پڑوا سکتا ہے۔

اس منکر نے کہا کہ کسی دوسرا مسئلہ پر مجھ سے بات کرو یا حرام وحلال پر مجھ سے بات کرلو۔ ہم نے کہا کہ ایک وقت میں صرف ایک موضوع پر بات ہوتی ہے قلابازیاں کھانے کی اجازت نہیں ہوتی کہ کبھی ادھر اور کبھی ادھر۔ اس پر ہمارے تحریری سوالات کے جوابات قرض ہیں۔

ہمارے اس مناظرہ کا فائدہ یہ ہوا کہ اورنگی ٹاؤن میں اس کا درس بند ہوگیا اور ہمارے لوگ اپنے اسلام پر مزید پکے ہوگئے۔ اب یہ خیال آیا کہ اس کی رہائش گاہ کے قریب ان سب حقائق کو لوگوں تک پہنچایا جائے تاکہ ایسے فتنوں کا ناطقہ بند ہو جائے۔ اس لئے اس کو تحریری کتاب کی شکل میں شائع کر کے گھر گھر پھیلا دیا جائے تاکہ ایسے اور بھی شیطانوں کو منہ توڑ جواب دے کر فتنوں کو بند کیا جاسکے۔ تمام اہلسنت عوام سے یہ درخواست ہے کہ اس کتاب کی اشاعت کر کے جگہ جگہ پھیلانے میں تعاون فرمائیں ہوسکتا ہے کہ آپ کی کوشش سے کئی ایمان سلامت رہیں۔

اس کتاب کے ذریعہ ہم اعلان کرتے ہیں کہ اگر آپ کے علاقے میں ایسا کوئی فتنہ بدعقیدہ بدمذہب منکر حدیث ومنکر قرآن نظر آئے تو فوری ہم سے رابطہ کریں۔ نہ ہماری فیس ہے نہ نذرانہ ہے صرف فی سبیل اللہ دین کی حقانیت بیان کرنا ہے۔ ہم ہر علاقے میں خود جانے کو تیار ہیں۔

سی طرح میڈیا پر بھی بعض لوگ منکر حدیث نظر آتے ہیں ہم ان چینلز والوں کو بھی کہتے ہیں کہ اپنا قبلہ درست کرلیں۔ اور ایسے لوگوں کو جو مسلمانوں کی دل آزاری

کا سبب بنتے ہیں نہ بلائیں ورنہ عوام اہلسنت کا سیلاب سب کچھ بہالے جائے گا۔
چینلز والے یادرکھیں یہ حجت بیان کررہے ہیں کہ میڈیا کی وجہ سے اگر کوئی گمراہ ہوا اس کا وبال ان پر ہوگا۔ جس کا جواب انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دینا ہوگا۔
پھر کوئی یہ بہانہ نہیں کرسکتا کہ یا اللہ ہم کو کسی نے بتایا نہیں تھا۔

اب ہم قرآن کریم اور احادیث سے پانچ نمازوں کے نام اور حکم دکھادیتے ہیں۔ اور آخر کچھ سوالات جو ایسے منکرین کی موت ہوں بیان کردیتے ہیں تاکہ ایک مسلمان بھی ان کو لاجواب کرسکے۔

قرآن مجید کی ان آیات سے علمائے کرام نے پانچ نمازوں کا حکم بتایا ہے کہ
اقم الصلوٰۃ لدلوك الشمس الی غسق اللیل
و من بعد صلوۃ العشاء
ثلاث عورٰت لکم۔
ان میں ظہر، مغرب، عشاء اور فجر کا ذکر ہے۔
و الصلوۃ الوسطیٰ میں عصر کی نماز مراد ہے۔ (طحاوی شریف)
دوسرا حوالہ قرآن مجید سے پانچ نمازوں کا حکم
فسبحان اللّٰہ حین تمسون و حین تصبحون و له الحمد فی السمٰوات و الارض و عشیا و حین تظھرون۔
وقت جب شام اور عشاء ہو اور جس وقت تم صبح کرو تو تسبیح کرو۔ آسمان و زمین میں وہ ہی تعریف کے قابل ہے اور وقت عصر اور جب تم لوگ ظہر کرو۔
(تفسیر جلالین پارہ ۱۲۔ سورۃ روم۔)

حافظوا علی الصلوات و الصلوٰۃ الوسطیٰ

حفاظت کرو نمازوں میں بیچ والی نماز کی۔

صلوٰۃ جمع سالم ہوتا ہے جو چار پر دلالت کرتا ہے اور پانچویں عصر درمیانی۔ یہ پانچ ہوگئیں۔ اس سے عصر درمیانی ثابت ہوئی لہذا پانچ نماز میں ایک کا انکار بھی کفر ہے۔

مزید ملاحظہ فرمائیں۔ فاصبر علی ما یقولون و سبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس

سے صبح کی نماز قبل غروبھا سے عصر کی نماز فسبح سے مغرب وعشاء اطراف النھار سے ظہر کی نماز مراد ہے۔ قرآن وحدیث تفسیر واجماع امت سے پانچوں نمازوں کا ثبوت مل گیا۔

حدیث سے پانچ نمازوں کا ثبوت

هذه الصلوات الخمس پانچ نمازیں ادا کرو۔ (مسلم شریف، مشکوۃ، نسائی)

جب قرآن میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی اطاعت واتباع کا حکم ہے تو احادیث میں نماز کا طریقہ ہے۔ نماز کی رکعتیں ہیں قیام، رکوع، سجدے اور التحیات ہے سلام ہے منکر حدیث وقرآن کہتا ہے کہ ہم اس لئے ایسی نماز نہیں پڑھتے کہ فرقوں میں نماز کا اختلاف ہے۔

فرقوں کے اختلاف سے بچنے کیلئے نماز کا طریقہ چھوڑ دیا تو حضور ﷺ کی نماز کیسے پڑھوگے۔

جو طریقہ نماز کا انہوں نے اپنایا ہے وہ تو مذاق ہے دنیا میں کوئی بھی ایسی نماز

نہیں پڑتا۔ معلوم ہوا کہ تم قرآن کے سب سے بڑے منکر ہو کر کافر ہوئے شاید یہ تمہاری نماز کا طریقہ شیطانی ہو اس نے تمہیں سکھایا ہو جیسے شیطان نے سجدہ نہیں کیا تم بھی نہیں کرتے۔ ثابت ہوا کہ تم شیطان کی پارٹی کے ممبر ہو۔

حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فجر کی نماز ادا فرمائی سلام پھیرا اور دعا فرمائی۔ مسلم شریف میں ہے کہ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ساتھ نماز ظہر پڑھا کرتا تھا۔ بخاری و مسلم شریف

حضور ﷺ نے ہم کو عصر کی نماز پڑھائی اور عصر کی پابندی سے پڑھنے کا فرمایا۔ (متفق علیہ)

حضور ﷺ نے نماز مغرب کے تین فرض ادا فرمائے۔ نسائی، ابن ماجہ۔
حضور ﷺ نے نماز عشاء کی چار رکعتیں فرض پڑھائیں۔ ابن ماجہ۔

اس طرح اگر تفصیل سے پانچ نمازوں کے نام رکعتیں اور طریقہ بلکہ کس نماز میں اور کس رکعت میں کیا تلاوت فرمایا یہ بھی موجود ہے۔ غرض یہ کہ احادیث کے بغیر نماز کوئی پڑھ نہیں سکتا۔ اس شیطان منکر نے کہا کہ حدیثیں من گھڑت ہیں اور احادیث جو قرآن کے مطابق ہو وہ درست ہے۔

ہمارا چیلنج ہے کہ وہ ایک حدیث پیش کرے جو اس کے شیطانی طریقہ نماز کا ثبوت بن سکے اور قرآن کے مطابق ہو۔ پیش کرے اگر حلال کی اولاد ہے۔

ان پرویزیوں کا طریقہ نماز کسی حدیث میں نہیں۔ اسی لئے حدیث کا منکر قرآن کا منکر شیطان کافر ہے۔ نمازوں کا منکر ادلہ کا منکر، بیت اللہ شریف کا منکر، نماز کے فرائض تلاوت، قیام و رکوع، سجود کا منکر نماز ناسخ و منسوخ کا منکر بے شمار قرآن کے

علوم تفسیر کا منکر صحابہ کرام اہل بیت کا منکر اولیاء کا منکر اجماع امت کا منکر اور بے شمار احکام کے منکر کی سزا اعلانیہ توبہ ہے ورنہ پھانسی دیجائے کہ یہ مرتد ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسے شیطانوں، منکروں کو فوری گرفتار کر کے سزا دیجائے۔

آخر میں چند سوالات ان منکرین حدیث سے کہ بتائیں قرآن میں ہے؟

۱۔ پہلی آیت کون سی نازل ہوئی۔ اس کا ثبوت کس آیت میں ہے؟

۲۔ آخری آیت یا سورۃ کونسی ہے قرآن میں کہاں ہے؟

۳۔ تمام سورتوں اور آیتوں کا شان نزول کہاں ہے؟

۴۔ ہر آیت پر عمل کرنے کا حکم کس آیت میں ہے؟

۵۔ مبہم آیات کا کیسے معلوم کریں کہ اس کا نزول کس لئے تھا؟

۶۔ قرآن کے ایک لفظ کے 20 معانی ہیں یا جیسے صلوٰۃ اب اس کا کونسا معنی کس آیت سے تعین کریں گے کہ یہ معنی ہیں اور ہر جگہ ایک ہی معنی کریں گے یا الگ الگ۔

۷۔ صحابہ کرام نے قرآن کیسے جمع کیا کتابی شکل میں کس آیت میں ہے؟

۸۔ قرآن میں کتنے صحابہ کرام کے نام ہیں اور باقی کا انکار کریں گے یا اقرار؟

۹۔ قرآن میں کتنے اہل بیت کے نام ہیں؟

۱۰۔ قرآن میں کتنی ازواج مطہرات کا ذکر ہے کس آیت میں تعداد ہے؟

۱۱۔ قرآن میں کتنے رسول اور کتنے انبیاء کا ذکر ہے اور انکی تعداد قرآن کے علاوہ کا انکار کرو گے یا اقرار کس آیت سے؟

۱۲۔ رمضان شریف کے مہینے میں اور شب قدر میں قرآن نازل کس طرح کیا؟ سورتوں اور آیات کی ترتیب کیا ہے قرآن سے بتائیں۔

۱۳۔ یہ سورۃ مکی ہے یا مدنی کس آیت سے ثابت ہے؟

۱۴۔ یہ آیت خاص ہے اور یہ عام ہے یہ قرآن میں کہاں ہے؟

۱۵۔ جو آیت ناسخ ہے اور جو منسوخ ہے وہ کونسی ہیں؟

۱۶۔ قرآن کے مطابق کتنی احادیث ہیں کس کتاب میں ہیں؟

۱۷۔ قرآن میں حدیث کی کتنی قسمیں ہیں جنہیں قرآن نے اپنے خلاف بتایا ہے؟

۱۸۔ صحابہ کرام کے ذریعہ ہم تک قرآن پہنچا وہ کون سے ہیں اور ان کے نام کیا ہیں؟

۱۹۔ جب راوی سچا معتبر ہے تو روایت بھی سچی اور معتبر ہے یا نہیں؟

۲۰۔ حضور ﷺ کی اطاعت کا حکم قرآن میں ہے اب بغیر حدیث کے علم کے اطاعت کیسے ہوگی؟

۲۱۔ حضور علیہ السلام کی زبان مبارک سے قرآن بیان ہوا اور حدیث بھی بیان ہوئی۔ اب قرآن وحدیث کا فرق کس آیت میں ہے؟ کہ یہ قرآن ہے اور یہ حدیث ہے۔

۲۲۔ تابعین کا قرآن پہچانے میں کتنا تعاون حاصل رہا؟

منکر حدیث ہر مسئلہ قرآن سے بیان کرتے ہیں تو ان تمام سوالات کے جواب پیش کریں ورنہ توبہ کریں۔ خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔

تین مرد تین کہانیاں

۱۔ ڈاکٹر اسرار احمد کا غلط تراجم اور غلط تفسیریں کرنا معمول بن چکا ہے۔ ابھی حال ہی میں اہل بیتؑ کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہوا۔ جس پر احتجاج کیا گیا اور Qtv نے

معذرت کی خود ڈاکٹر نے بھی معذرت کی۔ مگر بے شمار گستاخیاں جو کیں ہیں ان کی معذرت معافی نامہ کہاں ہے؟

۲۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک جو ڈاکٹر اسرار کو اپنا استاد مانتا ہے۔ جب استاد جی کا حال یہ ہے تو شاگرد کا کیا حال ہوگا۔ یہ بھی غلط تراجم اور غلط مسائل بیان کر رہا ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ استاد و شاگرد سے دو دو ہاتھ ہو جائیں یعنی مناظرہ کیا جائے۔ ذاکر نے بھی اہل بیتؓ کی شان میں گستاخی کی تھی۔ 2007 میں واقعہ کربلا کو سیاسی کہا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ اقتدار کے لالچ میں یہ قربانی دی گئی جو سراسر بہتان الزام و جہالت ہے۔ ڈاکٹر نائیک نے بھی معذرت کی تھی۔ دیگر مسائل کی غلطیاں جو ہیں ان کی معذرت کب کریں گے؟

ڈاکٹر اسرار و ذاکر نائیک جن تراجم سے ترجمہ قرآن بیان کرتے ہیں ان میں 200 غلطیاں ترجمے کی موجود ہیں۔ جس کا دل چاہے ہم سے فہرست طلب کرے۔

۳۔ جاوید غامدی جس کا مسلک نہ معلوم ہے اس نے بھی غلط اور قیاسی باتوں (وہ بھی شیطانی) سے مسائل بیان کرتا ہے۔ اس کے غلط مسائل کی فہرست ماہنامہ ''تحفظ'' کراچی رسالہ میں مئی ۲۰۰۸ء کے شمارے میں موجود ہے۔ غامدی [illegible] تو بہ کرے۔

لہٰذا ان تینوں افراد کو دعوت مناظرہ ہے یہ بتائیں کب کہاں کیسے ملاقات کریں گے؟

ان چینلز والوں کو 'آج' Qtv وغیرہ والوں کو تنبیہ کر رہے ہیں کہ اپنا قبلہ درست کرلیں ورنہ قانونی چارہ جوئی ہو سکتی ہے۔

مناظرہ نمبر۲

حضرت علی رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ برحق ہیں

شیعہ: ہم حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کو خلیفہ اول بلا فصل مانتے ہیں۔ یہ دعویٰ ہے اور اس پر دلائل کے انبار ہیں بلکہ تمہاری کتابوں میں بھی دکھاوں گا۔

سنی: جناب دلائل سنبھال کر رکھیں وقت آنے پر دینا۔ ابھی تو شرائط طے کر لیں۔

شیعہ: میری شرط ایک ہی ہے کہ قرآن وحدیث اور فریقین کی مسلمہ کتب۔

سنی: ہم کو یہ شرط منظور ہے اور ہماری یہ شرط ہے کہ وضاحت طلب سوالات کے جوابات دیں اور یہ شیعہ مذہب کی چند کتب کے نام ہیں یہ بتا دیں کہ ان میں ساری کتب آپ کی ہیں یا نہیں۔ تا کہ بعد میں یا درمیان مناظرہ آپ کہیں کہ یہ ہماری نہیں۔ یہ معتبر نہیں۔ تو اس طرح مناظرہ کا وقت ضائع نہ ہو۔

شیعہ: وضاحت کے سوالات مناظرہ میں کرنا اس سے پہلے کون کرتا ہے کس جاہل نے کہا؟

سنی: علم مناظرہ کی مسلمہ کتاب رشیدیہ میں ہے کہ سائل مدعا علیہ وضاحت طلب کرے۔ اگر آپ نے رشیدیہ نہیں پڑھی تو مجھ سے آ کر پڑھ لو۔

شیعہ: میرا مطلب یہ تھا کہ جوابات دینے کے بعد مناظرہ کیسے کروں گا۔

سنی: اتنا کچا مناظر دنیا میں نہیں دیکھا۔ سوالات کے جواب میں دلائل نہیں ہوتے

صرف ہاں یا نہ میں جواب دیدیں۔ اور بس

شیعہ: ایک سوال کراو زیادہ کے جواب نہ دوں گا۔

سنی: چلو جناب ایک ہی بتا دو وہ یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو مجھے چوتھا خلیفہ نہ مانے اس پر لعنت ہے۔ یہ آپکی کتب میں ہے آپ مانتے ہو؟

شیعہ: بالکل درست ہے اور ہم مانتے ہیں چوتھا خلیفہ مگر اس طرح نہیں جیسے تم مانتے ہو۔

سنی: جناب اس طرح یا جس طرح چوتھے کا ذکر اور نمبر آپ نے مان لیا ہے۔

شیعہ: اب مناظرہ شروع کریں۔

سنی: بالکل جناب شروع کریں اور ایسی دلیل پیش کرنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلے خلیفہ بلافصل بھی ہوں اور چوتھے بھی ہوں۔

شیعہ: خاموش ہے کہ ایسی تو دلیل ہے ہی نہیں کہ پہلے اور چوتھے خلیفہ کا ثبوت ہو۔

سنی: چلیں جناب قرآن وحدیث پڑھیں دلائل کے انبار لگا دیں۔

شیعہ: تم بات کرنے کے قابل نہیں۔ مجھے تقریر کرنے جانا ہے۔ اچھا خدا حافظ۔

مناظرہ نمبر۳

خلفاء راشدین اربعہ پر مناظرہ

سنی: موضوع یہ ہے کہ خلفاء اربعہ کی خلافت ہم ترتیب وار ثابت کریں گے۔

شیعہ: مگر یہ موضوع منظور نہیں بلکہ خلفاء ثلاثہ کی ہم نفی ثابت کریں گے۔

سنی: دعویٰ ہمارا ہے مدعی خلفاء اربعہ کے ہم ہیں۔ ثابت ہم کریں گے تم ہمارے دعویٰ کو بدلنے والے کون ہو۔ تم اپنے دلائل سے نفی ثابت کرنا۔

شیعہ: میرا مطلب تھا کہ آپ تین کی خلافت ثابت کر دو چوتھے خود بخود ثابت ہو جائیں گے۔

سنی: جناب اپنے مطلب کی بات آپ کریں۔ ہمارے دعویٰ میں اعتراض کیوں؟

شیعہ: مسئلہ یہ ہے کہ اگر ہم خلفاء اربعہ کا موضوع مان لیں تو ہم نے چار خلیفہ مان لئے اب مناظرہ کس بات پر کریں گے۔ لیکن ہم مانتے ہی نہیں۔

سنی: حیرت ہے آپ پر یا تو ہمیں مدعی بننے دو یا خود مدعی بن جاؤ جو کہ تمہارا دعویٰ ہے کہ حضرت علی شیر خدا بلا فصل پہلے خلیفہ ہیں اور ہم مدعا علیہ بن جاتے ہیں۔ ہم ثابت کریں گے کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ ہیں۔ جبکہ خلفاء ثلاثہ نہ ہمارا دعویٰ نہ تمہارا پھر کیوں ضد کرتے ہو۔

شیعہ: نہیں مدعی تو آپ ہی ہیں۔

سنی: تو پھر ہمارا دعویٰ خلفاء اربعہ کو ثابت کرنا ہے مسلمہ کتب سے۔ اب موضوع

کے بعد شرائط طے کرلو۔

شیعہ: مگر ابھی یہ موضوع خلفاء اربعہ ہم کو منظور نہیں۔

سنی: افسوس تم پر نہ تو ہم کو مدعی بننے دیتے ہو اور نہ خود مدعی بنتے ہو۔ ایسا جاہل شیعہ آج تک نہیں دیکھا۔

شیعہ: اچھا پھر تم اپنے بڑے علماء سے مناظرہ کی اجازت لو کہ تمہاری ہار سب کی ہار اور تمہاری جیت سب کی جیت ہوگی۔ اور نشتر پارک میں مناظرہ کی گورنمنٹ سے اجازت لو۔

سنی: سبحان اللہ یہ راہ فرار اختیار کرنے کا انوکھا طریقہ نکالا ہے۔ جب مناظرہ پر کھلے عام پابندی ہے تو اجازت کون دے گا۔ دوسرا یہ کہ مناظرہ میرا اور تمہارا ہے دیگر علماء سے اجازت کی کیا ضرورت ہے؟ شاید تم کو مناظرہ کی اجازت نہیں پہلے اپنے بڑوں سے اجازت لو۔

شیعہ: اچھا تم اپنے مناظرہ کی سی ڈی دو۔ میں دیکھوں گا کہ تم نے مناظرہ کیسے کیا ہے۔

سنی: ایسا کرو میں جمعۃ المبارک کی تقریر کرتا ہوں، وہاں آجاؤ میں تم کو مناظرہ کرنا سکھادوں گا۔

شیعہ: اب تم سے مناظرہ نہیں ہوسکتا اور یہ جا وہ جا۔

مناظرہ نمبر۴

تقلید

(خلاصہ)

یہ مناظرہ جلد نمبر ا بریلوی مناظرہ اہلسنت میں موجود ہے جس میں وہابی کو عبرت ناک شکست ہوئی جو خود وہابی کو قبول ہے۔ مناظرہ کے تقریباً ایک مہینے کے بعد یہ وہابی میری دکان پر آیا اور تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ مناظرہ تو آپ جیت گئے اب ہم کو سی ڈی چاہئے۔ فقیر نے کہا یہ بات لکھ دو۔ وہابی نے کہا کہ یار زبان سے مان تو لیا۔ لکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ اس کے بعد پھر کسی دوست کے ذریعہ اس وہابی جس کا نام صدیق رضا ہے جو پہلے سنی تھا مگر وہابیوں کی صحبت کی وجہ سے وہابی بن گیا یہ خود اس کا بیان ہے۔ اس دوست کے ذریعے پھر مناظرہ کی بات چلی۔ جب وہابی کو پتہ چلا کہ اہلسنت کی طرف سے فقیر ہے تو مناظرہ سے فرار ہو گیا۔ تحریری جواب بھی نہ دیا۔ دوستوں نے بتایا کہ وہ فقیر سے مناظرہ کرنے کیلئے کسی شرط پر تیار نہیں ہے۔ بہر حال فقیر کی دعوت عام ہے زندہ مردہ وہابیوں کو جہاں چاہیں شرائط طے کر کے مناظرہ کر لیں۔ تقلید کے مناظرہ میں دو اہم باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک یہ تقلید کو شرک لکھا تھا اور شرک کرنے والا مشرک تسلیم کیا تھا۔ اس پر دلائل کے بعد ہم نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتاب عقد الجید کا حوالہ دے کر ہم نے کہا کہ اس میں لکھا ہے کہ

آئمہ اربعہ کی تقلید واجب ہے۔ان پر مشرک ہونے کا فتویٰ لگاؤ۔ فقیر وقت بھی دیتا ہے۔مگراس وہابی نے محدث دہلوی پر فتویٰ نہیں لگایا۔یہی اس کی شکست کا سبب بنا۔

دوسری بات یہ کہ اس مناظرہ کی روئیداد کتابی شکل میں پانچ ہزار کی تعداد میں کراچی میں تقسیم ہوئی اور اس وہابی اور دیگر وہابیوں کو بھی دی گئی اور اس میں لکھا ہے کہ اگر ہم نے کوئی غلط بات یا جھوٹ لکھا ہے تو نشاندہی کر دو۔مگر 2003ء سے آج 2010ء شروع ہے کسی وہابی کی جرأت نہیں جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر شرک کا فتویٰ لگا کر اپنے سچا ہونے کا ثبوت دے سکے۔مگر چار دیواری میں بیٹھ کر جھوٹ بولتے ہیں عورتوں کی طرح کہ ہم کو فتح ہوئی ہے۔

لعنة الله على الكذبين

مرد میدان بنو۔اہل سنت کی فتح کو سات سال ہوگئے۔

مناظرہ نمبر۵

اگر اسماعیل دہلوی گستاخ رسولؐ تھا
تو کفر کا فتویٰ کیوں نہیں لگایا؟

دیوبندی: تمہارے احمد رضا خان نے سب کو کافر بنایا کسی کو نہیں چھوڑا دنیا میں۔

سنی: بنایا نہیں بلکہ بتایا۔ بنانا اور بات ہے اور بتانا الگ بات ہے۔ بات تو صحیح کرو۔

دیوبندی: جب اس کے ستر کفر فقہی بتائے پھر بھی کفر کا فتویٰ نہیں لگایا کیوں؟

سنی: پہلے تو تم کہہ رہے تھے سب کو کافر بنا کر چھوڑا۔ اب کہتے ہو کہ اسماعیل دہلوی کو کافر کیوں نہ کہا۔ معلوم ہوا ہر کسی کو کافر نہیں کہتے تھے یہ دیوبندیوں کا جھوٹ ہوا تو بہ کرو۔

دیوبندی: بات قابل غور ہے چلو یہ بتادو کہ کافر کیوں نہ کہا؟

سنی: آخر مان لیا کہ دیوبندی جھوٹ بولتے ہیں الزام لگاتے ہیں۔ رہی یہ بات کہ کیوں نہ کہا تو اس کے متعلق توبہ مشہور ہوگئی جس کی وجہ سے کف لسان کر لیا یعنی زبان کو روک لیا۔ دوسرا یہ کہ لزوم کفر التزام کفر کا فرق علمی دنیا میں موجود رہا ہے۔ کہ بات اور عبارت کفریہ ہے مگر کہنے والا کافر نہیں۔ اس کی مثال بھی موجود ہے کہ یزید کو بعض نے کافر کہا اور بعض نے گمراہ، بے ادب جہنمی لعنتی وغیرہ وغیرہ۔ یہی حکم دہلوی کا ہے۔

اسی لئے علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ نے دہلوی پر کفر کا فتویٰ دیا اس کی

عبارتوں کی وجہ سے ان کے پاس کفر کی دلیل تھی۔ چلو تم یہ فتویٰ مان لو۔

دیوبندی: احمد رضا خان نے کافر کیوں نہ کہا؟

سنی: ایسا لگ رہا ہے کہ تم اعلیٰ حضرت کے مقلد ہو جو وہ کہیں گے مان لو گے۔ جب حسام الحرمین کا فتویٰ موجود ہے اس کو تو مانو۔ حیرت ہے جو فتویٰ ہے وہ نہیں مانتے اور اپنی طرف سے کافر بنانے پر زور دے رہے ہو۔ چلو پھر دہلوی پر جو فتویٰ ہے اعلیٰ حضرت کا وہ تو مانو۔ گمراہ، بے ادب، جاہل، مثل یزید لعنتی وغیرہ۔ ورنہ تم دھوکہ دے رہے ہو۔

دیوبندی: گستاخ رسول بھی کہا اور کافر بھی نہیں عجیب منطق ہے۔

سنی: منطق بھی تمہاری الٹی ہے جو اعلیٰ حضرت کا فتویٰ ہے وہ نہیں مانتے جو نہیں ہے وہ مانگتے ہو۔

دیوبندی: جب مسلمان تھا تو کافر نہیں اور کافر تھا تو مسلمان نہیں سیدھی بات ہے۔

سنی: خارجیوں کے کفر کے متعلق سب جانتے ہیں مگر گمراہی کا فتویٰ ہے بتاؤ تم کافر کیوں نہیں کہتے۔ بتاؤ جو یہ کہے بالفرض کہ علماء دیوبند مر کر مٹی میں مل گئے وہ کون ہے؟

دیوبندی: توبہ توبہ علماء کی گستاخی کفر ہے ایسا کہنے والا کافر ہے۔

سنی: شاباش علماء کی گستاخی کرنے والا کافر ہے تو اس عبارت میں اگر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، علماء دیوبند کو ہٹا دو اب بتاؤ تم نے کافر مان لیا اور یہ عبارت اسماعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان میں ہے۔

دیوبندی: میں ابھی آتا ہوں

سنی: بات سمجھ گئے جو گستاخی علماء کی ہو وہ بدرجہ اولیٰ گستاخی ہے حضور علیہ السلام کی۔

مناظرہ نمبر ۶

قربانی تین دن ہے چوتھے دن نہیں

وہابی: تین دن قربانی کے نہیں بلکہ چار دن قربانی کے ہیں۔

سنی: تم چار دن کے قائل ہو تو مدعی ہوئے تم دلیل دو۔ ہم کو دلیل دینے کی ضرورت ہی نہیں کہ چار دن میں تین دن قربانی کے آجاتے ہیں یا نہیں؟

وہابی: چار دن قربانی کے ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی مانتے ہیں۔

سنی: چار اماموں میں تین امام مالک، امام ابوحنیفہ، امام احمد بن حنبل رضوان اللہ علیہم تین دن کی قربانی واجب طریقہ سنت مانتے ہیں۔ تمہاری دلیل امام شافعیؒ ہیں یا حدیث ہے؟

وہابی: ہماری دلیل تو قرآن وحدیث ہے امام شافعی نہیں۔

سنی: پھر کیوں امام شافعیؒ کا نام لیا۔ دھوکہ کیوں کرتے ہو؟ اور امام شافعی کے نزدیک چوتھے دن جائز ہے تم سنت کہتے ہو وہ ثابت کرو۔

وہابی: آؤ حدیثیں دیکھو نمبر ۱ مسند امام احمد بن حنبل۔ ۲۔ مسند بزاز میں ہے۔ ۳۔ سنن بیہقی۔

سنی: نمبر ۱ حدیث میں اضطراب ہے۔ حدیث منقطع ہے۔ سوید بن عبد العزیز ضعیف ہے۔

نمبر ۲: حدیث میں حضرت جبیر بن مطعمؓ کی ابن ابی حسین سے ملاقات نہیں۔

یہ منقطع ہے۔

نمبر ۳ حدیث میں صدفی ہے جو ضعیف ہے۔ ابن ابی حاتم نے کتاب العلل میں لکھا کہ اس سند کے ساتھ یہ حدیث موضوع ہے۔

وہابی: اور بھی احادیث ہیں۔

سنی: جو پیش کیں ان کا حشر یہ ہے ایسی حدیثیں جتنی ہوں وہ ضعیف ہے محفوظ نہیں۔ آؤ تمہارے مفتی سے حوالے دیتے ہیں۔

سوال: ایک آدمی حدیث پر عمل کرتے ہوئے جان بوجھ کر چوتھے دن قربانی کرتا ہے۔ وضاحت فرمائیں؟

جواب: اس آدمی کا عمل حضور علیہ السلام کے عمل کے خلاف ہے۔ کیونکہ اصل قربانی عید کے دن ہوتی ہے۔ حضور علیہ السلام نے ہمیشہ عید کے دن قربانی دی ہے۔ تمام کتب حدیث میں آپ کا فرمان اس طرح موجود ہے۔ چوتھے دن صرف جائز ہے سنت نہیں۔ حضور علیہ السلام نے تیسرے اور چوتھے دن کبھی قربانی نہیں کی۔ مردہ سنت کو زندہ کرنے والی بات غلط ہے یہ جاہلوں والی بات ہے۔

فتاویٰ برکاتیہ اہل حدیث گوجرانوالہ۔

مناظرہ نمبر ۷

اسماعیل دہلوی قتیل کون؟

دیوبندی: یہ ہمارے امام ہیں جنہوں نے توحید کو پھیلایا اور جان دیدی۔

سنی: ان کی کتاب تقویۃ الایمان پر حکومت کی طرف سے سخت پابندی لگ گئی۔ ان کا فتویٰ ہے کہ انگریز کے خلاف جہاد نہ کرو۔ دہلی اور کلکتہ کی تقریریں موجود ہیں۔ جب انگریز دہلی میں بھی حکومت کر رہے تھے پھر بالا کوٹ میں انگریز سے جہاد کیسے ہو گیا؟ مجھے تو صرف یہ بتادیں کہ یہ امام حنفی تھا یا وہابی تھا؟

دیوبندی: بعض حنفی کہتے ہیں بعض وہابی اپنا امام کہتے ہیں ویسے غیر مقلد تھا۔

سنی: تو پھر آپ کے امام کیسے ہو گئے حنفی رفع یدین نہیں کرتے نماز میں پھر کیوں زبردستی امام بناتے ہو؟

دیوبندی: اصل میں حدیث پر عمل کرتے تھے۔

سنی: ان کے بڑوں نے کہا کہ دہلوی تو حدیث کا معنی ہی نہیں سمجھا پھر حدیث پر عمل کیسا؟

دیوبندی: انہوں نے سکھوں سے جہاد کیا تھا۔

سنی: تمہاری کتاب میں ہے کہ پہلے حملہ مسلمانوں پر کیا۔ یہ جہاد کیسے ہو گیا۔ اور ان کے ساتھ ہندو بھی اور سکھ بھی ساتھیوں میں شریک تھے۔

دیوبندی: ہم تو ان کو توحید پھیلانے کی وجہ سے مانتے ہیں۔

سنی: جب وہابی غیر مقلد انہیں اپنا امام کہتے ہیں جو کہ حنفیت کے دشمن ہیں۔ تم کس طرح اس کو امام کہتے ہو۔ حال ہی میں رسوائے زمانہ کتاب صراط مستقیم کی عبارت کو وہابی نے کفریہ مان لیا جس میں حضور علیہ السلام کے خیال کو معاذ اللہ بدتر قرار دیا۔

دیوبندی: وہ تو مجھے نہیں معلوم مگر عبارت سید احمد اور لکھنوی سے متعلق ہے۔

سنی: جس کی بھی ہو کفریہ ہے۔ سید احمد لکھنوی عبدالحی کو بھی وہابی نے کافر قرار دیدیا۔

دیوبندی: مگر دہلوی کی تو نہیں ہے۔

سنی: اگر دہلوی کی عبارت ثابت ہو جائے تو کیا کرو گے۔

دیوبندی: میں دیوبندیت چھوڑ دوں گا وہابیت چھوڑ دوں گا، امام کو چھوڑ دوں گا۔

سنی: یہ تحریر کردو۔

دیوبندی: زبانی بات ہوگئی تحریر کی کیا ضرورت ہے؟

سنی: زبان پلٹ جاتی ہے مگر تحریر نہیں بدلتی اگر سچے ہو تو تحریر کرو۔

مناظرہ نمبر ۸

دیوبندی وہابی کوہاٹی سے مناظرہ

اور شرائط

حضرات یہ مولوی مناظرے میں شکست کھا چکا تھا۔ اور کبھی دیوبندی ہوتا ہے کبھی وہابی بن جاتا ہے۔ اس شکست کا بدلہ لینے کے لئے سی ڈی میں اضافہ کیا۔ اور دوبارہ مناظرہ کرنا چاہتا تھا۔ اور بداخلاق اتنا کہ اس کے خطوط موجود ہیں جو منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ہمارے ایک دوست کے ذریعہ اس سے تحریری اور فون پر باتیں ہوئی۔ کیونکہ فقیر اس میں صرف شرائط طے کرنے کیلئے درمیان میں تھا اصل مناظرہ پیرو مرشد نے کوہائی سے کرنا تھا۔ مجھے حکم تھا کہ شرائط طے کر کے مناظرہ کیلئے وقت دیدو۔

علامہ مناظر اعظم محمد عبدالتواب صدیقی اچھروی مدظلہ العالی اور وہابی کوہاٹی۔

موضوع: عطائی علم غیب

سنی: حضور علیہ السلام کے لئے علم غیب عطائی ہم مانتے ہیں۔

دیوبندی: ٹھیک ہے مجھے منظور ہے تاریخ بتاؤ کب مناظرہ میں آنا ہے؟

سنی: شرائط طے کرو اور اپنی شرائط لکھو۔ اتنے جذباتی کیوں ہو رہے ہو۔

دیوبندی: میری کوئی شرط نہیں بس تاریخ بتاؤ

سنی: مگر ہماری شرط ہے وضاحت طلب سوالات کے جوابات دیدو۔ تاریخ لے لو۔

دیوبندی: تمہارے پیر کو مناظرہ میں بھگا چکا ہوں وضاحت چھوڑو تاریخ بتاؤ۔

سنی: شکست تم کو ہوئی۔ اپنے منہ سے بعض علم غیب مان لیا اور اب جھوٹ بولتے ہو۔

دیوبندی: وہ بھاگ گئے تھے فتح مجھے ہوئی۔

سنی: خواب میں ہوئی ہوگی۔ بتاؤ مناظرہ کس بات پر ختم ہوا تھا۔ ابھی پتہ لگ جائے گا۔

دیوبندی: اس دفعہ پھر شکست دوں گا۔

سنی: پہلے فتح تو ثابت کرو اور بتاؤ تم نے کیا کہا تھا کہ وہ بھاگ گئے تھے بولو تو سہی۔

دیوبندی: میں ثابت کروں گا کہ اللہ عالم الغیب ہے اس کے سوا کسی کو غیب نہیں۔

سنی: جناب یہ موضوع کے خلاف ہے موضوع عطائی علم غیب ہے حضور علیہ السلام کے متعلق۔

دیوبندی: تمہاری کتابوں میں حضور علیہ السلام کو عالم الغیب لکھا ہے۔

سنی: جھوٹ پہ جھوٹ بول رہے ہو ہماری کس کتاب میں ہے؟ مناظرہ کس بات پر ختم ہوا تھا بتاؤ۔

دیوبندی: وہ میں مناظرہ میں بتاؤں گا۔ عالم الغیب اور علم غیب ایک ہی بات ہے۔

سنی: اگر ایک ہی بات ہے تو علم غیب موضوع مان لو اور کتاب کا حوالہ دو؟

دیوبندی: میں تو عالم الغیب کی نفی ثابت کروں گا۔

سنی: موضوع طے ہونے کے بعد بدلنا شکست کی دلیل ہے تم کو شرائط میں شکست ہوگئی۔ حضرات ان باتوں میں ایک سال گزر گیا مگر موضوع مان کر پھر پلٹ جاتا ہے افسوس اس پر۔

مناظرہ نمبر ۹

دیوبندیو! بھاگتے کیوں ہو؟

سنی: ہم عطائی علم غیب حضور علیہ السلام کیلئے مانتے ہیں کیا فتویٰ ہے؟

دیوبندی: کافر، مشرک ذاتی ہو یا عطائی۔

سنی: ذاتی کے ہم قائل ہی نہیں عطائی مانتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حاضر و ناظر ماننے والے پر کیا فتویٰ ہے۔

دیوبندی: کافر، مشرک، گمراہ

سنی: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہم نور مانتے ہیں کیا فتویٰ ہے۔

دیوبندی: گمراہ، عیسائی، شیعہ

سنی: ہم حضور ﷺ کو مختار کل مانتے ہیں۔

دیوبندی: کافر، گمراہ، جاہل، بدعتی۔

سنی: یہ فتوے لگا رہے ہو یا چنے بیچ رہے ہو دو ٹکے دو ٹکے میں۔

دیوبندی: تم نے پوچھا ہے ہم نے بتادیا ہماری کتابوں میں یہ فتوے موجود ہیں۔

سنی: یہ باتیں اگر ہم غوث اعظم کے لئے مان لیں تو پھر فتویٰ کیا ہوگا۔

دیوبندی: اور زیادہ بلکہ ڈبل فتویٰ لگے گا۔

سنی: مطلب یہ کہ نبی ﷺ اور امتی میں فرق ہے۔

دیوبندی: کیا مطلب؟

سنی: مطلب صاف ہے کہ یہ عقائد حضور ﷺ کے علاوہ کس اور کو مانیں تو ڈبل۔

دیوبندی: جی ہاں شرعی فتوے میں کسی کا لحاظ نہیں۔

سنی: اگر واقعی آپ مرد کی اولاد ہیں اور حلال کی اولاد ہیں اور سچے ہیں تو بتائیں کہ دیوبندی اکابر علماء کی کتب میں یہ عقائد دیوبندیوں سے دکھا دیں تو ڈبل فتویٰ لگانے کو تیار ہیں۔ دیوبندی علماء کو علم غیب اور کشف کا علم ہے۔

دیوبندی علماء کو حاضر و ناظر ایک وقت میں کئی جگہ دیکھا گیا ہے۔

دیوبندی علماء کو نور مانا گیا ہے۔

دیوبندی علماء کو مختار مانا گیا ہے۔ اب یہی فتاویٰ دو گے؟

اگر ہم ثابت نہ کر سکے تو منہ مانگا نقد انعام دینے کو تیار ہیں۔

دیوبندی: میں ابھی آتا ہوں نماز کا وقت ہو گیا۔

سنی: مسلمانو! آزما کر دیکھو حوالے ثبوت فقیر سے لے جاؤ اور فتوے طلب کرو۔

مناظرہ نمبر ۱۰

امکان کذب باری تعالیٰ

جلد اول میں بھی ایک مناظرہ کی روئیداد بیان کی تھی اور مناظرہ طے ہونے کے بعد وقت پر نہ آئے بلکہ راہ فرار اختیار کر گئے۔ یہ دوسرا مناظرہ شرائط میں بھاگ گئے۔ اس کا ثبوت وہ تحریریں دونوں طرف کی موجود ہیں ہم مختصر عرض کرتے ہیں۔ یہ اٹک کا دیوبندی جن مولوی تھا۔

دیوبندی: ہم مناظرہ کے لئے تیار ہیں موضوع امکان کذب ہے۔

سنی: یہ موضوع ہم نے دیا تھا جس کو منظور کر لیا گیا ہم نے کہا کہ شرائط تحریری طے کر لو اور اپنی شرائط لکھ دو۔

دیوبندی: شرائط وہ ہی ہیں جو ہوتی ہیں بس آپ تاریخ مقام طے کر دیں۔

سنی: وہ شرائط طے کرلیں۔ اور ایک یہ کہ وضاحت طلب سوالات کے جوابات

دیوبندی: یہ وضاحت کے سوالات مناظرہ میں کرنا۔

سنی: جناب جو کام پہلے کا ہے وہ بعد میں کیسے کرلیں اور جو جواب آپ اس وقت دیں گے وہ ابھی دیدیں تا کہ وقت بچ جائے۔ مناظرہ میں دلائل ہوتے ہیں یہ شرائط ہیں۔ یہ بھی بتا دیں کہ امکان کذب کا مطلب اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ معاذ اللہ یہی مطلب ہے نہ۔

دیوبندی: وضاحت طلب سوالات کہاں اصول مناظرہ ہے آپ کو کس نے بتایا؟

سنی: جناب مناظرہ رشیدیہ کی مسلم کتاب میں موجود ہے۔ پھر آپ نے بھی مانا ہے کہ وضاحت مناظرہ میں آئےگا اگر یہ اصول نہیں تھا تو مناظرہ میں کیسے مان لیا۔

دیوبندی: اور کونسی شرط ہے؟

سنی: باقی تو سب لکھی ہیں اہم شرط یہی ہے کہ سوالات کے جوابات دیدیں وہ صرف ہاں یا نہ میں ہم دلیل نہیں مانگ رہے جس سے آپ کو ڈر خوف ہو۔

دیوبندی: بس آپ تاریخ جگہ کا اعلان کریں۔

سنی: وضاحت طلب سوالات کے جواب دو۔ ابھی تاریخ طے کر لیتے ہیں۔

دیوبندی: آپ راہ فرار اختیار کر رہے ہو میں تم کو چھوڑوں گا نہیں۔

سنی: یہ تو صاف نظر آرہا ہے کہ کون راہ فرار اختیار کر رہا ہے۔ وضاحت طلب امور کے جوابات جو نہیں دے رہا وہ کون ہے؟ یہ تو بتاؤ کہ یہ عقیدہ قطعی ہے تو آیت بھی قطعی پیش کرو گے۔

دیوبندی: ارے جناب قرآن کریم کے ہر ہر لفظ سے امکان کذب ثابت کروں گا۔

سنی: جناب اپنی یہ بات یاد رکھنا اور یہ تحریر میں بھی آگیا بھولنا مت۔

دیوبندی: ہاں تم فکر نہ کرو جو لکھا ہے اس کے مطابق ثابت کروں گا۔ ہر ہر لفظ سے قرآن کے۔ بس تم جگہ اور تاریخ بتاؤ۔

سنی: وضاحت کے جوابات کیوں نہیں دیتے۔

حضرات یہی وہ وجہ ہوئی کہ دیر ہوتی گئی اور ہنوز جوابات کا انتظار ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ تو چاہتے ہیں کہ مناظرہ میں مجادلہ ہو جائے یعنی جھگڑا ہو جائے۔ مگر ہم اس سازش کو کامیاب ہونے نہیں دے سکتے۔ اسی لئے وضاحت طلب سوالات کیے گئے

اور اس میں دونوں کا فائدہ تھا کہ شرائط پرکاربند رہ کر مناظرہ ہو جائے۔ تقریباً ایک سال ہوگیا۔ یہاں یہ بھی بتاتے چلیں کہ اس مولوی نے علامہ کوکب نورانی صاحب کی سی ڈی کا جواب دیا تھا۔ جس کے جواب میں فقیر نے سی ڈی بنا کر جواب دیا تھا مگر ہمارے جواب کا جواب نہ آیا۔ اور بھی اہلسنت میں سے اس کی سی ڈی کا جواب دیا اور اس کے جھوٹ دھوکہ کا پردہ چاک کیا۔

فقیر نے اپنے جواب میں کہا تھا کہ امکان کذب تو یہ مانتے ہیں بلکہ وقوع کذب ثابت کرنے کو تیار ہیں۔ اس بات کی وجہ سے مولوی کے چند معتقد میرے پاس آئے اور اس شرائط مناظرہ کا ذکر کیا۔ ہم نے ان سے بھی وضاحت طلب سوالات کے جوابات کا ذکر کیا۔ وہ کہنے لگے اب مناظرہ امکان کذب پر نہیں بلکہ وقوع کذب پر ہوگا۔

فقیر نے کہا کہ یہ موضوع بدلنا ہے تو اس کی شرائط تحریر کرو۔ اور ان دیوبندیوں نے فون ملا کر "جن مولوی" کو مجھے موبائل دے کر کہا بات کریں۔ فقیر نے کہا مولوی صاحب یہ آپ کے ساتھی امکان کذب چھوڑ کر وقوع کذب پر مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ جن مولوی نے غصے میں کہا امکان کذب کی جگہ وقوع کذب پر بلکہ تم اپنا مسلمان ہونا ثابت کرو۔ فقیر نے کہا مولوی صاحب موضوع طے کر کے بھاگ رہے ہو دو دفعہ کی شکست تسلیم کرو۔ یہ سن کر فون بند کر دیا۔ یہ بات فقیر نے ان کے ساتھیوں سے کہی۔ وہ کہنے لگے مناظرہ چھوڑو ہم کو گنگوہی کا فتویٰ ثابت کر دو اور دکھا دو۔ فقیر نے کہا کہ چلو مناظرہ نہیں کرنا نہ کرو اور گنگوہی کا فتویٰ اصل دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں ہے اور اسکی کاپی دیوبندی مذہب کتاب میں ہے۔ اب آپ لوگ وقت

نکال کر آ جاؤ فقیر اس کی کاپی دکھا دے گا۔ بلکہ دے بھی دیگا۔ اور ثابت کر دے گا کہ یہ فتویٰ گنگوہی کا ہے۔ بس پھر دو نہ آئے تقریباً ایک سال ہونے والا ہے۔ اب ہم تیار ہیں ثابت کرنے کو اور مناظرہ کرنا ہے تو دو دفعہ شکست تسلیم کر و پھر آ جاؤ میدان مناظرہ میں۔ یہ رضا کے نیزے کی مار ہے۔

مناظرہ نمبر ۱۱

وقوعِ کذب

وہابی: یہ ہمارا عقیدہ نہیں اور نہ ہی کسی کتاب میں اور نہ فتویٰ ہے۔

سنی: اگر فتویٰ ثابت ہو جائے تو کفر مان لو گے۔ تحریر کر دو۔

وہابی: زبان سے کہہ رہا ہوں یہ ثابت ہو جائے تو کفر ہے لکھنے کی ضرورت نہیں۔

سنی: اسماعیل دہلوی نے یکروزی کتاب میں امکان کی مثال دی یا وقوع کی غور سے پڑھ لو۔ کہ خدا جھوٹ نہ بولے تو بندہ کی قدرت بڑھ جائے گی۔ معاذ اللہ

وہابی: مگر یہ تو امکان کذب کی مثال ہے۔

سنی: گنگوہی کا فتویٰ تھا وقوع کذب پر جس کی کاپی دیو بندی مذہب کتاب میں قبلہ حضرت غلام مہر علی چشتیاں علیہ الرحمۃ میں نقل کر دی۔

وہابی: یہ فتویٰ جو نقل کیا ہے گنگوہی کا نہیں ثابت کرو۔

سنی: اپنے فتویٰ کا انکار گنگوہی نے نہیں کیا اپنی زندگی میں مرنے کے بعد تم کون ہوتے ہو انکار کرنے والے۔ حالانکہ کئی فتوے سے انکار کا ثبوت بشرط توبہ دکھانے کو تیار ہیں۔

وہابی: ہمارے سرفراز گکھڑوی نے اس کا انکار اور مثال دے کر ثابت کر دیا۔ کہ فتویٰ گنگوہی صاحب کا نہیں۔ مثال یہ دی تھی کہ ایک خط کے ذریعہ رویت ہلال ثابت نہیں ہوتی تو کفر کیسے ثابت ہوگا۔ دوسرا یہ کہ نہ معلوم ان کو اطلاع

بھی کی یا نہیں۔

سنی: سبحان اللہ۔مثال بھی دی تو ایسی کہ ثابت ہو گیا کہ فتویٰ گنگوہی کا تھا۔ رویت ہلال خط سے ثابت نہیں ہوتی۔یہ تو ٹھیک ہے۔مگر خط تو مانو کہ لکھا تھا اس طرح فتویٰ تھا جب ہی تو خط کی مثال دی ہے۔یہ الٹا پھنس گئے۔یا تو مثال بدل دو یا فتویٰ مان لو؟اور اطلاع نہیں ملی۔جناب پورے ہندوستان اور شہروں میں اس کی نقل اور رد میں کتابیں لکھی گئیں جس کو سن کر دیکھ کر خاموشی اختیار کر لی گئی۔ایک اور حوالہ۔تقدیس القدیر میں لکھا ہے کہ اختلاف امکان میں نہیں وقوع میں ہے۔

وہابی: اس سے بھی ثابت نہیں ہوتا جبکہ گنگوہی صاحب کے تمام فتوے تحریری موجود ہیں۔

سنی: چلو اس طرح کر لیتے ہیں کہ گنگوہی کی تحریر موجود ہے اور وہ فتویٰ بھی موجود ہے۔ان تحریروں کو کسی ایکسپرٹ کے سامنے رکھ دیتے ہیں جو فیصلہ ہو گا منظور کر لینا۔

وہابی: میں اپنے بڑوں سے پوچھ کر آتا ہوں۔

سنی: حضرات پانچ سال ہو گئے وہ ایسا غائب ہے جیسے گدھے کے سر سے سینگ غائب ہوتے ہیں۔شاید اس کے بڑوں نے کہا ہو یہ کس چکر میں پڑ گئے۔ اب اس مسئلہ پر بات نہ کرنا۔آج بھی کوئی ثبوت دیکھنا چاہے تو ہم حاضر ہیں۔اور بھی حوالے موجود ہیں۔

مناظرہ نمبر۱۲

شیعہ نے کہا ہم ہی اہل سنت ہیں

ڈاکٹر تیجانی صاحب نے یہ کتاب لکھی ہے۔

شیعہ: ہماری اس کتاب کا جواب دو۔

سنی: کیوں نہیں جناب ضرور دیں گے مگر پھر ہمارے جواب کا جواب ضرور دینا۔ شیعہ مذہب میں پناہ نہیں ملی اس لئے اہل سنت میں آنے کو تیار ہو گئے۔

شیعہ: یہ بات نہیں بلکہ سنت کو ہم بھی مانتے ہیں۔

سنی: اہل سنت کے عقائد واعمال الگ ہیں پھر تم کیسے اہل سنت ہو سکتے ہو۔

شیعہ: ہمارے عقیدہ اور اعمال میں کیا خرابی ہے؟

سنی: کلمہ الگ، عقیدہ الگ، نماز الگ وضو الگ اتنی خرابی اور فرق ہیں۔

شیعہ: ہم اپنے کلمہ کا ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔

سنی: ثبوت تو ہم نے دیکھے ہیں اسی لئے شیعہ الگ سنی الگ ہیں۔ بلکہ بعض شیعہ کتب میں بھی تمہارے کلمہ کی تردید ہے۔ حوالہ بشرط توبہ

شیعہ: تمہارا کلمہ بھی قرآن سے ثابت نہیں۔

سنی: کلمہ اہل سنت کا قرآن میں دو آیات سے ثابت ہے۔ اگر پورا قرآن مانتے ہو تو کلمہ موجود ہے۔ ورنہ اپنے مطلب کی آیت مانو باقی چھوڑ دو یہ ظلم ہے۔

شیعہ: ہم بھی اہل سنت ہیں۔

سنی: پہلے کہا تھا ہم ہی اب کہتے ہو ہم بھی سوچ لو دونوں میں فرق ہے۔

شیعہ: ہم ہی اہل سنت ہیں۔

سنی: آج اگر تم ہی ہو تو شیعہ مذہب سے رجوع کر لیا؟ اور وہ گالیاں جو شیعہ علماء نے کتابوں میں اہل سنت کو لکھی ہیں وہ اپنے لئے تحفہ قبول فرمالیں۔

شیعہ: کونسی گالیاں ہم نے اہلسنت کو دی ہیں۔

سنی: جناب کو اپنے مذہب کی معلومات نہیں بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ سنی کا نکاح شیعہ سے نہیں ہو سکتا۔ آج کل شیعہ لڑکے اور لڑکیاں سنی بن کر اہل سنت سے نکاح کر لیتے ہیں اور نکاح کے بعد بتاتے ہیں یہ دھوکہ کیوں؟ جن کو ایمانی غیرت ہوتی ہے وہ فوراً الگ ہو جاتے ہیں۔

شیعہ: وہ تو وہ تو شاید کسی نے کیا ہو۔

سنی: وہ تو کیا کسی عقیدہ و اعمال میں تم اہل سنت نہیں ہو سکتے جب تک توبہ نہ کرو۔

شیعہ: اچھا میں اپنے ذاکروں سے پوچھ کر آتا ہوں۔

سنی: ضرور پوچھو مجھے انتظار رہے گا۔ دو سال ہو گئے مگر وہ نہ آئے۔

مناظرہ نمبر ۱۳

اصلی حقیقی اہل سنت کون؟
جعلی جھوٹے فسادی کون؟

دیوبندی: ہم ہی اہل سنت ہیں اور یہ بدعتی ہیں۔

سنی: گھر میں مسجد میں مدرسے میں منبر پر بیٹھ کر جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ جو اہل سنت کی نشانی ہے عقائد و اعمال دونوں تمہارے اندر نہیں پھر کیوں؟

دیوبندی: ہمارا وہ ہی عقیدہ ہے جو اہل سنت کا ہے۔

سنی: اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ معاذ اللہ یہ صرف تمہارا عقیدہ ہے ورنہ چودہ سو سالہ اہل سنت میں یہ کسی کا بھی عقیدہ نہیں۔

دیوبندی: یہ عبارت ہماری کسی کتاب میں نہیں۔ اگر دکھا دو تو میں دیوبندیت چھوڑ دوں گا۔

سنی: عبارت یہ ہے ''امکان کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔'' فتاویٰ رشیدیہ اور رشید گنگوہی نے اس کو اپنا عقیدہ لکھا ہے۔ ہم نے تمام دیوبند کے بڑے مفتیوں سے پوچھا اس کا مطلب کیا ہے سب یہی کہتے ہیں کہ بولتا نہیں جھوٹ بول سکتا ہے۔ اور واضح عبارت و مطلب دیوبندی سرفراز گکھڑوی کی عبارات اکابر میں لکھا ہے۔ کہ بولنے اور بول سکنے میں فرق ہے۔ اب عقیدہ اہل سنت کے خلاف ہوا یا نہیں؟

دوسرا فرق یہ کہ دیوبندی اکابرین نے اپنے آپ کو وہابی کہا۔ بیس مستند

کتابوں میں ہے حوالہ بشرط توبہ۔ اور وہابی نجدی خارجی ہونا یہ ضد ہے اہل سنت کی اور ضدین جمع نہیں ہوسکتیں۔ آج دیوبندی لاکھ انکار کرے جھوٹ بولے کہ میں وہابی نہیں۔ ارے تو نہیں تو تیرے بڑے تو تھے اسی پر ان کی موت آئی۔ اب ان اکابر کے ساتھ اٹھائے جاؤ گے۔

دیوبندی: ہمارے اعمال اہل سنت کی طرح ہیں۔

سنی: پھر جھوٹ بولتے ہو۔ اہل سنت کے اعمال کی نشانی میلاد منانا، گیارہویں، عرس منانا، بابرکت راتوں میں شب معراج، شب برات وغیرہ میں عبادت کرنا۔ سوئم دسواں چالیسواں کرنا وغیرہ وغیرہ ان اعمال کو تم شرک وبدعت کہتے ہو۔ پھر بھی اہل سنت کہتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ کیا تم جھوٹ بولنا عبادت سمجھتے ہو؟

دیوبندی: یہ اعمال تو بہت سارے عوام اہل سنت نہیں کرتے کیا وہ بھی اہل سنت نہیں؟

سنی: اگر بعض نہیں کرتے مگر مانتے تو ہیں۔ تمہاری طرح فتوے تو نہیں لگاتے۔

دیوبندی: بس ہمارے بڑوں نے کہہ دیا کہ ہم ہی اہل سنت ہیں تو ہیں۔

سنی: صرف دعویٰ بے دلیل نہیں ایسے شیطان کہہ دے کیا اس کو اہل سنت مان لوگے؟ ایک کتاب آئی ہے جس کا نام ہے شیعہ ہی اہل سنت ہیں۔ قادیانی بھی کہتے ہیں ہم اہل سنت ہیں۔ غیر مقلد بھی کہتے ہیں کہ ہم اہلسنت ہیں۔ کیا خیال ہے تم ان کو اہلسنت مانتے ہو یا نہیں۔

دیوبندی: توبہ توبہ یہ ہرگز اہل سنت نہیں ان کے عقائد و اعمال میں فرق ہے۔

سنی: یہی جواب ہمارا ہے۔

مناظرہ نمبر ۱۴

ایک وتر نہیں تین وتر واجب ہیں

وہابی: تین وتر کی حدیث ضعیف ہیں ایک حدیث مستند دکھادو۔

سنی: حضور علیہ السلام پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلی ، دوسری میں قل یا یھا الکفرون اور تیسری میں قل ھو اللّٰہ احد پڑھتے تھے۔ سلام نہیں پھیرتے تھے مگر آخر میں۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، امام احمد بن حنبل، ابن ابی شیبہ، حاکم، مستدرک، مشکوٰۃ، دارمی۔)

بتاؤ ان کتابوں کی اس حدیث میں کیا ضعف ہے۔ اور یہ کس صحیح حدیث کے خلاف ہے؟ ہمت ہے تو آؤ جواب دو؟ اور بتاؤ ایک وتر میں یہ تین سورتیں کیسے پڑھو گے۔ نہ فرض نماز ایک رکعت ہے نہ نفل نماز ایک رکعت ہے۔ پھر یہ واجب وتر ایک کیسے ہوگیا۔

وہابی: میرے پاس ایک بخاری شریف کی دلیل ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ نے ایک رکعت وتر پڑھی۔ ایسی دلیل حجت شرعی ہے یا نہیں؟

سنی: سبحان اللہ۔ کراچی کے وہابیوں نے اعلان کیا ہے کہ صحابی ہمارے لئے حجت نہیں پھر کیسے اس کو دلیل بنایا؟ شرم کرو۔ دوسرا یہ کہ صحابی حجت نہیں تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کیسے حجت ہو گئے۔ یہ تو تبع تابعی ہیں۔ تمہارا یہ بھی اعلان ہے کہ قرآن وحدیث دو اصول باقی شرک وبدعت۔ لاؤ ایسی حدیث جس

میں صحابی نہ ہو تابعی نہ ہو؟ اس حدیث میں آگے بھی ہے ابن عباسؓ کا غلام موجود تھا اس نے دیکھا تو تعجب کر کے شکایت کی کہ امیر معاویہؓ ایک وتر پڑھتے ہیں۔ فرمایا وہ صحابی ہیں۔

دوسری روایت بخاری میں ہے کہ وہ عالم فقیہ مجتہد ہیں۔ وہ غلام بھی تین وتر پڑھتا تھا اور ابن عباسؓ بھی تین وتر پڑھتے تھے۔ ورنہ وہ کہہ دیتے کہ میں بھی ایک پڑھتا ہوں۔ مگر نہیں کہا۔ وہابیو! امیر معاویہ کی تقلید کرتے ہو اور تقلید کو بھی تم شرک کہتے ہو۔ اپنی دلیل سے شرک کرتے ہو تو بہ کرو۔ وہابی ایسا بھاگا کہ مڑ کر نہ دیکھا۔

مناظرہ نمبر ۱۵

وہابی نجدی غیر مقلد کہتے ہیں کہ ہم بھی اہل سنت ہیں

سنی: دنیا میں اتنا بڑا جھوٹ شاید ہی کوئی ہو۔

وہابی: کیوں ہم اہل سنت کیوں نہیں ہو سکتے؟

سنی: محدثین میں کوئی بھی غیر مقلد نہیں اولیاء میں کوئی بھی غیر مقلد نہیں تم کیسے اہل سنت ہو سکتے ہو؟

وہابی: ہم اہل سنت بھی ہیں اہلحدیث بھی ہیں۔

تم اہلحدیث کا مطلب بتادو پھر اس پر عمل کر کے بتادو انعام حاصل کرو۔

وہابی: اہلحدیث کا مطلب حدیث پر عمل کرنے والے۔

سنی: یہ مطلب کس کتاب میں لکھا ہے؟ دوسرے یہ کہ ضعیف پر عمل کرتے ہو یا صحیح حدیث پر یا موضوع پر۔

وہابی: ہم صحیح حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

سنی: اگر ہم تمہارا عمل ضعیف حدیث پر دکھا دیں اپنی سزا خود تجویز کرو۔

دوسرا یہ کہ صحیح حدیث پر عمل کرنے والے اپنے نام میں اضافہ کرو صحیح اہلحدیث۔

تیسرا یہ کہ یہ نام کس کو درخواست دے کر لکھا تھا معلوم بھی ہے؟

وہابی: ہمارے علماء کا متفقہ فیصلہ تھا نام تبدیل کرنے کا۔

سنی: انگریز مشرکہ ملکہ وکٹوریہ کو درخواست دے کر وہابی سے اہلحدیث رکھا۔ وہابیوں کی وہ ریکارڈ والی درخواستیں موجود ہیں تمہاری کتابوں میں۔ اور انگریزوں نے اعلان کیا آج کے بعد وہابی نہ کہئے ان کو اہلحدیث کہئے ان کو۔ آخر وہابی کے نام میں کیا خرابی تھی تمہاری کتابوں میں تحفہ وہابیہ بھی ہے۔

وہابی: خرابی تو نہیں تھی لوگ اس کو نمک حرام سمجھتے تھے۔

سنی: لوگوں کو سمجھنے دیتے۔ لوگوں کے طعنے سے بچنے کیلئے نام بدل لیا مگر حقیقت وہ ہی ہے۔ ہر سنت پر عمل ہو سکتا ہے ہر حدیث پر عمل ناممکن۔ جیسے منسوخہ، خصائص، موضوع

وہابی: سنت پر عمل بھی حدیث سے ملتا ہے۔

سنی: اگر اہل سنت میں پناہ لینی ہے تو اپنے غلط عقائد و اعمال سے توبہ کرو۔ اہل سنت کے آئمہ اربعہ اور مقلدین کو مشرک لکھا ہے توبہ کرو۔ اہل سنت کو گالیاں دی ہیں توبہ کرو۔ اہلحدیث ان کو کہتے ہیں جنہوں نے احادیث جمع کیں۔ تم نے حدیث کے انکار کے سوا کیا کیا ہے۔

مناظرہ نمبر ۱۶

عورت اور مرد کی نماز میں فرق

وہابی: حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے نماز کا کوئی فرق الگ سے بیان نہ کیا عورتوں کی نماز کا بلکہ یہ حدیث کہ نماز ایسے پڑھو جیسے مجھے پڑھتا دیکھتے ہو۔

سنی: بخاری شریف میں ہے کہ جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ دوسری بات کیا وہابیوں نے سب احادیث کی کتابیں پڑھ کر یہ بات کہی۔ نہیں تو پھر انکار حدیث کی وجہ سے توبہ کریں۔

وہابی نمبر۲: اگر مجھے صحیح حدیث دکھا دیں تو میں اہل سنت کی جماعت میں داخل ہو جاؤں گا۔

سنی: ان دونوں وہابیوں کا جواب ایک ہی ہے اس لئے ہم نے سوچا دونوں کا جواب ہو جائے۔ ایک حوالہ بیہقی شریف کی حدیث سے دیا۔ جو مرسل کے حکم میں تھی اور اس پر بحث ہوئی پھر ہم نے دس حوالے مفہوم حدیث کے دیئے جس میں عورتوں کی نماز کا فرق تھا۔

۱۔ امام کو توجہ دلانے کے لئے مرد سبحان اللہ کہیں، عورتیں ہاتھ پر ہاتھ مار کر عمل کریں۔

۲۔ عورتوں کی نماز میں آخر صف بہتر ہے اور مرد حضرات کی پہلی صف۔

۳۔ عورتیں سجدے میں مردوں سے پہلے سر نہ اٹھائیں۔

۴۔ عورتیں سینے پر ہاتھ رکھیں اور مرد ناف کے نیچے ہاتھ باندھیں۔

۵۔عورتوں کی نماز کی جگہ الگ تھی اور مردوں کی جگہ الگ تھی۔

۶۔عورتوں کو نماز پڑھ کر مردوں سے پہلے جانے کا حکم تھا۔

۷۔عورت مرد کی امامت نہیں کرسکتی مرد عورتوں کی امامت کرسکتا ہے۔

۸۔عورتوں کی سب سے افضل نماز گھر کے اندر کے حصے میں ہے۔

۹۔عورتیں کندھے یا سینے تک ہاتھ اٹھائیں مرد کانوں کی لو تک۔

۱۰۔عورتیں رکوع میں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر رکھیں اور مرد انگلیاں کھول کر۔

۱۱۔عورتیں سجدے میں سمٹ کر سجدہ کریں مرد بازو کھلے رکھیں۔

حوالے: بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، ابن خزیمہ، بیہقی، ابن یعلی، معجم کبیر، دار قطنی، کنز العمال، ابن ابی شیبہ، طبرانی، احمد، طحاوی اور فتویٰ وہابیوں کا کراچی میں۔عورتوں اور مردوں کی نماز کا جو فرق حدیث میں ہے وہ نماز کا فرق ہے۔یہ سن کر ایک وہابی بھاگ گیا۔دوسرے کو کہا کہ اتنے فرقوں میں سے ایک بھی مان لو جو ہم نے ثابت کردیے تو اب تم سنی ہو جاؤ۔اور قرآن سے بھی فرق ثابت کرنے کو تیار ہیں۔

مناظرہ نمبر ۱۷

بارہ ربیع الاول

میلاد شریف یا وصال شریف

دیوبندی: تم نے دیکھا انجمن فیض رضا والوں کا اسٹیکر جس میں ۸ ربیع الاول پیدائش اور بارہ ربیع الاول وفات لکھی ہے حوالہ بھی فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۲۶ اور صفحہ نمبر بھی دیا ہے۔

سنی: جی ہاں دیکھا ہے اور میرے پاس بھی ایک دوست نے دکھا کر جواب مانگا تھا۔ اس اسٹیکر پر یا اللہ۔ یا رسول اللہ بھی لکھا ہے۔ فیض رضا اور فتاویٰ رضویہ کا حوالہ بھی دیکھا اور دیکھتے ہی سمجھ آگئی کہ یہ کسی نے دھوکہ دیا ہے۔

دیوبندی: دھوکہ کیسے ہوسکتا ہے فتاویٰ رضویہ کا حوالہ ہے۔

سنی: جی ہاں فتاویٰ رضویہ کا حوالہ نامکمل دیا۔ پوری بحث اور اس کا نچوڑ نہیں بتایا جو فتاویٰ رضویہ میں ہے۔ دوسری بات یہ کہ انجمن فیض رضا شاید کوئی انجمن ہو۔ مگر تمام اہل سنت 12 ربیع الاول کو میلاد مناتے ہیں۔ اسی لیے کہ انجمن اپنے خلاف اسٹیکر کیسے نکالے گی۔

دیوبندی: اور حوالہ فتاویٰ رضویہ کا دیا ہے۔ کیا غلط ہے؟

سنی: فتاویٰ رضویہ میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے تمام اقوال جمع کر دیئے پھر فیصلہ

دیا اس لئے اسٹیکر بنانے والے کو یہ پتہ چل گیا کہ جمہور مسلمانوں کے ہاں میلاد شریف کو اجماع امت سے بارہ ربیع الاول کو ثابت کیا اور وصال کے بھی اقوال جمع کئے اور پھر فیصلہ دیا۔ اب اسٹیکر پر ۸ ربیع الاول میلاد کی تاریخ درج ہے۔ جبکہ فتاویٰ رضویہ میں اعلحضرت نے اس پر اتفاق نہ کیا صرف اقوال جمع کر دیئے۔ اس غلط بیانی اور دھوکہ دہی سے چوری پکڑی گئی۔ اسی میں وصال مبارک کے اقوال جمع کئے مگر جو فیصلہ دیا وہ بھی اسٹیکر کے خلاف جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ اسٹیکر نکالنے والے اہل سنت نہیں کہ وہ اپنے عمل بارہ ربیع الاول کے خلاف ۸ ربیع الاول کے قول کو بیان کریں۔ یہ چوری اور دھوکہ ہے۔

اسی طرح دو (۲) یا نو (۹) تاریخ کو وصال مبارک ہے۔ ۱۲ ربیع الاول کسی حساب سے بھی وصال نہیں بن سکتی۔ جبکہ یہی بات تھانوی نے نشر الطیب کتاب میں لکھی ہے۔ اب اسٹیکر نکالنے والا کوئی وہابی ہو سکتا ہے یا دیوبندی کی شرارت ہے۔ کیونکہ دیوبندی دھوکہ دینے کے لئے بریلوی بن جاتے ہیں۔

دیوبندی: یہ واقعی کسی نے دھوکہ دیا ہے اسی لئے انجمن کا پتہ نہیں دیا کہ لوگ تصدیق نہ کریں۔

سنی: ایسے بے شمار دھوکے دیوبندی مساجد پر قبضہ کرنے کے لئے دیتے رہتے ہیں۔

مناظرہ نمبر ۱۸

باغ فدک کی تعین

شیعہ: یہ مسئلہ اہم سیاسی بنیاد کا ہے جو وراثت کے گرد بھی گھومتا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو یہ ہبہ (عطا) کردہ بھی ہے۔ جس کو چھینا گیا۔

سنی: یہ مسئلہ سیاسی ہے، وراثت کا مسئلہ یا ہبہ کا مسئلہ ہے۔ پہلے یہ طے کر لو آخر مسئلہ کیا ہے۔ کیونکہ سیاسی کہنے سے وراثت اور ہبہ سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ اگر وراثت مانتے ہو تو سیاسی اور ہبہ کہنے کے خلاف ہے، اگر ہبہ مانتے ہو تو وراثت اور سیاست کے خلاف ہوگا۔

شیعہ: یار تم نے عجیب چکر چلایا ہے۔

سنی: سبحان اللہ اپنے چکر کو دوسروں پر ڈال رہے ہو شرم کرو جو کچھ تم نے کہا اس کا ہم نے تعین پوچھا ہے۔

شیعہ: سیاسی تو ویسے کہہ دیتے ہیں مگر وراثت کا مسئلہ اور ہبہ کا بھی ہے۔

سنی: بنیادی مقصد تو ختم ہو گیا جو سیاسی تھا کہ بے شمار شیعہ ذاکروں نے باغ فدک کو سیاسی کہہ کر قلم اٹھایا وہ سب جھوٹ تھا چکر تھا۔ جناب دو میں سے بھی ایک ہو سکتا ہے وراثت یا ہبہ

شیعہ: ارے یار پہلے وراثت سمجھ لو پھر ہبہ سمجھ لو۔

سنی: صرف سمجھ لینا مسئلہ کا حل نہیں۔ جو مانتے ہو دعوی کرتے ہو پھر اس کے

مطابق دلیل دینا ہوگی۔

شیعہ: پھر تو وراثت کا مسئلہ تھا اور ہے اور رہے گا۔

سنی: تو پھر سیاسی اور ہبہ کہنے سے دستبردار ہو گئے جنہوں نے لکھا جھوٹ لکھا۔ چلو اب یہ بتا دو کہ باغ فدک کتنے باغ تھے اور ان کے نام کیا تھے۔

شیعہ: جناب باغ فدک ایک ہی باغ تھا اور بس

سنی: جب آپ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ باغ فدک سات باغ تھے ان کے نام الگ الگ شیعہ کتب میں لکھے ہیں اور آپ کو اپنے مذہب اور مسئلہ کی معلومات نہیں۔

شیعہ: میں کل اپنے علماء سے پوچھ کر آؤں گا۔

سنی: دو سال ہو گئے اس کی کل نہ آئی۔ آج بھی منتظر ہیں۔

مناظرہ نمبر۱۹

کرامات اولیاء اللہ برحق ہیں

ایک جدید مفتی نے دو کرامت کا انکار کیا۔ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کی پانی پر چلنا اور دوسری غوث اعظمؓ کی بارہ سالہ ڈوبی ہوئی کشتی کا انکار کیا۔ اس پر تقریر میں کہا کہ یہ جھوٹ ہے افتراء ہے اور عقل نہیں مانتی۔ اس پر حوالہ دیا فتاویٰ رضویہ کتاب کا۔ ان سے جو بات ہوئی وہ نقل کرتے ہیں۔

مفتی: عقل سے سوچو سولہ سال بعد ڈوبی ہوئی کشتی کیسے سلامت نکل سکتی ہے۔

سنی: جناب کرامت کی تعریف میں ہے کہ جو عقل میں نہ آئے۔ آپ کیسے مفتی ہیں کہ کرامت کی تعریف بھی نہیں جانتے۔ دوسرا یہ کہ سولہ سال نہیں بارہ سال ہے۔

مفتی: فتاویٰ رضویہ میں غور سے پڑھو تو آپ بھی سمجھ جاؤ گے۔

سنی: جناب غور سے پڑھا ہے اردو میں ہے۔ عبرانی زبان میں نہیں جو سمجھ نہ آئے۔ آپ اپنے کسی طالب علم سے فیصلہ کرالیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا جواب یہ ہے: بارہ سالہ ڈوبی ہوئی کشتی کے متعلق لکھا کہ "میری نظر سے نہیں گزرا"

واقعہ مشہور ہے۔ نا[illegible] رنا۔ اس میں کوئی خلاف شرع بات نہیں۔ فتاویٰ

رضویہ جلد نمبر جدید۔

مفتی: آپ لوگ سمجھتے نہیں ہم دنیا میں دین کا کام کر رہے ہیں۔ ہمارا ٹی وی پروگرام حج سے بڑا اجتماع ہے اور آپ ہمارے پیچھے پڑ گئے۔

سنی: جناب آپ ان اولیاء کے پیچھے کیوں پڑ گئے غلط حوالہ دے کر اور حج سے بڑھ کر اجتماع ہو نہیں سکتا۔ دوسرا یہ کہ حج فرض ہے ٹی وی کا پروگرام فرض نہیں توبہ کریں۔

مفتی: آپ کے لئے مشورہ ہے کہ آپ علماء اہل سنت سے فتویٰ لائیں پھر بات ہو گی۔

سنی: جناب دوسرا حوالہ حضرت جنید بغدادی کی کرامت بھی فتاویٰ رضویہ میں ثبوت ہے۔ اب دونوں حوالوں کا ثبوت اور فتویٰ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے موجود ہے۔ اس سے زیادہ تحقیقی فتویٰ کس کا ہوگا۔ اہل سنت کا اتفاق ہے فتاویٰ رضویہ پر۔ آپ نے کس عالم کے فتویٰ کے مطابق یہ جھوٹ بولے دھوکہ دیا۔ آپ کے پاس ایک حوالہ بھی نہیں۔ اور جب آپ اعلیٰ حضرت کا فتویٰ نہیں مانتے تو ادنی حضرات کا فتویٰ کیسے مانیں گے۔

مفتی: ابھی تو میرے پاس وقت نہیں مجھے جانا ہے۔ اچھا میں چلتا ہوں۔

سنی: مفتی صاحب اولیاء کی کرامات کے انکاری ہیں وقت بات کرنے کا نہیں۔ جائیے جناب۔

مناظرہ نمبر ۲۰

قادیانی اور سنی کے درمیان

سنی: جس موضوع پر چاہے بات کرلو۔

قادیانی: موضوع چھوڑ دو ویسے بات کرلو۔

سنی: حیرت ہے بغیر موضوع کے کیا بات کریں سنجیدہ بات موضوع پر ہوتی ہے۔

قادیانی: بھائی ہمارے مرزا صاحب ولی تھے۔

سنی: افسوس ہے ان مرزائیوں پر جو اس کو نبی مانتے ہیں اور تم پر بھی جو اسے ولی مانتے ہو۔ سن لو جو مرزا کو نبی مانے وہ بھی کافر جو ولی مانے وہ بھی کافر کیونکہ وہ مسلمان نہ رہا۔ اس لئے کہ اس نے اللہ پر انبیاء پر اولیاء پر بہتان باندھا تھا۔

قادیانی: آپ کو معلوم نہیں مرزا صاحب نے اسلام کی خدمت کی ہے۔

سنی: ختم نبوت پر ڈاکہ ڈال کر سب خدمت برباد اور کفر کا بوجھ لے کر مر گیا۔

قادیانی: تم کو پتہ ہے مرزائی جماعت کتنے ملکوں میں دین کا کام کر رہی ہے۔

سنی: جی ہاں جس طرح کام کر رہی ہے ہو سب جانتے ہیں مال کا لالچ لڑکی کا لالچ، نوکری کا لالچ اور باہر ملکوں کا ویزہ دلا کر احمدی بناتے ہو۔

پھر بھی غیرت ایمانی والے نوجوانوں نے تمہاری دولت کا لالچ ٹھکرا کر اپنے ایمان کا سودا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قادیانی: آخر ہم سے نفرت کیوں ہم کو انسان ہی سمجھ لو اب تو بڑے بڑے لوگ ہماری حمایت کر رہے ہیں۔

سنی: جب تم اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں تو محبت کیسی۔ گستاخ رسول اگر کعبہ کے پردے میں چھپ جائے اس کو قتل کا حکم ہے۔ حالانکہ وہ بھی انسان ہے مگر ختم نبوت کا منکر انسان کہلانے کا بھی حقدار نہیں بلکہ جانوروں سے بدتر ہے جو تمہاری حمایت کر رہے ہیں وہ بھی تمہاری طرح ہیں یہ شریعت کا فیصلہ ہے۔

قادیانی: آخر ہم کلمہ، نماز، روزہ، زکوۃ، دیتے ہیں پھر بھی کافر ہیں۔

سنی: ختم نبوت کے منکر کا سب کچھ برباد ہے۔ کہ وہ قرآن وحدیث کا منکر ہے۔

قادیانی: افسوس دیگر فرقے حرم شریف جا سکتے ہیں اور ہم پر پابندی ہے۔

سنی: جب منافق کو کلمہ نماز، حج، روزہ زکوۃ کا کوئی فائدہ نہیں بدعقیدہ کچھ بھی کر لے سب بے کار ہے۔ تم دیگر فرقوں سے بدتر ہو ختم نبوت کے منکر ہو اگر حرم چلے بھی جاؤ پھر بھی بے کار ہے دیگر منافقوں کو بھی کوئی فائدہ نہیں اسی طرح تمہارا جانا بے فائدہ ہے۔ اگر توبہ کر لو فائدہ ہی فائدہ ہے۔

مناظرہ نمبر ۲۱

اعلیٰ حضرت کا فتویٰ اور دیوبندی کوا

سنی: ایک طرف تو تم اپنے آپ کو حنفی کہتے ہو اور حنفی مسلک کے خلاف فتویٰ دیتے ہو۔

دیوبندی: ہم نے کب حنفیت کے خلاف فتویٰ دیا ہے؟

سنی: بے شمار فتوے ہیں جن میں ایک کوا کھانا ثواب ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا ہے۔

دیوبندی: وہ تو جنگلی پہاڑی کوا ہے۔ یا پھر مجبو ری میں کھانا ہوگا۔

سنی: ایسی کوئی بات فتاوئی رشیدیہ میں نہیں تم سیدھی طرح کان پکڑ لو تو بہتر ہے۔ جس کوا کا کھانا ثواب لکھا ہے اس کو حنفی مسلک میں حرام لکھا ہے۔

دیوبندی: اگر حنفی مسلک سے اس کو حلال دکھادیں۔

سنی: ضرور جناب حوالہ دیں مگر پوری جماعت ابھی تک اس کو حلال ثابت نہ کرسکی۔ اسی لئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے سوالات قرض ہیں گنگوہی پر وہ قرضہ اتار دو۔ ابھی مسئلہ حل ہو جائے گا۔

دیوبندی: اصل میں یہ کوا جو ہے عقعق کی قسم سے ہے۔ یہ حنفی مسلک میں حلال ہے۔

سنی: دنیا میں کوئی بھی صاحب عقل عقعق کو کوا نہیں کہہ سکتا، قسم میں ہوتا تو الگ بات ہے، کوا، عقعق نام الگ۔ بولی الگ غذا الگ قسم الگ اتنے فرق ہوتے

ہوئے کون ایک کہہ سکتا ہے۔ اگر تم نے کوا کھانا ہے تو کھاؤ اعلانیہ جیسے وہابیوں نے کوے کا قورمہ بنا کر سلانوالی کے علاقے میں دعوت اڑائی۔ (جنگ اخبار حوالہ بشرط توبہ)

دیوبندی: ہمارے علماء نے اس پر متفقہ کتاب لکھی اور ثابت کیا کہ کوا حلال ہے۔

سنی: جی ہاں مان لیا کہ یہ کوا ہے عقعق نہیں۔ دوسرا یہ کہ اس کتاب کے ٹائٹل پر لکھا کہ بریلویوں کے نزدیک کوا حلال ہے۔ اتنا بڑا جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہ آئی یہ دعوکہ کیاں کیا؟ یہ لکھتے کہ دیوبندی وہابی کے نزدیک کوا حلال ہے۔ تیسرا یہ کہ اس کتاب میں دیوبندیوں کا تضاد موجود ہے پہلے اس کو دور کر دو۔ اس کتاب میں دیوبندیوں نے اپنی ہی فتوؤں پر پانی پھیر دیا!اگر فرمائش کریں تو فقیر حوالے دے گا۔

دیوبندی: یہ بات تو مجھے کسی نے نہیں بتائی میں دیکھوں گا۔

سنی: یہی نہیں بلکہ اور بہت کچھ آپ کو بتا سکتے ہیں کہ ممبئی میں کوے کے گوشت کی بریانی دس روپے پلیٹ ملتی ہے کہ ہندوؤں کو بہت پسند ہے کوا۔ اور شیعہ مذہب میں بھی حلال ہے۔

دیوبندی: اگر یہ باتیں سچ ہیں تو میں دیوبندیت کو چھوڑ دوں گا۔

سنی: فقیر منتظر ہے یہ تمام ثبوت دکھانے کو تیار ہے۔

جو دین کوؤں کو دے بیٹھے ان کو یکساں ہے
کلاغ لے کر چلے یا الاغ لے کر چلے

مناظرہ نمبر۲۲

یہ حدیث صحیح نہیں

وہابی: جو ان کے خلاف ہو وہ حدیث صحیح نہیں کہہ کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے عام لوگوں کو بھی حدیث کے انکار کی جرأت ہوگئی۔

سنی: اگر یہ حدیث صحیح نہیں تو اس کا مطلب ضعیف ہے یا موضوع ہے۔ نہیں بلکہ محدثین کے اصول میں ایسی حدیث صحیح کے درجے میں نہیں تو وہ صحیح لغیرہ ہو گی۔ یا حسن لذاتہ، حسن لغیرہ ہوگی۔ اس کے بعد درجہ ضعف کا ہے۔ اور پھر موضوع من گھڑت ہے۔ اور موضوع کو تو حدیث ہی کہنا منع ہے۔ وہ تو جھوٹی بنائی ہوئی بات ہے۔ پھر ضعیف حدیث فضائل میں حجت ہے اور اس پر اجماع ہے۔

وہابی: ہم تو صحیح حدیث مانتے ہیں۔

سنی: یہ شرط کس نے کہاں لکھی بلکہ کس حدیث میں ہے کہ صحیح حدیث پر عمل کرنا ورنہ چھوڑ دینا۔ کیا تم نے اپنے دلائل میں سب صحیح احادیث نقل کی ہیں یا ہم دکھائیں کیسی ضعیف احادیث بیان کرتے ہیں کبھی اپنے گریبان میں جھانکا ہے یا صرف دوسروں کے لئے قانون ہے؟

وہابی: اصل میں جھوٹے راوی سے وہ معیار نہیں رہتا حدیث کا۔

سنی: جس طرح آنکھ بند کر کے محدثین کا فیصلہ مانتے ہو ایسے آئمہ اربعہ میں کسی

کی تقلید کر لیتے۔ محدثین کی جرح مانتے ہو اور تقلید کس چیز کا نام ہے؟

وہابی: تقلید شرک ہے وہ ہم نہیں کر سکتے۔

سنی: محدثین کی تقلید کرتے ہو شرم نہیں آتی سارے محدثین خاص طور سے صحاح ستہ کے تو مقلدین ہیں اگر تمہارے فتوے سے شرک ہے تو یہ مشرک ہوئے۔ معاذ اللہ۔ اب بتاؤ جس روایت میں مشرک آ جائے اس کا کیا حال ہے؟ ایک محدث بتاؤ جو مقلد نہ ہو؟ اہل سنت نہ ہو؟ آئمہ اربعہ کے شاگرد اور شاگردوں کا شاگرد نہ ہو؟ بلکہ تمہارے نزدیک صحابہ کرام بھی حجت نہیں۔ اب وہ حدیث بتاؤ جو بغیر صحابہ کرام کے واسطہ سے ہو۔ دنیا میں ایسی کوئی حدیث نہیں جو غیر مقلد محدثین نے بیان کی ہو۔ ضعیف کے طرق ہوں، شاہد ہوں، متابع ہوں تو وہ ضعیف ہی نہیں رہتی۔

احادیث کی اسی (۸۰) اقسام ہیں۔ سوائے من گھڑت کے سب پر عمل ہو سکتا ہے۔ جس طرح حدیث کے پہنچانے میں صحابہ کرام کا تعاون ہے اسی طرح قرآن پہنچانے میں بھی صحابہ کرام کا واسطہ تعاون ہے۔

بخاری شریف میں ہے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ جمع قرآن خیر کا کام ہے۔ اور اس کام کو شروع کر دیا تھا۔ اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جس میں اور بھی صحابہ کرام کا تعاون شامل رہا۔ بتانے کا مقصد صاف ہے صحابہ کرام حجت نہیں تو ان وہابیوں کو چاہئے جس کام میں صحابہ کرام کا عمل دخل رہا اس سے کنارہ کش ہو جائیں۔ اس طرح وہابیوں کو قرآن سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ اسی طرح وہ آیات جو صحابہ کرام کی شان

میں نازل ہوئیں وہابیوں کے لئے وہ بھی حجت نہیں اسی طرح وہ تمام احادیث جن میں خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کا حکم ہے۔ وہ بھی وہابیوں کے لئے حجت نہیں۔ اس طرح وہابیوں کو چاہیے کہ وہ اپنا ایمان ثابت کریں۔ کیونکہ صحابہ کرام معیار حق ہیں جو ان کو حجت نہیں مانتا وہ گمراہ ہے۔ اب احادیث کو ضعیف کہنے کا ڈرامہ اور مذاق ختم کریں۔ اور ضعف حدیث کا عمل بعد کا ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ حضرت نعمان بن ثابت کے بعد کے راوی ضعیف ہمارے لئے نقصان دہ نہیں چونکہ امام صاحب کو روایت ملی اس میں دو راوی ہے ہی نہیں۔ اس لئے حدیث کے راوی ثقہ سچے عابد زاہد تھے۔ لیکن وہابیوں کی پیش کردہ روایت ضعیف ثابت ہو جائے اور ہوتی ہے تو ان کی موت ہے۔ وہابیوں کی عادت ہے کہ صحیح حدیث کو ضعیف کہہ دیتے ہیں کیونکہ وہ ان کے خلاف ہوتی ہے۔

مناظرہ ۲۳

مونچھوں پر مناظرہ

وہابی: تم لوگ جو مونچھیں رکھتے ہو یہ تو صاف کرانے کا حکم ہے۔

سنی: جناب کس دلیل سے صاف کرائیں کہاں ہے شرعی دلیل؟

وہابی: اب تو ہمارے اور تمہارے علماء مونچھیں صاف کراتے ہیں مشاہدہ کرلو۔

سنی: ہمارے ہوں یا تمہارے ہوں کس کی سنت پر عمل کروگے؟

وہابی: عمل تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر ہوگا۔

سنی: تو پھر علماء کی سنت پر عمل کب سے کرنے لگے؟

وہابی: آخران علماء کے پاس کوئی دلیل ہوگی۔

سنی: جناب آخر وہ دلیل طلب کرو تو سہی دکھاؤ تو سہی۔

بعض نے اس مسئلہ کو شاید اختلافی سمجھ لیا۔ یا پھر علمی تسامح ہوا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ مونچھیں کم کرنے، کاٹنے کا حکم ہے بالکل صاف کرنے کا نہیں۔ ہاں لمبی مونچھیں اور ہونٹوں پر آنے سے منع ہے۔ اسی لئے لمبی اور زیادہ مونچھیں صاف کرنے کو بعض نے پوری مونچھیں صاف کرنا سمجھ لیا۔ یہ ان کی غلطی ہے ورنہ لبوں کے اوپر جڑوں کو باقی رکھنے کا حکم ہے خواہ وہ باریک ہوں یا موٹی۔ اسی لئے حدیث میں ایک صحابی کو حکم دیا کہ یہ مسواک لو اور مونچھوں کو کاٹو۔ اگر صاف کرنے کا حکم تھا تو مسواک دینے کی

ضرورت ہی نہیں تھی۔ اس لئے کہ ان کی مونچھیں لبوں پر آگئیں تھیں جن کو کم کرنے اور کاٹنے کا حکم دیا گیا۔

دوسری حدیث پاک میں ہے جو مونچھیں صاف کرائے وہ ہم میں سے نہیں۔

تیسری حدیث ہے کہ خارجی کی نشانیوں میں ایک مونچھوں کو صاف کرانا لکھا ہے۔

فقہ میں اس کو مثلہ کرنا کہتے ہیں یعنی بگاڑنا۔ اور اس پر درے مارنے کا حکم ہے۔

وہابی: کچھ بھی ہو ہمارے علماء نے صاف کرائیں تو ہم بھی یہی کریں گے۔ اگر پکڑ ہوئی پہلے علماء کی ہوگی۔

سنی: واہ بھائی واہ اگر علماء غلطیاں کریں تو درست نہیں کہو گے ان کے ترجمے غلط فتوے غلط مسئلے اور غلط تفسیر۔ اپنا جواب تو بندہ کو خود دینا ہوگا دوسروں کا نام لے کر جان نہ چھٹے گی۔ افسوس آئمہ اربعہ کی تقلید چھوڑ کر اپنے علماء کی تقلید کرتے ہو شرم کرو۔ توبہ کرو۔

مناظرہ نمبر ۲۴

آٹھ رکعت تراویح کا ثبوت نہیں

وہابی: بیس تراویح کسی حدیث سے ثابت نہیں اگر دکھاؤ تو انعام حاصل کرو۔

سنی: تم اپنی آٹھ تراویح ثابت کردو حدیث صحیح صریح صرف رمضان کے پورے مہینے میں منہ مانگے نقد روپے حاصل کرو۔

یہاں 4-10-2009 کا مناظرہ اہلسنت اور وہابیوں سے ہوا اس کا نچوڑ عرض کر دیتے ہیں۔ پیرو مرشد علامہ مناظر اعظم محمد عبدالتواب صدیقی صاحب مدظلہ العالی نے پانچ احادیث بیہقی شریف اور متابع شواہد الگ پیش کیے۔

مگر وہابی مناظر یہی کہتا رہا کہ تراویح قیام اللیل تہجد ایک ہی ہیں۔ اور جھگڑا تراویح کا نہیں صرف رکعتوں کی تعداد کا ہے۔ حالانکہ شرائط میں لفظ تھا ۸ تراویح کی حدیث پیش کرنی ہے۔ مگر آخر تک ایسی حدیث ۸ تراویح کی پیش نہ کر سکا۔ آخر میں عادت کے مطابق شور ڈال دیا۔ حالانکہ مناظرہ کا وقت تین گھنٹے تھا۔

اب بھی قیامت تک کسی وہابی میں ہمت ہے تو آٹھ رکعت تراویح کی حدیث ہے تو پیش کرے۔ ان کے پاس صرف تہجد کی حدیث ہے بخاری و مسلم اور دیگر کتب میں کہ حضرت بی بی عائشہ صدیقہؓ سے کسے نے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا:

رمضان وغیر رمضان گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ۸ نفل اور تین وتر۔

سنی: اس حدیث کے تمام طرق دیکھیں تو ۷، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۱۷، ۲۱ تک کا ذکر ہے۔ اس اضطراب کو وہابی دور کر کے بتائیں؟ دوسرا یہ کہ یہ حدیث وہابیوں کے خلاف ہے۔

۱۔ رمضان کے علاوہ بھی پڑھتے تھے۔	وہابی صرف رمضان میں پڑھتے ہیں۔
۲۔ تنہا پڑھنے کا ذکر ہے۔	وہابی جماعت سے پڑھتے ہیں۔
۳۔ گھر میں پڑھنے کا ثبوت ہے۔	وہابی مسجد میں پڑھتے ہیں۔
۴۔ یہ نماز سو کر اٹھنے کے بعد ہے۔	وہابی سونے سے پہلے پڑھتے ہیں۔
۵۔ چار رکعت پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔	وہابی دو دو کر کے پڑھتے ہیں۔
۶۔ یہ تہجد کی نماز ہے۔	وہابی اس کو تراویح سمجھتے ہیں۔

حدیث کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شرم نہیں آتی۔

وہابی: تین دن تراویح کی جماعت ہوئی اس میں ۸ کا ثبوت ہے۔

سنی: یہ بھی تمہارے عمل کے خلاف ہے۔ تین دن سے زیادہ کیوں پڑھتے ہو۔ زندگی میں ایک بار سے زیادہ پورا مہینہ کیوں پڑھتے ہو۔ جواب دو؟ ہر سال کیوں پڑھتے ہو؟

وہابی: تراویح کا لفظ پہلے نہیں تھا۔

سنی: شرائط میں تم نے ۸ رکعت تراویح ثابت کرنا ہے۔ اگر یہ لفظ تراویح نہیں تھا تو لکھا کیوں؟ تہجد کا قیام اللیل عام ہے سارا سال جبکہ تراویح کا قیام اللیل خاص رمضان شریف میں۔ تہجد سونے کے بعد جبکہ تراویح سونے سے پہلے۔ تراویح کی تعداد مقرر تہجد کی مقرر نہیں۔ تراویح کا اطلاق ۸ پر نہیں ہوتا۔

اس مناظرہ میں تین شکست ہوئیں۔

۱۔تراویح ثابت نہ کر سکے۔

۲۔۸۔تراویح ثابت نہ کر سکے۔

۳۔صرف رمضان میں ثابت نہ کر سکے۔

وہابیوں کے اماموں کا فتویٰ

نمبرا:ابن تیمیہ نے بیس رکعت تین وتر لکھے ہیں۔فتاوی ابن تیمیہ

۲۔محمد علی صابونی بیس رکعت تراویح پڑھتے ہیں۔فی صلوۃ التراویح

۳۔مولوی عبدالمنان وہابی بیس رکعت ثابت اور صحیح ہے۔تعداد تراویح

۴۔ثناء اللہ امرتسری وہابی۔بیس رکعت درصورت ثبوت مستحب ہیں۔

۵۔صدیق حسن بھوپالی وہابی۔اہل حدیث کا مذہب

حضرت عمرؓ کے زمانے میں جو طریقہ قرار پایا اجماع کی مانند ہے۔عون الباری

۶۔قاضی شوکانی۔بیس رکعات تراویح پڑھتے دیکھا ہے۔نیل الاوطار

۷۔داؤد ظاہری۔بیس رکعات تراویح۔ہدایۃ المجتہد

۸۔مترجم وہابی:غنیۃ الطالبین میں ہے بیس رکعات تراویح۔

۹۔شاہ ولی اللہ محدث۔بیس رکعات کی تعداد ہے۔حجۃ اللہ البالغہ۔

۱۰۔وحید الزمان وہابی:تراویح بیس رکعات ہیں۔ہدیۃ المہدی۔المغنی۔

ان سب متعلق فتویٰ لگاؤ؟

مناظرہ نمبر ۲۵

تہجد اور تراویح الگ الگ ہے

سنی: جماعت نام نہاد مسلمین جو غیر مقلد وہابی کی شاخ ہے ان کی کتاب صلوٰۃ المسلمین، مسعود صاحب۔ اس تراویح کا کوئی ذکر نہیں کیا حالانکہ دیگر وہابی آٹھ تراویح مانتے ہیں۔ اور تہجد کی رکعتیں جو ہیں ان کو تراویح کہتے ہیں مگر یہ وہابی بیس تراویح تو کیا آٹھ تراویح کے منکر ہیں جیسے کہ بیہقی شریف میں پانچ احادیث ہیں اور دیگر کتب میں بھی ہیں۔ اس طرح تراویح کا منکر حدیث کا منکر ہوا۔

وہابی: ہمارے مسعود صاحب نے تہجد قیام اللیل کا ذکر کیا ہے اسی کو تراویح کہتے ہیں۔

سنی: جناب ص ۲۶۹ سے ۲۷۷ تک تحریر ہے مگر تراویح کا ایک لفظ بھی نہیں۔ پھر کیسے تراویح کو مانتے ہو۔ جھوٹ بولتے ہو۔ توبہ کرو۔

وہابی: ارے تہجد، قیام اللیل، تراویح ایک ہی چیز ہے۔

سنی: تہجد الگ ہے اور تراویح الگ ہے۔ مسعود نے اس تہجد اور قیام اللیل کی رکعتیں لکھیں: گیارہ، تیرہ، اور لکھا کہ کم بھی پڑھ سکتے ہیں حتی کہ اگر ایک رکعت پڑھنا چاہے تو ایک ہی رکعت پڑھ لے۔ ص ۲۶۹ بتاؤ جماعت غیر مسلم کہ ایک رکعت قیام اللیل کی یا تہجد کی حضور ﷺ نے کب پڑھی حوالہ

دو؟

اگر تم قیام اللیل کو تراویح کہتے ہو تو ایک رکعت تراویح کب کس نے کہاں پڑھی؟ اور وہ بھی جماعت سے۔ سبحان اللہ

وہابی: یار یہ بات معلوم نہیں مسعود صاحب نے کیسے لکھ دی سب پریشان ہیں۔

سنی: مسعود نے حاشیہ میں حدیث نقل کی یہ قیام اللیل، تہجد رمضان اور غیر رمضان میں پڑھتے تھے۔ جناب دنیا میں ایک آدمی دکھاؤ جو غیر رمضان میں تراویح پڑھتا ہو یا جماعت تراویح ہوتی ہو۔ معلوم ہوا کہ تراویح صرف رمضان شریف میں ہے۔ سونے سے پہلے جماعت کے ساتھ ہے اگر جماعت نکل گئی تو الگ پڑھے۔ تہجد کا معنی ہی سو کر اٹھنے کے بعد کا ہے۔ تراویح لفظ جمع ہے جو تین پر کم از کم بولا جاتا ہے۔ ترویح یعنی چار رکعت کے بعد کچھ دیر ٹھہر کر پھر چار پڑھے۔ دو دفعہ چار یا دو دو کر کے آٹھ پر تراویح کا اطلاق ہی نہیں ہوتا۔ یعنی بارہ رکعت سے کم پر تراویح جاہل کہہ سکتا ہے عالم نہیں۔ تہجد قیام اللیل تنہا پڑھی گئی اگر کوئی جماعت سے پڑھی گئی ہے تو اس کا حوالہ دو؟ جبکہ تراویح جماعت سے پڑھی گئی اور پڑھی جاتی رہے گی۔ ان شاء اللہ۔

وہابی: میری نماز کا وقت ہو گیا میں چلتا ہوں۔

مناظرہ نمبر ۲۶

ظہر کے وقت میں عصر کی نماز نہیں ہوتی

سنی: نماز اپنے وقت پر فرض ہے ایک نماز کے وقت میں دوسری فرض نماز نہیں ہوتی اور نہ شک میں نماز ہوتی ہے بلکہ یقینی وقت میں ہوتی ہے۔ تم ظہر کے وقت میں عصر کی نماز پڑھتے ہو۔

وہابی: ہم ہر نماز اس کے یقینی وقت میں پڑھتے ہیں۔ ایک مثل سایہ پر عصر ہو جاتی ہے۔

سنی: ایک مثل سایہ کے وقت ظہر کا وقت ہوتا ہے۔ تم ساڑھے تین کے قریب اذان دیتے ہو عصر کی جبکہ عصر کا وقت نہیں ہوتا۔ اور وقت سے پہلے اذان اور نماز پڑھنے سے نہیں ہوتی۔

وہابی: جب ایک مثل سایہ پر عصر ہو جاتی ہے تو پڑھ لیتے ہیں۔

سنی: اگر تین بجے ایک مثل سایہ ہو جائے تو عصر پڑھ لو گے؟

وہابی: نہیں کہ ابھی وقت نہیں بلکہ کچھ زائد ایک مثل سایہ سے ہو جائے تب۔

سنی: پہلے تو تم ایک مثل پر عصر کہتے تھے اب کچھ زائد ایک مثل سے وہ کتنا زائد ہو۔

وہابی: بس تھوڑا سا زائد سایہ ہو ایک مثل کے بعد پھر پڑھ لیتے ہیں۔

سنی: پہلے تو ایک مثل سایہ پر عصر پڑھتے تھے وہ تو یقینی وقت نہیں جب ہی تو کچھ زائد مانا ہے۔ اور اگر زائد مانا ہے تو وہ وقت یقینی ہے اس طرح ایک مثل والی نماز قضاء کرو۔

وہابی: تم لوگ دو مثل سایہ پر عصر کا وقت مانتے ہو اس کی دلیل کہاں ہے۔

سنی: الحمد للہ دلائل تو بہت ہیں دو مثل سایہ پر کسی کو بھی شک نہیں کہ عصر نہ ہو یہ تو سب کے نزدیک عصر کا وقت ہے۔ حدیث ہے ایک قوم کو فجر سے ظہر تک دوسری قوم کو ظہر سے عصر تک اور تیسری قوم کو مزدوری عصر سے مغرب تک ملی اور یہ وقت کم ہے اور اجرت زیادہ ہے۔ بتاؤ تیسری قوم حضور ﷺ کی امت کی مثال ہے یا نہیں؟

وہابی: ظاہر ہے تھوڑا کم وقت عصر سے مغرب ہے اور حضور ﷺ کی امت مراد ہے۔

سنی: تو پھر تمہارے حساب سے ایک مثل سایہ پر عصر ہونے پر عصر سے مغرب کا وقت زیادہ ہو جائے گا ظہر سے عصر کا وقت کم ہو جائے گا اور تم بھی نہیں مانتے تو دو مثل سایہ پر عصر پڑھو۔

وہابی: مگر حدیث ہے ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو بلکہ اذان بھی ٹھنڈا وقت کر کے دو۔

سنی: یہ بھی ہماری دلیل ہے کہ ظہر کو ٹھنڈا کرو بتاؤ کتنے بجے تک ٹھنڈا کرو گے پھر اذان دو اور اذان کے بعد کچھ دیر وقفہ ہو پھر جماعت ہو۔ جب تک ایک مثل سایہ ہو جائے گا۔ اور تمہارے حساب سے عصر شروع ہے اور اب عصر میں ظہر پڑھو گے تو ظہر قضا ہو گی ادا نہ ہو گی۔

وہابی: حدیث میں ٹیلوں کا سایہ سے نماز پڑھتے تھے۔

سنی: گھر بیٹھ کر ٹیلوں کا سایہ کیسے پتہ کرو گے آؤ ٹیلے کے پاس دیکھو جیسے ٹیلہ پھیلا ہوتا ہے اس کا سایہ بھی دیر میں پھیلتا ہے۔ اس سے بھی عصر کا وقت شروع نہیں ہوتا۔ جب وقت نہیں تو نماز بھی نہیں۔

وہابی: میں اپنے مفتی سے پوچھ کر آتا ہوں۔

مناظرہ نمبر ۲۷

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھیں یا سینہ پر

سنی: کوئی حدیث مرفوع ایک دکھا دو جس میں سینے پر نماز میں ہاتھ باندھے ہوں۔

وہابی: بے شمار ہیں ایک یہ بلوغ المرام میں ہے کہ وائل ابن حجر سے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینہ پر رکھا تھا۔ دوسرا تفسیر قادری میں فصل لربك و انحر: کے اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور نحر یعنی سینے پر ہاتھ باندھیں نماز میں۔

سنی: سبحان اللہ یہ بلوغ المرام کس طبقے کی کتاب ہے اس کی سند کہاں ہے؟ اور حدیث کا متن بھی بتا رہا ہے کہ نماز کے بعد کسی ضرورت کے لئے سینہ پر ہاتھ رکھے نماز میں ثبوت کہاں؟ یہ سنت کے خلاف ہے اور اس صحیح حدیث کے خلاف ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ سنت ہے ہاتھ کا رکھنا ہاتھ پر ناف کے نیچے۔ ابوداؤد، ابن ابی شیبہ، امام احمد، دارقطنی، بیہقی اور قرآن کی تفسیر جو بالرائے بھی کی ہے اور خود بھی عمل نہیں کرتے اس لئے کہ نحر گلے کے اوپر کے حصے کو کہتے ہیں۔ تم گلا مان لو۔ تو اب سینے سے ترقی کر کے گلے پر ہاتھ باندھا کرو۔ نماز میں اور زور سے دبایا کرو تا کہ ہماری جان چھوٹ جائے۔ وہابیو! خود نہیں بدلتے قرآن بدلتے ہو۔ اس کے معنی میں تحریف کرتے ہو

ایسی نماز کس کام کی؟

نحر کا معنی قربانی ہے تمام مفسرین نے لکھے ہیں کہ جانور کو ذبح گلے سے کرتے ہیں سینے سے نہیں۔ وہابیو! قربانی میں بھی سینے نہیں چیرتے نماز میں گلے پر ہاتھ نہیں باندھتے پھر یہ کیوں نقل کردیا۔ شرم کرو توبہ کرو۔

وہابی: میری نماز کا وقت ہوگیا میں چلتا ہوں

سنی: یہ تو بتاؤ ہاتھ کہاں باندھو گے سینے پر یا گلے پر؟

حالانکہ سینے پر ہاتھ رکھنا عورتوں کا طریقہ ہے۔ وہابیوں کو سنت بھی ملی تو عورتوں کی۔

مناظرہ ۲۸

رفع الیدین

حضرات مناظرہ اہل سنت جلد نمبر ا میں ہے اس مسئلہ پر فیصلہ کن گفتگو کر دی تھی۔ جس سے کراچی وغیرہ کے کسی وہابی کو جرأت نہ تھی نہ ہے نہ ہوگی کہ وہ سامنے آ جائے یا تحریری بات کرے۔ مگر کراچی بوہرہ پیر کے ایک وہابی نے عجیب الٹا چکر چلایا۔ رفع یدین پر بات شروع کی ملاحظہ فرمائیں۔

وہابی: ہم مناظرہ کرنا چاہتے ہیں رفع دین پر۔

سنی: بہت اچھا تحریر کر دو شرائط۔

وہابی: ہماری کوئی شرط نہیں ہے۔

سنی: اچھا اس مسئلہ میں آپ مدعی ہو اور ہم مدعی علیہ یعنی سائل۔

وہابی: نہیں آپ مدعی ہو دلیل دو۔

سنی: سبحان اللہ رفع یدین کے فاعل آپ۔ قائل آپ۔ اثبات آپ کا ہم کیسے مدعی ہوئے؟

وہابی: آپ کہتے ہو کہ یہ منسوخ ہے اس لئے آپ مدعی ہوئے۔

سنی: اصول وغیرہ نہیں جانتے اپنے بڑوں سے پوچھو مدعی کون ہے؟

وہابی: چھوڑو بڑوں کو، مجھ سے بات کرو۔

سنی: عجیب طوطا چشم ہو اپنے بڑوں کو، اصول مناظرہ کو سب کو چھوڑ دیا۔ کیا آپ

کے پاس کوئی ایک حدیث مرفوع متصل صریح غیر منسوخہ ہے جس پر کلام نہ ہو

وہابی: بس آپ مدعی ہو دعویٰ ہے دلیل دو؟

سنی: وہابیو! اپنے چچے کو سکھاؤ اور سمجھاؤ کہ اصول مناظرہ کیا ہیں اگر وہابی کہہ دے کہ میرے پاس اپنے دعویٰ میں کوئی حدیث نہیں تو فقیر منسوخ ہونا ثابت کر دے گا۔

وہابی: میں اپنے دعوے سے کیسے دستبردار ہو جاؤں۔

سنی: تو پھر میں اصول کیوں چھوڑ دوں۔

وہابی: اچھا پھر آپ سے بات نہیں ہو سکتی۔

سنی: مسلمانو! دیکھ لو ایک حدیث بھی فقیر کے سامنے پیش کرنے کی ہمت نہیں ان وہابیوں میں۔

مناظرہ ۲۹

رکوع میں شامل ہونے سے رکعت مل جاتی ہے

وہابی: نماز میں قیام اور قرأت فرض ہیں اس لئے دونوں کے نہ ملنے سے رکعت نہیں۔

سنی: بے شک قیام فرض ہے اور رکوع میں شامل ہونے والا ایک تسبیح کے برابر فرض قیام کر لیتا ہے۔ اسی طرح رکوع میں بھی اتنی مقدار ہو تو رکعت مل جاتی ہے۔ رہی بات قرأت فرض ہے یہ بھی ٹھیک ہے اور یہ فرض امام ادا کرتا ہے۔ لہذا رکوع میں رکعت ملنے سے رکعت مانی جاتی ہے۔

وہابی: اگر کوئی حدیث ہے تو لاؤ قیاس پر ہم عمل نہیں کریں گے۔

سنی: امام بخاری علیہ الرحمۃ نے جزء القراۃ میں حدیث بیان کی۔ ''جس نے نماز میں ایک رکعت پالی تو اس نے صلوٰۃ پالی۔''

وہابی: اس کی روایت میں ثقہ لوگوں کی روایت کی مخالفت ہے۔ اس لئے یہ قابل حجت نہیں۔

سنی: وہ کون سی ثقہ روایت ہے جس کے یہ حدیث خلاف ہے۔

وہابی: اس کتاب جزء القراۃ میں ہے کہ جب تم نماز کے لئے آؤ اور ہم سجدہ کر

رہے ہوں تو سجدہ کرو اسے کچھ شمار نہ کرو اور جس نے رکعت پائی اس نے نماز پائی۔

سنی: سبحان اللہ یہ حدیث تو ہماری دلیل ہے اور تم نے ثقہ روایت بھی مان لی کہ سجدہ میں شامل ہونے سے ہم کب کہتے ہیں رکعت ملتی ہے بلکہ رکوع والے کو قیام کا موقع ملتا ہے پھر رکوع ملتا ہے تو رکعت ملتی ہے اس طرح نماز مل جاتی ہے۔

وہابی: بخاری شریف میں ولا تعد۔ رکوع سے ملنے والی رکعت کو فرمایا کہ نہ لوٹاؤ۔ یہ لاتعد بے جوڑ عبارت ہے اور یہ بھی نہیں معلوم کونسی رکعت میں ملے تھے۔

سنی: یہ حدیث بھی ہماری دلیل ہے اور تم اپنے قیاس سے لاتعد کے الفاظ کو بے جوڑ بتا رہے ہو شرم کرو۔ اگر یہ اضافہ تھا تو ثابت کرتے کہ ثقات کی زیادتی بھی معتبر ہے۔ اور کوئی خرابی ہوتی تو بیان کرتے۔ اپنے قیاس سے حدیث میں اعتراض کرتے ہو یہ تو منکر حدیث کا کام ہے۔ دوسرا تم نے پھر قیاس کیا کہ معلوم نہیں پہلی رکعت ہے یا کونسی ہے؟ جب یہ معلوم نہ کر سکے تو حدیث مان لو۔ شیطانی قیاس مت کرو۔ حدیث کا سیاق و سباق بتا رہا ہے کہ پہلی رکعت کا رکوع تھا اور نہ اصل مسئلہ کا ثبوت تو مل گیا اور اگر فوت شدہ رکعتیں بھی ہوں تو وہ تو پڑھنی ہی پڑھیں گی۔ اصل بات کسی بھی رکعت کے رکوع ملنے کی تھی وہ ثابت ہو گیا اگر اہل حدیث ہو تو مان جاؤ ورنہ اہل خبیث میں اور تم میں کیا فرق ہے؟

مناظرہ ۳۰

مقتدی امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے، خاموش رہے

وہابی: جو شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔ (ابوداؤد، دار قطنی)

سنی: اس حدیث میں وہابی بڑے زور سے بیان کرتے ہیں کہ نماز ہی نہیں ہوتی بغیر فاتحہ کے۔ عرض ہے کہ قرآن میں حکم ہے الاعراف میں کہ جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو۔ لہذا جہری نماز میں قرآن سنو۔ اور سری قرأت میں خاموش رہو۔ تفسیر میں یہی حکم ہے۔ رہی بات حدیث کی تو اس میں منفرد کی نماز نہیں ہوتی فاتحہ کے بغیر جو کہ واجب ہے۔

وہابی: مگر حضور ﷺ دو سکتے فرماتے تھے یعنی کچھ دیر خاموشی ہوتی اس میں پڑھ لے فاتحہ اور جب قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہے اور سنے۔

سنی: شکر ہے اتنا تو مان لیا کہ جب قرآن پڑھا جائے تو پھر امام کے پیچھے نہ پڑھے مگر کتے کی دم ہے جو سیدھی نہیں ہوتی سکتے کا بہانہ کر دیا۔

وہابی: کتنے صحابہ و تابعین کا عمل تھا سکتے میں فاتحہ پڑھتے تھے۔

سنی: صحابہ و تابعین تمہارے لئے حجت ہی نہیں پھر کیوں حوالے دیتے ہو۔

وہابی: اچھا حدیث ہی دیکھ لو اس کی نماز نہیں ہوتی مگر فاتحہ سے۔ موطاء امام

مالک۔

سنی: یہ حدیث قرآن کے خلاف ہے اور دیگر صحیح احادیث کے بھی خلاف ہے تیسرا یہ کہ تم نے آدھی حدیث پڑھی ہے کیوں؟ آگے کے الفاظ ہیں اور ایک سورۃ سے۔اور تم بھی صرف فاتحہ کے قائل ہو دوسری کوئی سورۃ نہیں پڑھتے۔

یہ اور اس جیسی دیگر احادیث منسوخ ہیں آیت قرآنی سے۔جیسے پہلے نماز میں کلام کرنے کی اجازت تھی وہ ختم کر دی گئی پھر قرأت امام کے پیچھے پڑھنے کی ممانعت آگئی اگر تم منسوخ احکام نہیں مانتے تو قبلہ اول کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو کہ حدیث میں حضور ﷺ نے سترہ مہینے قبلہ اول کی طرف رخ انور کر کے نماز پڑھی۔مثال کے طور پر امام سورۃ پڑھ رہا ہو مقتدی آیا شامل ہو گیا ادھر امام رکوع میں چلا گیا مقتدی بھی رکوع میں ہے اب فاتحہ کیسے پڑھے؟

وہابی: ایسی صورت میں فاتحہ معاف ہے۔

سنی: سبحان اللہ چلو مان ہی لیا معاف ہے تو شروع سے امام کے پیچھے معاف ہے مان لو۔امام کی قرأت مقتدی کے لئے کافی ہے۔

امام اعظمؒ کے پاس پچاس آدمی اس مسئلہ کے لئے آگئے آپ نے فرمایا کہ تم اپنے میں سے ایک کو امام بنا لو میں اس سے بات کروں گا۔یہ پچاس کے بولتے ہوئے میں کیسے جواب دوں؟ ان کی سمجھ میں آگئی انہوں نے ایک کو بڑا بنا دیا آپ نے فرمایا مسئلہ حل ہو گیا۔جب بندہ سے بات کرنے کا یہ حال ہے تو اللہ سے بات کرنے کے لئے بھی ایک ہو۔

مناظرہ ۳۱

مساجد میں قبضہ گروپ سے

سنی: یہ مسجد کی جگہ ناجائز طریقے سے لی گئی ہے۔ ایسی جگہ عبادت کیسے قبول ہوگی؟

بدنام: نہیں جناب یہ حکومت کی جگہ ہے ہم نے اجازت سے لی ہے۔

سنی: اجازت نامہ دکھاؤ۔ علاقے کے لوگ جانتے ہیں کہ یہ کچرا کونڈی کی جگہ تھی۔

بدنام: اجازت کے کاغذات کمیٹی صدر کے پاس ہیں۔

سنی: یہ علاقے کے لوگ جانتے ہیں اس لئے بعض لوگوں نے یہاں نماز پڑھنا چھوڑ دی۔

بدنام: کوئی نماز پڑھتا ہے تو پڑھے نہیں پڑھتا نہ پڑھے ہم کو مطلب نہیں۔

سنی: جو مسجد قانونی شرعی طور پر بنائی گئی ہو اس پر قبضے کا کیا جواز ہے؟

بدنام: وہ تو امام اور موذن اور کمیٹی جس کی ہوگی وہی انتظام چلاتے ہیں۔

سنی: امام اور موذن اہل سنت حنفی بریلوی بن کر کئی سال رہتے ہیں جب قبضہ گروپ سے رابطہ کرتے اسلحہ کے زور پر ناجائز مقدمات بنا کر اہل سنت بریلوی کے خلاف ہو جاتے ہیں۔

بدنام: ہم نے ایسا نہیں کیا یہ الزام ہے جھوٹ ہے۔

سنی: اگر یہ سچ ہوا تو آپ مسجد اہل سنت بریلوی کے حوالے کر دیں گے۔

بدنام: جی ہاں بالکل اگر ثبوت ہے تو پیش کردو۔

سنی: مسجد غوثیہ یہ نام صرف اہل سنت بریلوی ہی رکھ سکتے ہیں تم یہ نام رکھ ہی نہیں سکتے۔

بدنام: ہم نے اس کی توسیع کرائی ہے پہلے یہ چھوٹی تھی ہم نے بڑی کر کے خدمت کی ہے۔

سنی: توسیع وتعمیر کرانے سے ناجائز قبضہ جائز اور خدمت بن جاتی ہے؟

بدنام: جب کوئی دیکھ بھال نہیں کرے گا تو ہم نے یہ خدمت انجام دیدی۔

سنی: دیکھ بھال کرنے والوں سے جھگڑا کر کے مسجد سیل کرادی پھر کیس جیت کر حاصل کرلی۔ مسجد کی دکانوں سے لاکھوں روپے کی آمدنی ہوتی ہے اس لئے۔

بخاری شریف کی حدیث ہے جس نے ایک بالشت زمین پر ناجائز قبضہ کیا قیامت کے دن اللہ اس کے گلے میں ساتوں زمینوں کا طوق ڈالے گا۔ ایسی عبادت کس کام کی ہے؟

بدنام: ہم اصلاح کے لئے یہ کام کرتے ہیں قبضہ نہیں کرتے۔

سنی: فساد پھیلانے کو اصلاح کہتے ہو۔ دس بیس سال سے مسجد کا کیس کیوں چل رہا ہے۔ اگر واقعی اصلاح کرتے ہو تو علاقے میں جس کی اکثریت ہے اور جس مسلک والے نے بنائی اس کو دیدو۔

بدنام: اکثریت ہماری ہے تو ہم ہی مسجد چلائیں گے۔

سنی: دوسرے علاقوں سے لوگوں کو بلا کر اپنی اکثریت دکھانا کہاں کا انصاف ہے۔ پھر اسلحہ کی طاقت اور رشوت دے کر مسجد حاصل کرنا سب عبادت برباد ہے۔ دنیا وآخرت میں کیا جواب دو گے۔

مناظرہ نمبر ۳۲

مزارات پر قبضہ گروپ سے مناظرہ

بدنام: یہ اولیاء اللہ ہمارے ہیں ہم ان کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔

سنی: ناجائز قبضہ کر کے کونسی خدمت ہوتی ہے۔ ان بزرگوں کا عقیدہ اہل سنت حنفی بریلوی مسلک کے مطابق تھا علم غیب عطائی، حاضر وناظر، نور، بے مثل بشر، میلاد، گیارہویں، عرس یہ معمولات تمہارے کب سے اور تم ان کے کیسے ہو گئے یہ عقائد واعمال تو تمہارے نزدیک شرک وبدعت ہیں۔

بدنام: محکمہ اوقاف نے ہماری ڈیوٹی لگائی۔ ہم آگئے۔

سنی: تو یہ آمدنی مزارات کی چادریں، پھول، نذرانے، منتیں وغیرہ تمہارے نزدیک حرام ہیں یا نہیں؟

بدنام: اوقاف والوں کے لئے حرام ہیں ہمارے لئے حلال ہیں۔

سنی: سبحان اللہ۔ مزارت کے ساتھ مسجد ہونا یہ طریقہ اہل سنت وجماعت کا ہے آپکا نہیں۔

بدنام: زمانہ بدل گیا اب سب کچھ ہمارا ہے۔

سنی: تو لوگوں کے گھروں اور دکانوں پر بھی قبضہ کرلو کہ یہ بھی تمہارا ہے۔ عرس وغیرہ کو حرام کہتے ہو اور اس کی آمدنی کو حلال سمجھ کر کھاتے ہو شرم کرو۔

بدنام: اصل میں وہ لوگ بھی چندہ دیتے ہیں جن کو معلوم نہیں۔

سنی: ایسا کون ہے جو عرس کو نہیں جانتا۔ اگر وہ بالفرض نہیں جانتا بھی مگر تم تو جانتے ہو کہ یہ مزارات کی کمائی ہے۔

بدنام: ہم اس لئے اس شعبے میں کام کرتے ہیں کہ لوگوں کو شرک سے بچائیں۔

سنی: شرک کیا ہوتا ہے؟ کیسے بچاتے ہو شرک سے تم لوگوں کو کیا معلوم کہ شرک کیا ہے؟ محکمہ اوقاف مزارات پر پردہ کا اہتمام نہ کر سکے اور کیا کریں گے۔

بدنام: لوگ آ کر سجدہ کرتے ہیں قبر والے کو۔

سنی: کون سجدہ کرتا ہے یہ بھی تمہارے لوگوں کی سازش ہے کہ ایک بندہ کو بھیج کر سجدہ کراتے ہو اور کہتے ہو کہ اہل سنت یہ کام کرتے ہیں شرم کرو۔ وہ ملنگ جو چرس پیتے ہیں محکمہ اوقاف نے ان کے لئے کیا بندوبست کیا ہے۔

اگر تم اپنے مولویوں کی کتابوں کو پڑھو وہ تو قبر کی مٹی لے جاتے تھے۔ قبر والوں سے مدد مانگتے، قبر والوں سے اولاد مانگتے سب کچھ قبر والوں سے مانگتے تھے کبھی اپنے گھر کے شرک کو روکا ہے؟ حوالے دیکھانے کو تیار ہیں بشرط توبہ۔

مناظرہ ۳۳

میں کسی فرقے کا نہیں

بس مسلمان ہوں

سنی: جناب حدیث کو مانتے ہیں یا نہیں۔

مسلمین: ہاں احادیث پر میرا ایمان ہے، عمل ہے۔

سنی: تہتر فرقوں والی حدیث پڑھی ہے آپ نے؟

مسلم: ہاں حدیث تو ہے مگر فرقے میں رہنا پسند نہیں۔

سنی: اس حدیث میں کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے ایک جنتی ہے۔ نجات والا۔

مسلم: مجھے آپ نجات والا سمجھ لیں۔

سنی: نجات والا کسی فرقے میں نہیں اب کیسے سمجھ لیں کہ تہتر فرقوں میں ایک یہ بھی ہے اور آپ فرقے میں رہنا پسند نہیں فرماتے۔

مسلم: فرقے کے نام سے مجھے الرجک ہوتی ہے۔

سنی: چلو فرقے کا نام بدل کر جماعت، گروہ، سواد اعظم رکھ لیں۔

مسلم: تو جماعت سمجھ لو یہ صحیح ہے۔

سنی: سیدھی طرح کان پکڑنے کی بجائے گھما کر کان پکڑ ہی لئے۔ اب جماعت کا نام کیا ہے؟

مسلم: مسلمانوں کی جماعت سمجھ لو۔

سنی: آج صدیوں سے ہر جماعت کا نام ہے نشانی ہے، نظریات ہیں۔

مسلم: اگر جماعت میں گیا تو فرقے میں ہو جاؤں گا اس لئے جماعت کوئی نہیں۔

سنی: تو پھر آپ نماز کس کے طریقے کے مطابق ادا کرتے ہیں۔ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی

مسلم: میں مسلم ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر نماز پڑھتا ہوں۔

سنی: یہ چاروں امام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر نہیں؟

مسلم: میں کسی امام کو نہیں مانتا حدیث کے مطابق نماز پڑھتا ہوں۔

سنی: حدیث بخاری کی ہے سولہ سترہ مہینے قبلہ اول کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی اس پر عمل ہے؟ کیا نماز میں کسی قبلے کی طرف منہ کرتے ہیں؟ اور ہاتھ کہاں باندھتے ہیں نماز میں؟

مسلم: خانہ کعبہ کی طرف۔ ہاتھ سینے پر باندھتا ہوں۔

سنی: یہ تو موجودہ فرقوں کی نشانی ہے آپ ایسا عمل کریں جو کسی فرقے کا نہ ہو بلکہ وہ خود ایک فرقہ ہے جو سب سے الگ ہے۔ اگر آپ نماز میں ہاتھ پیچھے کی طرف باندھ لیں یہ کسی فرقے میں نہیں۔

مسلم: آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ میں بغیر فرقے میں رہے زندہ رہ سکتا ہوں۔

سنی: خود آپ جیسی باتیں کر رہے ہیں۔ زندہ رہنا اور بات ہے اعمال کرنے میں کسی نہ کسی کی طرح تو کرنا ہوگا۔ اس طرح تو نماز چھوڑ دیں۔ عبادت چھوڑ دیں ورنہ الگ فرقے بنانے چھوڑ دیں۔

مناظرہ نمبر ۳۴

گستاخ کون؟

دیوبندی: تم سب سے بڑے گستاخ ہو۔

سنی: جناب صرف جھوٹ بولنے سے اور وہ اتنا کہ سچ لگنے لگے یہ طریقہ کس سے لیا ہے آخر گستاخی کیا کر دی؟

دیوبندی: تم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو حضرت، حضرت ابو بکر صدیقؓ کو حضرت، حضرت عمر فاروقؓ کو حضرت، حضرت عثمان غنیؓ کو حضرت، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت مگر اپنے احمد رضا کو اعلیٰ حضرت کہتے ہو یہی وہ گستاخی ہے کہ نبیوں سے صحابہ کرام سے بڑھ کر مانتے ہو اپنے امام کو۔

سنی: اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی ہے۔ جناب ہم اعلیٰ حضرت کو صرف ان کے زمانے کے لحاظ سے ہم عصر علماء میں اعلیٰ حضرت کہتے ہیں یہ ہماری نیت ہے۔ اور کسی کی نیت جانے بغیر حملہ کرنا ظلم ہے بہتان ہے جھوٹ ہے۔

دیوبندی: نیت کچھ بھی ہو جو ظاہر ہے اس پر فتویٰ ہوتا ہے۔

سنی: اچھا تو کبھی بازار میں دیکھا ہے کہ اعلیٰ کپڑے، اعلیٰ مٹھائیاں اعلیٰ سوٹ، اعلیٰ مکان، اعلیٰ دکان، اعلیٰ اجتماع، اعلیٰ درس، اعلیٰ جوتے وغیرہ وغیرہ۔ کیا خیال ہے اور یہ اعلیٰ دیوبندی کی دکان پر بھی لکھا ہے یہ سب گستاخ ہوئے۔

دیوبندی: وہ تو چیزیں ہیں مولوی تو نہیں۔

سنی: حلق میں کیا پھنس گیا صرف مولانا کے لئے اعلیٰ کہنا گستاخ ہونا ہے۔

دیوبندی: جی ہاں سمجھ آگئی۔

سنی: سیدھی انگلیوں سے گھی نہ نکلے تو ٹیڑھی کر لیتے ہیں۔

اٹھاؤ فلاں کتاب قاری طیب دیوبندی کو اعلیٰ حضرت لکھا۔ گنگوہی کو اعلیٰ حضرت فلاں کتاب میں ۱۸ دفعہ لکھا۔ تھانوی کو اعلیٰ فلاں کتاب میں لکھا ہے۔ اور کتنے حوالے مولوی کو اعلیٰ حضرت کہنے لکھنے کے دکھاؤں اب وہ تقریر یہاں دہرادو کہ یہ گستاخ ہیں۔

دیوبندی: میں ابھی آیا ضروری کام یاد آگیا۔

سنی: ارے جناب بھاگتے کہاں ہو؟ حوالے تو دیکھ لو یہ کتابیں موجود ہیں مگر ایسا غائب ہوا کہ پانچ سال ہو گئے پھر سامنے نہ آیا۔

مناظرہ نمبر ۳۵

کنز الایمان میں اللہ تعالیٰ کا ادب

دیوبندی: اس میں اضافی الفاظ سے کلام الٰہی کا حسن خراب کر دیا۔

سنی: زبان سے کہہ دینا الزام اور بہتان لگانا آسان مگر کوئی ثبوت دینا علمی بات کرنا مشکل ہے۔ اور اگر یہی بات آپ کے مسلک کے مترجم میں دکھا دیں کہ اضافی الفاظ لکھیں ہیں تو اپنوں پر بھی فتویٰ لگاؤ گے۔

دیوبندی: وہ تو وہ تو ضروری سمجھنے کے الفاظ ہوں گے۔

سنی: کنز الایمان میں بھی یہی سمجھ لو حالانکہ ترجمہ ہر آیت کا تفسیر سے ثابت ہے اور ان پچیس علوم کے مطابق ہے جو ترجمہ قرآن کے لئے ضروری ہیں۔

دیوبندی: اس میں ایسے ثقیل الفاظ ہیں جو دنیا میں نہیں بولے جاتے۔

سنی: ثقیل ہونا اور بات ہے غلط ہونا الگ بات ہے۔ چلو آپ کے مترجم میں بھی ثقیل الفاظ موجود ہیں کتنے حوالے پیش کریں اور اپنی سزا تجویز کرو۔

دیوبندی: مگر ہم نے ایسے الفاظ سنے ہی نہیں۔

سنی: کنز الایمان سو سال پہلے لکھا گیا اس وقت کے یہ الفاظ بولے جاتے تھے اور کنز الایمان سے پہلے اور بعد کے مترجم کے بھی ایسے الفاظ ہیں جو کبھی کسے نے نہ سنے دو مثالیں دیکھو۔ و مکروا و مکر اللہ۔ پارہ نمبر ۳
اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے۔ محمود الحسن

فریب کیا ان کافروں نے اور فریب کیا اللہ نے۔ عبدالقادر

یہودی چال چلے خدا بھی چال چلا۔ فتح محمد

اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی۔ کنزالایمان، اعلیٰ حضرت۔ مکر فریب، چال یہ اس بے عیب ذات کے لئے اردو ترجمہ کیا۔ کیا جواب دو گے اللہ تعالیٰ کو؟

نمبر۲: ولما یعلم اللّٰہ الذین جاھدوا منکم۔ آل عمران

اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں۔ محمود الحسن

= = = = ۔شاہ عبدالقادر

= = = = ۔فتح محمد

اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا۔ کنزالایمان اعلیٰ حضرت۔

دیوبندی مترجم میں یہ اللہ کی شان ہے کہ علم نہیں؟ اور فریب کرنا یہ تو تم اپنے مولوی کو نہیں کہتے مگر ترجمے میں کیسے لکھ دیا۔ ایک الفاظ کے پانچ دس معنی ہوتے ہیں مترجم کا کام ہے کہ شان الٰہی اور اپنے عقیدہ کے مطابق تفسیر دیکھ لے۔ مگر اسلام کے دشمنوں کو موقع دیا وہ قرآن کے ترجمے پر اعتراض کریں۔

مناظرہ نمبر ۳۶

کنز الایمان ادب کا شاہکار ہے

دیوبندی: اس ترجمے میں بے ادبی بھری ہوئی ہے۔

سنی: صرف جھوٹ بولنا اور الزام لگانا آتا ہے۔ کوئی حوالہ دو غلطی بتاؤ ہم درست کریں گے اور شکریہ ادا کریں گے۔

دیوبندی: ہمارے مولوی صاحب نے کہا تھا اس میں بہت غلطیاں ہیں۔

سنی: ان سے وہ فہرست لے کر دکھاؤ اور ہم سے دیوبندی مترجمین کی 200 آیات میں جو غلطیاں کیں ہیں انکی فہرست لے کر مولوی صاحب کو دو۔ مزا آجائے گا۔

دیوبندی: ہمارے دیوبندی مترجم کی ایک غلطی بتاؤ میں یہ مسلک چھوڑ دوں گا۔

سنی: لکھ کر دیدو۔ ورنہ اپنی زبان پر قائم رہنا۔ دیکھو غلطی، گستاخی، کفر، فنسو اللہ فنسیھم۔ پارہ نمبر ۱۰ سورۃ توبہ آیت نمبر ۶۷

یہ لوگ اللہ کو بھول گئے اور اللہ نے ان کو بھلا دیا۔ فتح محمد، ڈپٹی نذیر احمد۔

وہ اللہ کو بھول گئے، اللہ ان کو بھول گیا۔ عبدالقادر، رفیع الدین۔ محمود الحسن۔

وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔ اعلیٰ حضرت، کنز الایمان

اللہ تعالیٰ بھولنے سے پاک ہے اور یہ بھولنے والا عقیدہ شیعہ مذہب کا ہے۔ بتاؤ کوئی مسلمان ایسا عقیدہ اور ترجمہ کر سکتا ہے کیا ایسا ترجمہ پڑھ کر جو یقین کرے گا اس

کا ایمان ختم ہو جائے گا۔

دیوبندی: تفسیر میں لکھا ہے کہ اللہ بھولنے سے پاک ہے۔

سنی: سبحان اللہ۔ ترجمہ کرتے وقت عقیدہ الگ اور تفسیر کرتے وقت عقیدہ الگ۔

مطلب یہ کہ ترجمہ میں گستاخی کرو کفر کہو اور تفسیر درست کر دو۔ ابھی تفسیر کی بات ہی نہیں ابھی تو ترجمہ کی بات ہے۔ جتنے لوگ یہ ترجمہ دیکھ پڑھ کر ایسا عقیدہ رکھیں گے وہ گمراہ ہوں گے ان کا وبال ترجمہ کرنے والے پر ہے۔ بتاؤ کنزالایمان کے اس ترجمے میں ادب ہے یا نہیں؟

دیوبندی: میں اپنے علماء سے پوچھوں گا کہ اپنے عقیدہ کے خلاف ترجمہ کیوں کیا؟

سنی: اس ترجمہ کو دیکھ کر پنڈت نے اعتراض کیا جو خدا ہو کر بھول جائے اس کو دور سے سلام۔ بتاؤ غیر مسلموں کو کیا جواب دو گے۔ کسی دیوبندی نے اس ہندو کو جواب نہ دیا مگر اہل سنت نے ایسا جواب دیا کہ دم دبا کر بھاگا۔

دیوبندی مفتی سے پوچھو کہ جو یہ کہے کہ خدا بھول گیا۔ اس پر شرعی فتویٰ کیا ہے؟ وہ بھی جواب دے گا کفر ہے۔ آزما کر دیکھ لو۔ بلکہ دیوبندی کا پرانا فتویٰ موجود ہے کفر کا۔

اب سوچو ترجمہ درست تو عقیدہ درست ترجمہ غلط تو عقیدہ غلط ہے یا نہیں۔

دیوبندی: اچھا میں پوچھ کر آتا ہوں؟

مناظرہ نمبر ۳۷

کنز الایمان ترجمہ

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کے ترجمہ کہ خاص طور پر نشانہ بنانے والے کچھ غیر تو ہیں کچھ صلح کلی نام نہاد وہ بھی میدان میں آ گئے ان میں ایک بندے سے بات ہوئی کہ سورۃ فتح آیت ۲ میں حضور علیہ السلام کے الزامات مٹانے اور دور کرنے کا ترجمہ کر دیا جائے جو کہ ذنب کا معنی ہے۔ اس طرح جھگڑا ختم ہو جائے گا۔

سنی: جھگڑا ختم کرنا یا کرانا بے شک اچھا اقدام ہے۔ مگر دو میں جھگڑا ختم کراؤ لیکن یہاں تین گروپ ہو گئے۔ اب تو جھگڑا اور بڑھ گیا۔ اب اگر کوئی چوتھا گروپ فیصلہ کرانے آئے تو وہ ان تین میں جھگڑا ختم کرے گا یا چوتھی تجویز، ترجمہ، تفسیر الگ سے پیش کرے گا؟ اسی طرح تیسرے گروپ کو ان دو میں جھگڑا ختم کرانا تھا اور حق کا ساتھ دینا تھا۔

صلح کلی: ارے جناب جب ذنب کا معنی الزامات بھی بنتا ہے تو کیا حرج ہے۔

سنی: تم اپنی علمی دھونس جما رہے ہو۔ جھگڑا ختم نہیں کرا رہے۔

صلح کلی: ذنب بمعنی الزام کرنے سے جھگڑا بھی ختم ہو گیا اور ایک اچھا نکتہ بھی ہے۔

سنی: یہ تو سمجھ لیا کہ دو کا جھگڑا تھا وہ تو ختم ہوا نہیں تیسرا گروپ بن گیا۔

یہاں الزام کا ترجمہ درست نہیں۔ مفسرین کے اصول کے خلاف ہے۔ سیاق وسیاق

کے خلاف ہے۔ کیا اعلیٰ حضرت کو ذنب بمعنی الزام نظر نہ آیا؟ کیا حضرت نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ نے یہ نہیں کہا کہ ہم نے بہت غور کیا۔ کنز الایمان میں کسی دوسرے لفظ کو لکھیں مگر فٹ نہیں ہوتا جو اعلیٰ حضرت کا ترجمہ ہے وہ ہی درست ہے۔

مفسرین نے یہ فیصلہ دیا کہ جو معنی سورۃ محمد ﷺ میں ہوگا وہی سورۃ فتح میں ہوگا۔ اب اپنی آنکھوں سے تجربہ کر کے دیکھو ذنب کا معنی الزام سورۃ محمد میں نہیں آسکتا تو سورۃ فتح میں بھی نہیں آسکتا۔ تمام ملا کر بیس غلطیاں ہوں گی۔ اگر ذنب کا معنی فتح میں الزام کرو گے جس کا دل چاہے تفصیل سے بات کرے۔

صلح کلی: واقعی غلطی ہے۔ اور جھگڑا ابھی ختم نہیں ہوا۔ میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مناظرہ نمبر ۳۸

کنزالایمان ترجمہ پر مناظرہ

سنی: بدعقیدہ کے تراجم غلط اور بے ادبی والے ہیں جن کی تعداد 200 آیات ہیں۔ جس کا دل چاہے ہم سے فہرست طلب کرلے ہم دکھانے کو تیار ہیں۔

دیوبندی: احمد رضا کا ترجمہ غلط ہے اس کو درست کرو سورۃ فتح میں۔

سنی: ہمارا تو اعلان ہے کہ کنزالایمان کی غلطی بتاؤ ہم درست کریں گے انعام دیں گے۔

دیوبندی: حضور علیہ السلام کی جگہ امت کے گناہ معاف کرنے والا کردیا۔

سنی: اگر یہ غلطی ہے تو اعلیٰ حضرت نے پچیس تفاسیر سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد امت ہے اور معصوم نبی ﷺ کا عقیدہ قطعی ہے اور شفاعت کے عقیدہ پر اجماع ہے۔ اعلیٰ حضرت نے دونوں عقیدوں کا تحفظ کیا۔

دیوبندی: مگر آیت کا ترجمہ گناہ والا بنتا ہے۔

سنی: جاہل لوگو! یہ بھی نہیں معلوم کہ اس کی تاویل کرنے پر سب مفسرین کا اتفاق ہے اور ایسا ہر وہ لفظ جس سے نبی ﷺ کی شان میں ترجمہ کرنے سے بے ادبی ہو بچنا واجب بلکہ فرض ہے اگر ترجمہ کرنے سے اور ایک لفظ کے ایک ہی معنی لینے سے گمراہ ہو جائے تو وہ منظور ہے یا مفسرین کے اصول پے چلنا بہتر ہے۔

دیوبندی: لیکن ہمارے علماء نے تفسیر وتشریح میں عصمت النبی ﷺ کا بیان کیا ہے اور مانتے ہیں۔ مگر ترجمہ میں خطا کار، گناہ گار، قصوروار، خلاف اولیٰ ہی لکھا ہے۔

سنی: ذنب کا معنٰی خلاف اولیٰ دنیا کی کسی لغت میں نہیں۔ اور اگر تاویل کر لی تو ادب والی کرو جو کنزالایمان میں ہے۔ اور تفسیر میں معصوم مانتے ہیں مگر ترجمہ کرتے وقت گناہ گار۔ معاذ اللہ۔ جو بات قطعی عقیدہ کے خلاف ہو اب مسلمان کہاں رہا؟ جب اجماع کے خلاف کرنے والا گمراہ ہوگا۔ یہ ایسا ہوا کہ ترجمہ میں شراب حلال کر دو۔ تفسیر میں حرام لکھ دو۔ جب ایسا نہیں کر سکتے تو ویسا بھی نہیں کر سکتے۔ لہٰذا جو مفسرین امت کے گناہ کی مغفرت حضور ﷺ کے وسیلے سے مانتے ہیں ان پر کیا فتویٰ ہے؟

دیوبندی: بس جو ہمارے مولوی نے لکھ دیا وہ صحیح ہے باقی سب غلط ہے۔ اچھا خدا حافظ

مناظرہ نمبر ۳۹

کنز الایمان

دیوبندی: تمہارے کاظمی صاحب نے کنز الایمان کے خلاف ترجمہ کیا ہے۔

سنی: قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے کنز الایمان کے خلاف کوئی ترجمہ نہیں کیا بلکہ کاتب کی غلطی کی بھی خواب میں آکر نشاندھی کردی۔ اور وہ منسوب ہوگیا۔ ورنہ مفتی اقبال صاحب ملتانی سے سہو یا تسامح ہوا جس میں خلاف اولی والا معنی نقل کردیا اور اس کا ثبوت خود مفتی اقبال صاحب کی تحریر و دستخط کے ساتھ موجود ہے۔ اسی لئے دیگر علماء کو حقیقت حال معلوم نہ ہوسکی۔ ورنہ اب تو سب کو معلوم ہوگیا کہ مفتی اقبال صاحب سے غلطی ہوئی ہے۔

دیوبندی: چلو مفتی اقبال بھی تو بریلوی ہیں۔ یہ بھی تمہارے ہیں۔

سنی: جی ہاں ہمارے ہیں لیکن غلط بات غلط ہے چاہے کوئی کہے۔ تم یہ بتاؤ کنز الایمان میں کوئی غلطی ہے۔

دیوبندی: اب تم خلاف اولی کو گستاخی بے ادبی نہیں کہہ سکتے۔

سنی: تم اس خلاف اولی کی آڑ میں گستاخی کرتے ہو وہ ہی راعنا کی طرح تو ایسے الفاظ کا قرآنی حکم **لا تقولوا راعنا و قولوا انظرنا**۔ جب منافق بھی اقرار کرلے کہ خلاف اولی کی آڑ میں بے ادبی کرتے ہیں۔ تو کسی مسلمان مولوی کو اب خلاف اولی کی اجازت یا درست کہنے کی گنجائش کہاں۔

دیوبندی: خلاف اولیٰ تو بہت اعلیٰ چیز ہے جس سے حضور ﷺ کی مغفرت بخشش ہوئی۔

سنی: ہر گستاخی کو تم اعلیٰ چیز کہتے ہو اور بخشش کی بات کرتے ہو۔ ظالموں بخشش کسی جرم وخطا کی ہوتی ہے جب وہ معصوم ہیں تو بخشش کس چیز کی؟ حضور ﷺ نے امت کی تعلیم کے لئے استغفار فرمایا۔ یہ جاہل سمجھے کہ کسی خطاء کی وجہ سے ہے۔ پھر کہتے ہیں فلاں حدیث ہے حضور ﷺ کے ذنب ہیں۔ آیت میں حدیث میں تاویل ہوگی اور وہ ادب والی ہو۔ جو ذنب کے حوالے دیتے ہیں وہ گناہ گار نہیں مانتے۔ مگر کیوں ذنب کے حوالے ڈھونڈتے ہیں۔ شاید اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

مناظرہ نمبر ۴۰

کنز الایمان ترجمہ پر اعتراض

وہابی: اس ترجمہ میں سورۃ شوریٰ پارہ نمبر ۲۵ میں تحریف کی گئی ہے یہ کہ "اور اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت وحفاظت کی مہر فرمادے۔" اس میں رحمت وحفاظت کے الفاظ تحریف ہیں۔ نہ کسی تفسیر میں ہیں۔

سنی: شاید تحریف کے معنی بھی معلوم نہیں بس بہتان لگانا ہے۔ اور اگر تفسیر سے یہ معنی دکھادیں تو توبہ کا اعلان کر کے وہابیت چھوڑ دو گے۔

وہابی: جاء الحق میں لکھا ہے کہ

سنی: خبر دار ایک بات کرتے ہوئے دوسری طرف جانا تمہارے بڑوں نے یہی سکھایا۔ جب ایک مسئلہ شروع کیا ہے تو اس پر بات کرو۔ فقیر تم کو ادھر جانے نہیں دے گا۔

وہابی: ٹھیک ہے اس آیت پر بات کرو یہ اضافی الفاظ کیوں لگائے۔

سنی: پہلے اس کو تحریف کہا۔ اب اضافی کہتے ہو شرم کرو۔ ایسے الفاظ اضافی دیگر تراجم میں موجود ہیں بتاؤ کتنے حوالے دکھاؤ بشرط توبہ۔

وہابی: اس آیت کا درست ترجمہ یہ ہے۔ سو اللہ چاہے مہر کردے تیرے دل پر محمود الحسن

سنی: اس میں مہر کا ذکر ہے بتاؤ مہر کی کتنی قسمیں ہیں۔ اور یہاں کونسی مراد ہے۔

وہابی: بس مہر کا ذکر ہے اگر چاہے تو لگا دے۔

سنی: جو اللہ چاہے لگا دے۔ مگر کونسی۔ دو قسم کی مہر کا ذکر قرآن میں ہے ایک ختم نبوت والی۔ دوسری کفار پر سورۃ بقرہ میں۔ یہ دونوں لگ چکی ہیں اب یہاں جو مہر کا ذکر ہے وہ حضور ﷺ کی شان و عظمت رحمت کے مطابق ہو سکتی ہے۔

وہابی: آخر یہ رحمت و حفاظت کی مہر کب لگے گی۔

سنی: یہ اعتراض ہم پر نہیں اللہ پر اور قرآن پر ہے۔ وہی جواب اور بدلہ دے گا۔ تمھارے مترجم نے تفاسیر دیکھنے کی زحمت گوارہ نہیں کی یہ معنیٰ تفسیر جلالین میں بھی ہے۔ دوسرا یہ کہ تم حضور ﷺ پر اللہ کی رحمت ہر وقت مانتے ہو یا نہیں؟ کس دلیل سے؟

وہابی: اللہ کی رحمت و حفاظت ہر وقت ہے اور یہ ثابت ہے قرآن سے۔

سنی: اے نادان خود مان لیا۔ یہی بات اعلیٰ حضرت نے کر دی تو گستاخ ہو گئے۔ اگر یہ گستاخی ہے تو تم برابر کے شریک ہو اور قرآن سے مان رہے یہی دلیل ہماری سمجھ لو۔ اور تحریف دیکھو کاش اپنے گھر کی خبر لیتے۔ محمود الحسن نے آیت بنائی من گھڑت اور وہابیوں نے پول کھول دیا۔ اور وہابیوں نے الگ آیت بنائی دیوبندی نے پول کھول دیا کہ ایسی آیت پورے قرآن میں نہیں۔ ابھی حوالہ دکھاتا ہوں ابھی توبہ کرو۔

وہابی: میں کل ملوں گا مجھے جانا ہے۔

سنی: مگر اس بے کل کی کل نہ آنا ہو!

مناظرہ نمبر ۴۱

کنز الایمان خاتم ترجمہ قرآن ہے

سنی: ان المنفقین یخدعون اللہ وھو خادعھم پارہ نمبر ۵ سورۃ نساء آیت نمبر ۱۴۲۔

اللہ۔ وہ ان کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے۔ محمود الحسن۔

اللہ نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ مودودی۔

اللہ۔ وہ ہی ان کو دغا دے گا۔ عبد القادر۔

اللہ۔ وہ فریب دینے والا ہے ان کو۔ رفیع الدین۔

اللہ بھی ان کو دغا دے گا۔ عاشق الٰہی میر بھٹی۔

اللہ۔ وہ ان کو فریب دے رہا ہے۔ نذیر احمد۔

اللہ۔ انہیں دھوکے میں ڈالنے والا ہے۔ فتح محمد جالندھری۔

اللہ۔ وہ ہی ان کو غافل کر کے مارے گا۔ اعلیٰ حضرت۔ کنز الایمان۔

مسلمانو! دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیے یہ اللہ کی شان ہے؟ یہ الفاظ کسی مولوی کے لئے استعمال کر کے دیکھو ابھی وہ آپے سے بلکہ پاجامے سے باہر آجائے گا۔ شاید خون خراب ہو جائے مگر ان تراجم کرنے والوں کا قلم اور ہاتھ نہیں لرزا نہ کانپا کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔ غیر مسلموں کے ہاتھ میں ہتھیار دے رہے ہیں کہ خوب گستاخیاں کرو اور جب بات آجائے کسی انجام پر تو وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اپنے مسلمان علماء کے ترجمے دیکھو۔

اللہ کو دھوکہ فریب دغا دینے والا لکھا ہے۔ یہ جواب ہے ان مرکز مٹی میں ملنے والوں کے پاس اور جو زندہ ہیں ان تراجم کی حمایت کرنے والے اور وہ جو شائع کر رہے ہیں ایسے تراجم کی گمراہی کے ذمہ دار کون ہیں؟ کتنے اس ترجمے پر یقین رکھ کر گمراہ ہوں گے؟ ہے کوئی دیوبندی مفتی مدرس غیرت مند توحید کا پرچار کرنے والا، حلال کی ماں کا دودھ پینے والا کیا منہ لے کر جاؤ گے؟ ساری عبادت، تبلیغ برباد ہے یا نہیں؟ ترجمہ درست تو عقیدہ، فتویٰ، مسئلہ ایمان، اعمال درست اگر ترجمہ ہی گستاخی والا ہے تو سب غلط اور اعمال برباد ہیں یا نہیں؟

دیوبندی: یہاں ہم منہ دکھانے کے قابل نہیں۔ ہمارے بڑوں نے ایسی غلطی کی ہے یہ اللہ کی شان نہیں۔

سنی: اب بھی وقت ہے اس غلطی کو اعلانیہ توبہ کر کے درست کر دو۔ کیونکہ آج تمہاری ذمہ داری ہے۔ تم سے بھی پوچھا جائے گا۔ کیا جواب جرم دو گے خدا کی بارگاہ میں۔

دیوبندی: میری نماز کا وقت ہو گیا میں چلتا ہوں۔

سنی: ایمان کے بغیر کوئی عبادت کام نہیں آئے گی۔ ذرہ ذرہ کا حساب دینا ہوگا۔

مناظرہ نمبر ۴۲

کنزالایمان درست ترجمہ ہے

وہابی: اس ترجمے میں تحریف کی گئی ہے۔

سنی: کیا تحریف کی ہے جناب؟

وہابی: یا ایھا النبی کا ترجمہ غیب کی خبریں دینے والے۔ جو غلط ہے۔

سنی: پہلے تم نے تحریف کہا اب غلط کہتے ہو۔ چلو کیسے غلط ہے۔ لغت کے حوالے سے یا تفسیر کے حوالے سے؟

وہابی: نبی کا معنی خبر دینے والا ہے غیب کا اضافہ غلط ہے۔

سنی: جب یہ مان لیا کہ خبر دینے والے تو کس کی جنت کی جہنم کی قبر کی حشر کی یہ سب غیب نہیں تو کیا ہے۔

وہابی: اس جگہ نہیں ہے دوسری جگہ ہوگا۔

سنی: سبحان اللہ! ہر جگہ الگ الگ معنی کروگے جب تفسیر میں بھی یہی، لغت میں بھی یہی ہے تو پھر ذرا سوچو غیب پر ایمان رکھنا ہے کس کے کہنے پر اگر غیب عطائی کی نفی کروگے تو مسلمان کیسے ہوگے؟

وہابی: ایک معنی اور ہے نبی کا بلند درجہ والے

سنی: مگر یہ معنی بھی تمہارے عقیدہ کی موت ہے اور اس لئے تم اس پر زور دینا چاہتے ہو کہ لفظ یا نہ لگانا پڑے۔ مگر یاایھا النبی تو قرآن میں ہے۔ کبھی اپنے

رشتے داروں کے تراجم دیکھیں جنہوں نے یاایھا النبی کے ترجمے میں لکھا: یا نبی۔ تھانوی۔ محمود الحسن، عبدالقادر، رفیع الدین۔ ان کو نبی کے لفظ کا معنی ترجمہ بھی نہیں معلوم تھا۔ یا پھر تنگ نظری اور بدعقیدگی کی وجہ سے کیا۔ عربی کا لفظ ہے نبی۔ اس کا اردو ترجمہ کیوں نہ کیا؟ نبی کی شان کو گھٹانا اس سے بڑی تحریف اور کیا ہوگی؟

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

ہمارا اعلان عام ہے کنزالایمان کی غلطی بتاؤ ہم درست کریں گے۔ شرط یہ ہے کہ اپنے تراجم بھی پیش کرنا تاکہ موازنہ کرنے میں آسانی ہو۔

مناظرہ نمبر 43

کنز الایمان میں انبیاء علیہم السلام کا ادب

دیوبندی: ہم کو تو اس میں کوئی ادب نظر نہیں آیا۔

سنی: ادب والے کو ادب نظر آتا ہے بے ادب کو کیسے نظر آئے دیدہ کور کو کیا نظر آئے وہ کیا دیکھے۔

سورۃ یوسف۔ ضلالك القديم: تو اپنی اس قدیم غلطی میں ہے۔ محمود الحسن، عبدالقادر۔ فتح محمد

تو اپنے اس پرانے غلط خیال میں ہے۔ تھانوی

آپ اپنی اس پرانی خودوارفتگی میں ہیں۔ کنز الایمان۔ اعلیٰ حضرت

نمبر۲: سورۃ الانبیاء۔ پارہ نمبر ۱۷ فظن ان لن نقدر

پھر سمجھا کہ ہم پکڑ نہ سکیں گے۔ محمود الحسن۔ عبدالقادر

قابو نہ پاسکیں گے۔ فتح محمد

گمان کیا کہ ہم تنگی نہ کریں گے۔ کنز الایمان۔ اس آیت میں آگے کا ترجمہ دیکھیں۔

نمبر۱: بے شک میں قصوروار ہوں۔ عبدالماجد، فتح محمد، مودودی۔

نمبر۲: میں تھا گنہگاروں سے۔ محمود الحسن تھانوی

نمبر۳: بے شک مجھ سے بے جا ہوا ہے۔ کنز الایمان۔

فلا تکونن من الممترین ۔ پارہ نمبر۲۔ تو نہ ہو شک لانے والا۔ محمود الحسن، فتح محمد ۔

ہرگز شک وشبہ کرنے والوں میں شمار نہ ہونا۔ تھانوی، عبدالماجد۔

(اے سننے والے) خبردار تو شک نہ کرنا۔ کنزالایمان

و وجدك ضالا فهدی۔ پارہ نمبر ۳۰: پایا تجھ کو بھٹکتا۔ محمود الحسن، عبد القادر، وحید الزمان

اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ کنزالایمان

و استغفر لذنبك و للمومنین و للمومنات: اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کے۔ رفیع الدین۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ فتح محمد، عبد القادر۔ اپنی خطا کی معافی مانگتے رہے۔ تھانوی۔ اپنے خاصوں و عام مسلمانوں مردوں و عورتوں کے گناہ کی معافی مانگو۔ کنزالایمان۔

دیوبندی: جو ہمارے بڑوں نے کیا وہ صحیح ہے۔

سنی: یہ الفاظ تو تم اپنے مولویوں کے لئے بھی استعمال نہیں کرتے اور تمہارے عقیدہ کے بھی خلاف ہیں۔

مناظرہ نمبر ۴۴

اعلانیہ دعوت مناظرہ

ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب کو

ڈاکٹر اسرار احمد کو

جاوید غامدی کو

شیخوپوری کو دیگر اسکالر پروفیسر ڈاکٹرز وغیرہ کو ایسی خواتین جو اسلام کے عقائد و اعمال کے خلاف تقریر کرتی ہیں ان سے صرف تحریری دعوت مناظرہ ہے۔

باقی مرد حضرات سے آمنے سامنے بیٹھ کر مناظرہ کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

بلکہ دنیا میں جہاں چاہیں مناظرہ کر لیں شرائط طے کر کے۔

ٹی وی چینلز پر آ کر غلط باتیں کرنے والے۔

اسکول، کالجز میں غلط لیکچرز دینے والے۔

مسجد، مدرسہ، دار العلوم اور گھر کی چار دیواری میں بیٹھ کر لوگوں کو گمراہ کرنے والوں کو بھی دعوت مناظرہ ہے۔ وہ لوگ جو ترجمہ غلط کرتے ہیں اور غلط تراجم کو جان بوجھ کر پھیلاتے ہیں۔ شائع کرتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کو فریب دھوکہ دینے والا لکھا وہ توبہ کریں۔ خدا کا خوف کریں شرم کریں۔ ورنہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔

ذاکر نائیک بھی غلط تراجم پڑھتا ہے اور دنیا نے اس کی سی ڈی دیکھی جس میں اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کی ہے۔ بے شمار لوگ اس کو سنتے تھے

انہوں نے اس پر لعنت کی اور اس کو سننا چھوڑ دیا۔ دوسرا ڈاکٹر نے یزید پلید ملعون کی تعریف کی تھی جس سے دنیا کے مسلمانوں میں غم وغصہ پایا گیا۔

ہم ان تمام ٹی چینلز کو تنبیہ کرتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ غلط تراجم فوراً بند کریں اور ایسے تراجم شائع کرنے والوں کو سزا دیں۔ جس کا دل چاہے ان مترجم کے غلط تراجم کی فہرست حاصل کرے۔

مناظرہ نمبر ۴۵

عیسائی سے چاند پر جانے کے بارے

عیسائی: تم مسلمان آپس میں لڑتے رہو ہم تو چاند پر پہنچ کر جھنڈا لگا کر آ گئے۔

سنی: ہم مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی سازش کرنے والو! یہ جھوٹ ہے۔

عیسائی: ہم ثابت کر سکتے ہیں کہ ہم چاند پر گئے ہیں۔

سنی: اخبارات نے پول کھول دیا بلکہ ناسا کے لوگوں نے بھی مان لیا یہ جھوٹ ہے۔

عیسائی: ہمارے پاس ثبوت ہیں۔

سنی: کیا ثبوت ہیں؟ بتاؤ۔ اب تو تمہارے کارٹون بھی چاند پر کھیلتے نظر آتے ہیں۔ ٹی وی پر اگر یہ اتنا ہی آسان ہے تو تمہارے جانے کا کیا فائدہ ہوا۔

عیسائی: کارٹون کی فلمیں چھوڑو۔ ہم وہ پتھر جو لائے ہیں چاند پر سے وہ دیکھ لو۔

سنی: یہی وہ کمزور دلیل ہے کہ پتھر چاند پر کہاں سے آ گئے۔ چاند تو نور ہے کوئی نوری ٹکڑا لاؤ اگر سچے ہو۔

عیسائی: اگر یہ پتھر چاند کے نہیں تو کہاں سے آئے؟

سنی: یہ تو لانے والے بتائیں۔ ہم تو چاند کو نوری ثابت کر دیتے ہیں قرآن میں بھی ہے۔ اور تمہاری بائبل میں بھی ہے اب اگر اپنے مذہب کی کتاب مانتے ہو تو چاند نوری ہے اگر چاند پر جانا ثابت کرتے ہو تو مذہب چھوڑ کر

مان لو۔ پھر بھی چاند پر جانے کا ثبوت دینا ہوگا۔

عیسائی: چاند پر جا کر چہل قدمی کی وہاں سے بات کی۔ جھنڈا لہرایا ساری فلم موجود ہے یہ کون سے سٹوڈیو میں جا کر فلم بنائی چاند پر ہوا نہیں جھنڈا کیسے ہل رہا تھا یہ وہ جھوٹ ہے جس سے دیکھنے والے قیامت کی نظر رکھتے ہیں قومی اخبار میں تفصیل سے جھوٹ ہونا بتایا۔ ہاں تمھارے چاند پر جانے کے مذاق سے روس سے آگے نکلنے کے مقصد سے یہ فائدہ ہوا کہ معجزہ شق القمر کی تصدیق ہوگئی۔ اس چاند پر دراڑ لکیر جو الگ ہو کر دو ٹکرے ہوا تھا ثابت ہو گیا تمہارے منہ سے حالانکہ امریکی عوام کی اکثریت چاند پر جانے کو نہیں مانتی کیمرے کے ایکسپرٹ پروڈیوسر نے وہ فراڈ بیان کر دیے جو زمین پر فلم بنانے کے ثبوت ہیں اور دس افراد میں ایک نے پول کھول دیا کہ چاند پر جو درجہ حرارت بتایا 180F ہے اس درجہ حرارت میں کوئی فلم نہیں بن سکتی یہ کیسے بن گئی دوسرا چاند پر ستارے نظر آنے چاہیے مگر کوئی ستارہ فلم میں نہیں بتاؤ آسمان کے ستارے کہاں گئے تھے۔

عیسائی: اچھا میں ناسا جا کر تحقیق کرتا ہوں۔

سنی: ضرور جائیں اور یہ باقی فراڈ تو سن لیں مگر وہ چلے گئے۔

مناظرہ نمبر ۴۶

یہودی سے زمین گھومنے کے بارے

سنی: سائنس دانوں کا یہ نظریہ غلط ہے کہ زمین گردش کر رہی ہے بلکہ ساکن ہے۔

یہودی: ہمارے سائنس دانوں کا فیصلہ ہے جو غلط ہو نہیں سکتا۔

سنی: یہ انسانی تحقیق بدلتی رہتی ہے اور غلط فیصلے کرتے رہتے ہیں مگر قرآن کا فیصلہ سچا ہے اس سے ثابت ہے کہ زمین ساکن ہے۔ چاند سورج ستارے گردش کرتے ہیں۔

یہودی: ہم نے تمام کالجز، سکول کے کورس میں اور نوجوانوں کے دماغوں میں بھر دیا ہے کہ زمین گردش کرتی ہے۔ آسمان نو ہیں۔

سنی: مسلمانوں کا ایمان قرآن و حدیث پر ہے اور آسمان سات ہیں۔ تمہارا آسمانوں کو نو بتانا جھوٹ ہے۔ یہ سائنس دانوں کی تحقیق ہے کبھی وہ سات مانتے ہیں کبھی نو مانتے ہیں۔ ہمارے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے قرآن و حدیث سے ثابت کیا اور ایک سو پانچ عقلی دلیلوں سے بھی ثابت کیا کہ زمین ساکن ہے۔ یہ کتاب اردو اور انگریزی میں بازار میں ملتی ہے۔ اہلسنت کے مکتبوں پر بھی ہے۔

یہودی: ہم نے یہ بات اس طرح بیان کی جیسے سب سے بڑا سچ ہو۔

سنی: تم سے اور امید بھی کیا ہے کہ مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا ہی تمہاری زندگی کا

مقصد ہے۔ اسی لئے قرآن وحدیث کے خلاف ہمارے نوجوانوں کا برین واش کرتے ہو۔ اور اپنے مقولے پر عمل کرتے ہو کہ اتنا جھوٹ بولو کہ سچ لگنے لگے۔

مگر مسلمان کی تو فطرت ہے کہ وہ قرآن کے خلاف ہر فیصلے کو جوتے کی نوک پر رکھتا ہے جو چیز ہمارے قرآن سے ٹکرائے گی ہم نہیں مانتے۔

تم نے ساری ایجادات قرآن سے اور مسلم سائنس دانوں کی کتب سے نکالی ہیں لیکن پھر بھی احسان فراموش ہو۔ مگر ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ باتیں جو تم قرآن کی نہیں مانتے اس کو سائنس نے منوا دیا جس سے اسلام کی حقانیت اور ظاہر ہوگئی۔

یہودی: میں تم سے زیادہ بات کرنا نہیں چاہتا بلکہ میں چلتا ہوں۔

سنی: مسلمان طلبہ وطالبات! غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ اپنے قرآن و حدیث کی معلومات حاصل کرو۔

مناظرہ نمبر ۴۷

اسلام اور سائنس

انگریز: سائنس ہی سب کچھ ہے بس میں تو یہ مانتا ہوں۔

سنی: پہلے اسلام ہے پھر بعد میں کچھ اور ہے۔

انگریز: یہ ترقی ایجادات سے ہی دنیا کامیاب ہے۔

سنی: اس ترقی ایجادات سے پہلے بھی دنیا والے زندہ تھے بلکہ وہ دن دیکھو جب سائنس کی بات کرنا بھی جرم تھا۔ امریکہ وجرمنی میں جس نے سائنس نے بات کی اس کا جنازہ نکال دیا جاتا تھا اور سائنس کو مذہب کے خلاف کہا جاتا تھا۔ خاص طور پر یہودی مذہب والے۔ آج اپنے مذہب کو پس پشت ڈال کر کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔

انگریز: ہر طرف روشنی ہی روشنی ہے۔

سنی: وہ اندھیرے ہی بھلے تھے کہ قدم راہ پر تھے
روشنی لائی ہے منزل سے بہت دور مجھے

انگریز: اسلام سائنس کے خلاف ہے۔

سنی: یہ غلط ہے کہ اسلام سائنس کے خلاف ہے بلکہ بعض سائنس دان اسلام کے مخالفت کرتے ہیں۔ ورنہ ترقی ایجادات سے مسلمانوں کو بھی فائدہ ہے۔ اور سائنس دان نے وہ باتیں بھی مان لیں جو اس سے پہلے یہودی ماننے کو

تیار نہ تھے۔ واقعہ معراج شریف، معجزہ شق القمر، سورج کا واپس آنا، چاند کا کھلونا بن جانا ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ اس طرح وضو نماز، تیمم، طہارت وغیرہ کے احکام آج سائنس ان کے فائدے بتارہی ہے۔ ابھی حال ہی میں 2009ء میں جاپان نے تحقیق کی کہ ایک عام پانی ہے اور ایک پانی پر قرآن پڑھ کر دم کیا تو بتایا گیا کہ دم کیا ہوا پانی طاقت، شفا اور غذا سب میں سادہ پانی سے افضل ہے۔ اسی طرح آب زم زم پر تحقیق ہوئی جس سے دنیا حیرت میں ہے اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے وہ فائدے بیان کئے جو آج سائنس دان کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آج کی سائنس نے یہ ترقی جو کی ہے وہ مسلم سائنس دانوں کی کتب سے سرقہ کیا ہے۔

آؤ تم کو دعوت دیتے ہیں چاند اور سورج پر جانے کی کوشش کرنے والو! اس آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اور قدموں میں آجاؤ جن قدم مبارک میں چاند سورج آ گیا۔ سبحان اللہ

مناظرہ نمبر ۴۸

تبلیغی جماعت کون ہیں؟

دیوبندی: جناب تھوڑی دیر کے لئے آئیں دین کی باتیں سیکھیں۔
سنی: آپ نے سیکھ لیں دین کی باتیں عقائد کیا ہوتے ہیں؟
دیوبندی: عقائد تو نہیں سیکھے بس نماز وغیرہ کے مسائل جانتے ہیں۔
جس کو عقائد معلوم نہ ہوں اس کی نجات کیسے ہوگی؟
دیوبندی: وہ بھی سیکھ لیں گے۔آپ آئیں تو سہی۔
سنی: آپ کا تعلق کس جماعت فرقہ سے ہے؟
دیوبندی: ہمارا تعلق کسی فرقہ سے نہیں ہم تو سیدھے سادے مسلمان ہیں۔
سنی: حیرت ہے دیوبندی مسلک جماعت فرقہ میں ہے اور جھوٹ بول رہے ہیں۔اگر یہ تبلیغ ہے جس میں جھوٹ ہے تو اس تبلیغ کا کیا فائدہ؟
دیوبندی: اصل میں ہم کسی چکر میں بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔
سنی: تو پھر دیوبندی تبلیغی جماعت میں کیوں ہیں۔پھر جھوٹ بول رہے ہیں۔
دیوبندی: ہم تو اپنے بزرگوں کے راستے پر چل رہے ہیں۔
سنی: آپ کے اکابر بزرگ کون تھے؟
دیوبندی: شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مجدد الف ثانی
سنی: یہ آپ کے بزرگ ہیں جو بارہویں، گیارہویں، عرس، فاتحہ نذر نیاز والے

ہیں۔

دیوبندی: یہ بھی ہیں اور بھی ہیں۔

سنی: ان بزرگوں کے ان اعمال پر آپ کو فتوے کا علم نہیں۔

دیوبندی: کون سے فتوے ہیں؟

سنی: شرک و بدعت اور حرام کے فتوے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ ہر زمین پر خاتم ہیں اور زمین سات ہیں۔ ایسے عقیدے بھی آپ کو معلوم ہیں۔

دیوبندی: نہیں کبھی نہیں ایسے عقائد اور فتاوے ہم نے سنیں ہی نہیں۔

سنی: اگر یہ عقائد اور فتوے ہم ان کی کتب سے دکھاویں۔

دیوبندی: ارے جناب میں زبان کا پکا ہوں آپ دکھادیں میں مان جاؤں گا۔

سنی: اچھا کل پھر آجائیں فقیر آپ کو حوالے دیکھادے گا۔ وہ ٹھیک ہے کہہ کر چلے گئے۔

دوسال ہوگئے اس پکے زبان والے کے مگر وہ نہ آئے۔

مناظرہ نمبر ۴۹

ہمارے علماء کو برا کہا
تو جان سے ماردیں گے

وہابی: تم ہمارے علماء کو برا کہتے ہو باز آجاؤ ورنہ مرجاؤ گے۔

سنی: اگر علماء ہیں تو انہیں قرآن وحدیث کے مطابق ہونا چاہیے وہ عالم نہیں، رہی بات جان سے مارنے کی تو وہ جان جو حق کے راستے میں قربان ہو وہ شہادت ہے سودا سستا ہے۔

وہابی: آخر ہمارے علماء نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟

سنی: ذاتی طور سے تو کچھ نہیں مگر تراجم قرآن بگاڑ دیئے گالی اور گولی کو اسلام سمجھ لیا جہاد کے نام پر فساد برپا کر دیا جس حلال کو چاہا حرام کر دیا۔ یہ کسی عالم کی شان ہے؟

وہابی: کیا تراجم بگاڑ دیئے؟

سنی: اٹھاؤ تراجم اللہ تعالیٰ کو دھوکہ، فریب، داؤ اور مکر دینے والا لکھا ہے یہ کسی ادنیٰ مسلمان کا بھی عقیدہ یا ترجمہ نہیں مگر ان کو تم علماء کہہ رہے ہو۔ اللہ کی محبت کہاں گئی صحابہ کرامؓ نے اپنے گھر والوں خاندان والوں سب کو اللہ کی محبت میں چھوڑ دیا اور تم اپنے علماء کی خاطر اللہ کو چھوڑ رہے ہو جان سے مارنے کی دھمکی دے رہے ہو۔ اگر تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ تو میرے جیسے اور پیدا ہو جائیں گے کس کس کو مارو گے ہر سنی

حق بیان کرے گا۔ انشاء اللہ۔

وہابی: ہمارے علماء کو کچھ بھی کہا نہیں چھوڑیں گے۔

سنی: کیا تم اپنے علماء سے اللہ اور اسکے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبت کرتے ہو؟ ورنہ بخاری شریف کی حدیث ہے۔ جس میں حضور ﷺ کی محبت سب سے زیادہ بڑھ کر نہیں وہ مسلمان نہیں۔

وہابی: یہ حدیث تو ہم جانتے ہیں۔

سنی: حدیث جاننا اور بات ہے ماننا الگ بات ہے۔ اگر مانتے تو اپنے علماء سے زیادہ حضور اکرم ﷺ سے محبت کرتے، یہ بتاؤ صحابہ کرام کے گستاخ کو بھی دھمکی دی ہے۔

وہابی: صحابہ کرامؓ کے گستاخ کو نہیں چھوڑیں گے کتنے مار دیئے۔

سنی: اپنے گھر کے گستاخ پر نظر نہیں جاتی جو کہتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ حجت نہیں۔ اگر صحابہ کرامؓ حجت نہیں تو پھر حدیث کہاں سے لاؤ گے؟ ہر حدیث صحابہ کرامؓ کے ذریعہ ملی ہے کہ نہیں۔

وہابی: بحث چھوڑو بس ہمارے علماء کو اگر ایک لفظ بھی کہا تو پھر۔۔۔۔۔۔

سنی: جو اللہ کا رسول اللہ ﷺ کا صحابہ کا اہل بیت کا آئمہ اربعہ کا اولیاء اللہ کا گستاخ ہے ہم اس کو گستاخ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ جان جاتی ہے تو جائے شہید ہو کر ہمیشہ کی زندگی ملے گی۔ گالیاں دیتی ہیں میرا نام لے کر دے سکتے ہو جتنی گولیاں ہیں استعمال کرلو۔ ہم حق بیان کرتے رہیں گے انشاء اللہ۔ اور پھر فون بند ہو گیا۔ پانچ سال پہلے کی بات ہے۔

مناظرہ نمبر ۵۰

عید کے چاند پر مناظرہ

وہابی: چاند کے بارے میں ہم کو سعودی حکومت کے اعلان کے مطابق چلنا چاہیے۔

سنی: دو گھنٹے وہ ہم سے پیچھے ہیں یہاں مغرب ہوتی ہے تو وہاں عصر ہوتی ہے بتاؤ کیا نماز بھی ان کے ساتھ پڑھو گے۔ دوسری بات یہ کہ سعودی مفتی کا فتویٰ ہے کہ دوسرے ممالک کے مسلمان اپنے ملک کے حساب سے چاند دیکھیں ہمارے ساتھ چلنے کی کوشش نہ کریں۔ سعودیہ والے چاند نہیں دیکھتے بلکہ پورے سال کا کیلنڈر بناتے ہیں۔

وہابی: یہ مفتی نے کہا ہے دکھاؤ فتویٰ۔

سنی: کچی بات نہیں کرتے بتاؤ فتویٰ دیکھ کر اعلانیہ توبہ کرو گے۔

وہابی: ہم جرگہ کے مطابق چاند دیکھیں گے۔

سنی: حدیث میں جرگہ کا ذکر کہاں ہے۔

وہابی: ہمارے مولوی کو گواہ مل جائیں تو کافی ہیں۔

سنی: یہ چاند رمضان شریف اور عید کے لئے مسئلہ بناتے ہو باقی مہینہ میں چاند کیوں نہیں دیکھتے دیگر چاند دیکھنے بھی سنت ہیں۔

وہابی: بس جو جرگہ کا فیصلہ ہے وہی کریں گے۔

سنی: چاہے سنت ہو یا نہ ہو شرعی ہو یا غیر شرعی۔

وہابی: ہم نے غیر شرعی کیا کام کیا ہے؟

سنی: ابھی اخبار میں 31 کا مہینہ کر دیا آپ کے جرگہ نے جبکہ شرعی 31 کا چاند نہیں ہے۔

وہابی: یار چھوڑو وہ کچھ مسئلہ ہو گیا۔

سنی: لوگوں کے نماز روزہ برباد کرتے ہو، ان کا حساب دینا ہوگا، پوری دنیا میں لوگ ہنس رہے ہیں کہ پشاور کا چاند الگ ہوتا ہے پاکستان کا الگ ہوتا ہے۔ عید کے تین تین چاند ہو رہے ہیں مسلمانوں کی اکثریت کے خلاف کرنا بھی جرم ہوتا ہے۔

وہابی: بھائی میرے کو مت سمجھاؤ۔

سنی: شاید جوتے لگاؤں، جو اسلام کے خلاف چلے، جب حکومت والے رویت حلال کمیٹی تم کو دعوت دیتی ہے آؤ مل کر چاند دیکھ لیں۔ اب بھاگتے کیوں ہو؟ جواب دو۔

مناظرہ نمبر ۵۱

دیوبندی امام کے پیچھے خود دیوبندی کی نماز نہیں ہوتی

سنی: دیوبندی امام کی نماز نہیں ہوتی اور پیچھے پڑھنے والوں کی بھی نہیں ہوتی۔

دیوبندی: یہ آپ کیسے کہہ رہے ہو اور کس دلیل سے کہہ رہے ہو۔

سنی: اس لئے کہ قرات میں ض کا مخرج استعمال ض ہی پڑھنا ہے ظا۔ ذ۔ د، وغیرہ پڑھنے سے معنیٰ بدل جاتے ہیں اور نماز نہیں ہوتی۔ تمام فقہاء احناف بلکہ آئمہ اربعہ کا اتفاق ہے اور دیوبند کا فتویٰ بھی بشرط توبہ دکھانے کو تیار ہیں۔ یہاں تک فقہاء نے لکھا کہ اگر جان بوجھ کر معلوم ہونے کے بعد بھی ضد کر کے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرے تو کفر ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی لکھی ہے فقہاء نے کہ قرآن مجید میں غیر قرآن الفاظ پڑھنا بھی منع ہیں اور نماز نہیں ہوتی۔

دیوبندی: ہاں مسئلہ اہم ہے قابل غور ہے۔

سنی: اب وہ نمازیں جو ایسے امام کے پیچھے پڑھیں ہیں قضاء کرو۔

دیوبندی: مگر تم کہتے ہو کہ کسی دیوبندی کے پیچھے نماز نہ پڑھو نہیں ہوتی۔

سنی: اس کی وجہ عقیدہ کا تضاد ہے خرابی ہے۔ یا نبی ﷺ کہنا کفر وشرک ہے اس لئے اور التحیات میں ایھا النبی کہے بغیر نماز نہیں ہوتی جو کہ واجب ہے۔

دیوبندی: مگر حدیث ہے کہ ہر نیک وبد کے پیچھے نماز پڑھ لو۔

سنی: فقہاء نے اس حدیث کا معنی لکھا ہے کہ اگر بد عمل ہے تو پڑھ لو مگر بد عقیدہ کے پیچھے نہیں۔ ورنہ بتاؤ قادیانی، شیعہ امام کے پیچھے کیوں نہیں پڑھتے جو جواب تمہارا وہی جواب ہمارا ہے۔

دیوبندی: بدعتی بریلویوں کے پیچھے بھی نماز نہیں ہوتی۔

سنی: اب حدیث بھول گئے، اہل سنت بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا فتویٰ دیوبند کا ہے حوالہ بشرط توبہ اب تم اپنے اکابرین کو نہ مانو تمہاری مرضی۔ بعض دیوبند ہمارے پیچھے نہیں پڑھتے وہ اپنے اکابرین کو جھٹلا رہے ہیں اس طرح وہ دیوبندی نہ رہے سوچئے پھر کیا ہوئے۔

دیوبندی: امام کعبہ کے پیچھے تو تم بھی پڑھتے ہو۔

سنی: جس کو علم نہیں کہ وہ وہابی ہیں وہ ہی پڑھتے ہیں۔ یوسف لدھیانوی کا فتویٰ ہے امام کعبہ ومسجد نبوی کے پیچھے نماز حرام ہے کہ وہ ویڈیو فلم بنواتے ہیں حوالہ بشرط توبہ، اور وہابی امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی یہ بھی فتویٰ ہے دیوبند کا اب بتاؤ کیا خیال ہے۔

مناظرہ نمبر ۵۲

گستاخانہ عبارت پر

دیوبندی: ہمارے علماء پر الزام ہے کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی خاص صفت کا انکار کرتے ہیں۔

سنی: اصل عبارت دیکھو۔ ''لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں بلکہ دیگر اولیاء اور انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔ اگر چہ جناب رسول اللہ ﷺ سب میں اعلیٰ ہیں۔

لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔

بندہ رشید احمد گنگوہی۔

دنیا کی کسی تفسیر میں بھی ایسا نہیں ہے یہ تفسیر بالرائے ہے جو باطل مردود ہے۔

پہلی سطر میں صفت خاصہ نہیں کہہ کر انکار کر چکے بتاؤ خاص صفت کا انکار کرنے پر کیا فتویٰ ہے؟

دیوبندی: وہ تو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس صفت خاص میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔

سنی: زبردستی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہو۔ فیصلہ کر لو سچا کون ہے جھوٹا کون ہے وہ کہہ رہے ہیں نہیں، تم کہہ رہو دوسرا شریک نہیں ہے۔ دوسروں کو رحمت عالم کہا، عالم کی رحمت اور عالمین کی رحمت میں فرق ہے۔ ماں باپ اولاد کے لئے رحمت ہیں مگر رحمۃ للعالمین نہیں۔ جبکہ وہ تاویل کر رہے ہیں کہ حضور ﷺ اعلیٰ ہیں اگر دوسرے کو

بتاویل بول دے جائز ہے یعنی دوسرے کو ادنیٰ رحمۃ للعلمین کہنے کا جواز دے رہے ہیں۔

دیوبندی: گنگوہی صاحب اعلیٰ مان رہے ہیں یہی خاص صفت ہے۔

سنی: سبحان اللہ۔ اعلیٰ مان کر دوسروں کو ادنیٰ کہہ دو۔ یہ قانون ہر جگہ کے لئے ہے یا صرف اس جگہ کے لئے ہے؟ تمہارے شیخ الہند اعلیٰ ہیں باقی دو دو ٹکے کے مولوی ادنیٰ شیخ الہند کہہ سکتے ہو۔

دیوبندی: شیخ الہند معمولی لقب نہیں جو ہر کسی کو کہہ دیں۔

سنی: اے ظالم انسان رحمۃ للعلمین کو معمولی سمجھتا ہے جو ہر کسی کو بتاویل بول دے۔ بتاؤ خاتم النبیین ﷺ خاص صفت ہے یا نہیں؟ بتاویل دوسرے کو بول سکتے ہیں؟

دیوبندی: نہیں ہرگز نہیں کوئی تاویل نہیں چل سکتی یہ تو خاص صفت ہے دوسرا کوئی بھی نہیں ہو سکتا۔

سنی: جب تم نے مان لیا یہ خاص صفت ہے تو اب ضد کیوں؟ توبہ کرو گستاخی سے اور حمایت سے جب دوسروں کو کہو گے تو خاص صفت کہاں رہی۔

دیوبندی: تفسیر جلالین میں ایسی عبارت موجود ہے۔

سنی: اگر تفسیر جلالین میں یہ لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام کی یہ صفت خاصہ نہیں، ایک لاکھ روپے انعام۔

دیوبندی: اچھا میں حوالہ نکال کر لاؤں گا ورنہ دیوبندیت چھوڑ دوں گا۔

سنی: تین سال ہو گئے نہ وہ ملے نہ انکا حوالہ ملے اگر کسی کے پاس ہے تو دکھا دے۔

مناظرہ نمبر ۵۳

نسبت بُری چیز ہے

وہابی: نسبت میں کیا رکھا ہے؟

سنی: جس کے پاس ادب ہو اس کو نسبت مل جاتی ہے

وہابی: یہ باتیں بیکار ہیں عبادت کرو بس۔

سنی: عبادت سے کسے انکار ہے مگر نسبت وہ کام کرتی ہے سبحان اللہ۔

وہابی: کوئی ثبوت ہے تو بتاؤ۔

سنی: اصحاب کہف سے کتے کو نسبت ہوگئی وہ جنتی ہوگیا۔

وہابی: وہ تو وہ تو

سنی: کیا اٹک گیا جناب کے گلے میں

وہابی: وہ تو قرآن میں ذکر ہے۔

سنی: قرآن سے بڑی دلیل کونسی ہے۔

وہابی: وہ تو اللہ کی حکمت ہے۔

سنی: چلو اللہ کی حکمت ہی مان لو کہ نسبت میں فائدہ ہے۔

وہابی: نہیں ہر کسی میں ایسی نسبت کہاں۔

سنی: کتے کی دم ٹیڑھی ہی رہتی ہے، جب اصحاب کہف ولی اللہ تھے ان کے قدموں کی نسبت نے اسکو جنتی بنادیا تو انسان مسلمان ولیوں کی صحبت میں

رہ کر جنتی کیوں نہیں ہو سکتا۔

وہابی: آج ایسے ولی کہاں۔

سنی: اس امت کے ولی سابقہ امتوں کے ولیوں سے افضل ہیں کہ یہ امت افضل ہے غوث اعظمؓ کے کپڑے دھونے والا جنتی ہو گیا۔ یہ تو تھانوی نے بھی مانا ہے۔ نسبت ایمان والے کو نصیب ہوتی ہے اور تم میں ایمان کہاں۔؟

وہابی: میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتا۔

سنی: اور کر بھی کیا سکتے ہو؟ قیامت کے دن مان جاؤ گے مگر اس وقت بے کار ہو گا، جب اعلان ہو گا اے حنفیوں، اے مالکیوں، اے شافعیوں، اے حنبلیوں، اے قادریوں، اے نقشبندیوں، اے چشتیوں اور اے سہروردیوں۔

مناظرہ نمبر ۵۴

کیا اسلام تلوار سے پھیلا ہے؟

عیسائی: اسلام صرف تلوار سے پھیلا ہے اور کوئی وجہ نہیں۔

سنی: جھوٹ سے ہر انسان نفرت کرتا ہے مگر یہ ایسے جھوٹے ہیں کہ اتنا جھوٹ بولو کہ سچ لگنے لگے۔ اس پر عمل کرتے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ جھوٹ ہے۔ اگر اسلام کا مطالعہ کرتے تو معلوم ہوتا کہ ہمارے آقا دو جہاں رحمتہ للعٰلمین شفیع المذنبین ﷺ کے چہرہ انور کو دیکھ کر، اخلاق دیکھ کر، زندہ معجزہ قرآن دیکھ اور سن کر ہزاروں لوگوں نے کلمہ پڑھا۔ بتاؤ کونسی تلوار چلی کب کسی کو تلوار کے زور پر کلمہ پڑھایا؟

عیسائی: جنگ میں کتنے کفار کو ہلاک کیا تلواروں سے؟

سنی: تم کو اپنے کفار کے مرنے کا غم ہے ان کے ظلم کی داستان نہیں سنی؟

عیسائی: عیسائیت نرم دلی اور بدلہ نہ لینے کا درس دیتی ہے۔

سنی: صلیبی جنگ میں عیسائیوں کا کردار دیکھ لو انسانیت کو شرم آ جائے ستر ہزار مسلم اور دس ہزار یہودیوں کو قتل کیا، مرد و عورتوں، بچوں کو بے دردی سے قتل کیا۔ ایسا ظلم تاریخ نے عیسائی کا نہ دیکھا نہ سنا۔ 1099ء یروشلم کی تاریخ پڑھو عیسائی مذہب کو سچا بتانے کے لئے تلوار چلاتے رہے، زیادہ دور کیوں جائیں موجودہ دور میں دیکھ لو یہ انسانی حقوق کے علمبردار کشمیر، فلسطین اور

عراق میں کیا کر رہے ہیں۔ ایک طرف ایک کتے کے حقوق کا خیال رکھتے ہو دوسری طرف ان ملکوں کے انسانوں کو جانور کے برابر بھی نہیں مانتے کیوں؟ ایک وقت تھا عیسائی اپنے سوا مسلم تو ایک طرف یہودیوں کو بھی سرعام قتل کرتے تھے۔ مگر یہودی بھول گئے آج ہم پیالہ ہم نوالہ اپنے دشمنوں کے ساتھ ہیں۔ یاد رکھیں پھر ایک وقت آنے والا ہے یہودی اپنا بدلہ عیسائیوں سے لیں گے۔ کسی وقت کا انتظار ہے آج عیسائی جس طرح مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں عورتوں بچوں کا لحاظ نہیں کرتے دہشت گردی اور بم دھماکے جو کرا رہے ہیں یہ کونسا انسانی کام ہے یا انسانی خدمت ہے۔

عیسائی: ابھی مجھے جلدی ہے بعد میں بات کروں گا۔

سنی: سارے علوم اور ترقی کے راز مسلمانوں کی کتابوں سے نکالے اور طوطا چشم بن گئے۔

مناظرہ نمبر ۵۵

مسئلہ وحدت الوجود

وہابی غیر مقلد نجدی: لوگوں نے اپنی طرف سے مسئلہ بنالیا ہے۔

سنی: وہ کونسا مسئلہ ہے جو خود ہی بنالیا ہے۔

وہابی: یہ وحدت الوجود جو صوفیاء نے بنالیا ہے۔

سنی: آپ کو پتہ ہے کن بزرگوں نے اس پر قلم اُٹھایا اور فائدہ اُٹھایا۔

وہابی: بہت سارے بزرگ ہیں جو شریعت کے خلاف بات کرتے ہیں۔

سنی: اگر کوئی بزرگ ہے تو وہ شریعت کے خلاف کیسے ہے۔

وہابی: اس مسئلہ میں نہ معلوم کیا کیا کہہ جاتے ہیں۔

سنی: حالت سکر و مستی اور مجذوبیت میں بندہ بے اختیار ہوتا ہے۔

وہابی: یہ سب بہانے بازی ہے۔

سنی: کاش شریعت کا علم پڑھ لیتے حدیث میں جن کو مرفوع القلم قرار دیا ہے ان کے بارے میں کیا خیال ہے۔

وہابی: وہ الگ ہیں یہ مسئلہ الگ ہے۔

سنی: جس کو چاہے الگ کر دیتے ہو جس کو چاہو ملا دیتے ہو کچھ تو شرم کرو۔

وہابی: جناب وحدت الوجود کا مسئلہ کفر و شرک ہے۔

سنی: اچھا یہ فتویٰ سب کے لئے ہے یا کسی کو الگ بھی کر دیتے ہو۔

وہابی: سب کے لئے ہے چاہے کوئی بھی ہو۔

سنی: ثناء اللہ امرتسری اور ابراہیم سیالکوٹی نے مسئلہ وحدت الوجود کو درست تسلیم کیا ہے آپ ان دونوں پر کفر وشرک کا فتویٰ لگائیں۔

وہابی: ہمارے بڑوں نے مانا ہے اور ہم کو خبر بھی نہیں دکھاؤ فتویٰ۔

سنی: تم اپنا فتویٰ تیار کرو ہم فتاویٰ ثنائیہ سے نکال کر دکھاتے ہیں۔

وہابی: اچھا میں پہلے دیکھ لوں، کل ملوں گا۔

سنی: فتویٰ پہلے لگاتے ہو اور تحقیق بعد میں کرتے ہو۔

مگر وہ نہ آئے۔

مناظرہ نمبر ۵۱

حلالہ کا ثبوت شرعی

وہابی: اس قسم کا مسئلہ نہیں حلالہ کرنے والے پر لعنت آئی ہے۔

سنی: پہلے حلالہ مانو پھر اس فعل پر لعنت مانو۔ مگر حلالہ ہی نہیں مانتے تو لعنت کس پر ہے، قرآن میں پارہ نمبر 1 سورۃ بقرۃ میں ہے ''فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیره''

وہابی: میرا مطلب شرائط رکھنا کہ ایک رات کے بعد طلاق دینا وغیرہ حرام ہے۔

سنی: تین طلاق ایک ساتھ دینے کو ایک بتاتے ہو، یہ حرام کام کی اجازت کیوں دیتے ہو، تین کو ایک کہہ کر کتنے حرام کام ہوئے اور لا ولد بچے پیدا ہوئے۔

وہابی: وہ مسئلہ الگ ہے یہ الگ ہے حلالہ کی ضرورت ہی نہیں۔

سنی: اگر ہو تو کسی کا گھر آباد کرنا نیک ہے یا حرام کام؟ جس کے چھ بچے ہوں اسکو قبول کون کرے گا اگر شوہر سابقہ اس حلالہ کے بعد قبول کرلے تو تم کو کیا پریشانی ہے، اگر کوئی خرابی ہے تو اس کو دور کرو نہ کہ مسئلہ ہی ختم کردو۔

وہابی: حلالہ سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ تین طلاقوں کو ایک مانا جائے۔

سنی: ایک طرف حرام سے بچا رہے ہو۔ دوسری طرف حرام پر لگا رہے ہو یہ کیسی عقل ہے کہ جب تین طلاق دینے سے ہو جاتی ہیں حالانکہ طریقہ غلط ہے۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ ایک طہر (مہینے) میں ایک طلاق دے، تاکہ سوچنے کا

موقع مل جائے اور پریشانی سے بچ جائے، یا ایک طلاق دے اور عدت گزرنے تک چھوڑ دیا جائے پھر اگر رکھنا ہو تو عدت کے ختم ہونے سے پہلے رجوع کرے۔

وہابی: میرا مطلب شرائط سے تھا حلالہ میں یہ نہ ہونا چاہیے۔

سنی: بعض اوقات ایسا ہوا کہ دوسرے خاوند نے طلاق دینے سے انکار کر دیا۔ اب مقصد تھا کس کا گھر آباد کرنا ہے، اس لئے شرائط لگاتے ہیں کہ نکاح صحبت ہو جائے اور طلاق ہو جائے تا کہ وہ عدت گزار کر پہلے خاوند کے نکاح میں آجائے۔

وہابی: شرط فاسد ہے نکاح باطل ہے۔

سنی: شرط فاسد ہے مگر نکاح ہو گیا تیرے شوکانی سے دکھا دیں۔ شرط فاسد اور نکاح باطل ہونے میں فرق ہے۔ جب نکاح ہو گیا تو شرط فاسد ہو جائے تو کیا ہوا۔

وہابی: میں اپنے مولوی سے پوچھتا ہوں۔

سنی: وہ چلے گئے اور پھر نہ آئے۔

مناظرہ نمبر ۵۷

اقامت میں کب کھڑے ہونا ضروری ہے؟

دیوبندی: صفیں درست کرنا ضروری ہے اس لئے شروع میں کھڑے ہو جاؤ۔

سنی: صفوں کو درست کرو سنت کے مطابق۔ اتنی جلدی صفیں درست کرنے کی سنت پر عمل کرنے میں دوسری سنت کیوں چھوڑتے ہو آخر اتنی جلدی کیا ہے؟

دیوبندی: حدیث بھی ہے صحابہ کرام کھڑے ہوتے تھے اور حضور ﷺ اپنی جگہ کھڑے ہوتے تھے۔ (مسلم شریف)

سنی: حدیث منسوخ ہے، بخاری شریف میں حدیث ہے جب تک مجھے نہ دیکھ لو کھڑے مت ہو۔ (شرح مسلم امام نووی) دوسری حدیث۔ اقامت کہی گئی اور صفیں درست کر لی گئی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صفوں کی درستگی اقامت کے بعد ہے پہلے نہیں۔ اگر آپ حنفی ہیں تو چالیس کتابوں میں یہ مسئلہ ہے اس پر عمل کرو۔

دیوبندی: کوئی حوالہ تو دکھاؤ۔

سنی: مؤطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے، لکھا کہ مقتدیوں کو چاہیے جب مؤذن حی علی الفلاح کہے تب نماز کے لئے کھڑے ہوں پھر صف بنائیں اور صفیں سیدھی کریں۔

دیوبندی: ہمارے علماء کا حوالہ ہے تو دکھاؤ۔

سنی: افسوس فقہ حنفی چھوڑ کر وہابیوں کا طریقہ پسند آیا، یہ بھی دیکھ لو۔

نمبر 1۔ انوار الحق قاسمی دیوبند، تلویح وقایہ شرح وقایہ میں لکھا کہ حی علی الصلوٰۃ کے وقت امام کھڑا ہو جائے اور مقتدی بھی کھڑے ہو جائیں۔

نمبر 2۔ مفتی کفیل الرحمٰن دیوبند، اردو عالمگیری، نمازی کو امام سمیت مسجد میں اقامت کے وقت حی علی الفلاح پر کھڑے ہونا چاہیے۔

نمبر 3۔ قطب الدین دیوبند شرح مترجم مشکوٰۃ، فقہاء نے لکھا ہے حی علی الصلوٰۃ کہے تو مقتدیوں کو اس وقت کھڑے ہونا چاہیے۔

نمبر 4۔ فتاویٰ دار العلوم دیوبند جلد نمبر 1 ص 140 تکبیر پڑھنے والا حی علی الصلوٰۃ پر پہنچے اس وقت مقتدیوں کو کھڑا ہونا چاہئے۔ شان وہ جس کا دشمن بھی اقرار کرے اب دیوبند کے علماء کا فتویٰ بھی نہیں مانتے حنفی سنی کا بھی نہیں تو وہابی کا مان لو اور تقلید کا قلادہ گردن سے اتار دو۔ جواب دو۔

مناظرہ نمبر ۵۸

جماعت ثانی کا مسئلہ فقہ حنفی میں موجود ہے

سنی: جناب یہ بورڈ پر لکھا ہے کہ فقہ حنفی میں جماعت ثانی جائز نہیں حوالہ دو۔

دیو بندی: آپ ہمارے مفتیوں کے پاس جائیں وہ بتائیں گے حوالہ۔

سنی: بورڈ یہاں لگا ہے اور پوچھنے مفتیوں کے پاس جائیں کیا خوب۔ آپ امام ہیں قاری ہیں مدرسہ پڑھا رہے ہیں آپ کو حوالہ معلوم نہیں۔

دیو بندی: بس آپ اُن کے پاس جائیں یہ جو کچھ لکھا ہے درست ہے۔

سنی: لیکن حنفی مسلک میں جماعت ثانی کی اجازت ہے، اذان و اقامت نہ ہو اور امام کے مصلے سے ہٹ کر جماعت ثانی کی اجازت ہے۔

دیو بندی: یہ بحث آپ ان سے کریں ہمارے لئے جو لکھ دیا وہ کافی ہے۔

سنی: حیرت ہے فقہ حنفی کے خلاف لکھ کر بھی حنفی کا دعویٰ کرتے ہو۔

دیو بندی: آپ کون ہیں کہاں سے آئے ہیں کیا نام ہے۔

سنی: یہ بھی فقیر آپ کے مفتیوں کو بتا دے گا آپ کا کیا فائدہ پوچھنے کا؟

دیو بندی: اب آپ چلے جائیں مجھے بچوں کو سبق پڑھانا ہے۔

سنی: فقہ حنفی کا سبق بھی پڑھ لیں جماعت ثانی کے حوالے سے۔

نمبرا۔ دارالحکام، قاضی خان، شرح تنویر الابصار، ردالمحتار، درالمختار، حلیۃ المحلی شرح منیۃ المصلی، شرح المجمع، ذخیرہ العقبیٰ، فتاوی ہندیہ، حاشیہ بحرالعلاء، تاتار خانیہ، شامیہ، بزازیہ، ملتقط ان سب میں جماعت ثانی محلّہ کی مسجد میں اذان کے بغیر اور محراب سے ہٹ کر جائز ہے۔ اتفاق ہے۔ بعض نے اجماع لکھا ہے۔

اب اتفاق، جواز اور اجماع کے خلاف وہابی تو کر سکتا ہے حنفی سنی نہیں، حنفی کا روپ دھار کر وہابیت پھیلانے والو! تمہارا پردہ چاک ہو گیا۔

مناظرہ نمبر ۵۹

ننگے سر نماز کا حکم

سنی: وہ عمل جو ہمیشہ ہو سنت کہلاتا ہے اور جو بعض دفعہ عمل ہو وہ جواز کی دلیل ہے مگر سنت نہیں۔ معذور، مسافر اور حج کے احکام اس کے علاوہ نماز میں سر ننگا رکھنا خلاف سنت ہے۔ نئی نسل اپنے بال خراب ہونے کی وجہ سے ٹوپی یا عمامہ نہیں استعمال کرتے دوسرے وہابی جن کی عقل پر پردہ ہے وہ سر پر پردہ نہیں کرنا چاہتے۔

وہابی: حدیث میں ایک کپڑے میں ننگے سر نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیا۔

سنی: اس کی وجہ بھی پڑھ لیتے کہ بعض کے پاس ایک ہی کپڑا یعنی لمبا کرتا تھا۔ بعض نے جواز کے لئے کیا، سنت نہیں، اب سب کو کپڑے میسر ہیں وہ اس پر کیوں عمل کرے خود اس حدیث پر وہابی بھی عمل نہیں کرتے ایک کرتا پہن کر نماز پڑھیں۔ آدھی حدیث پر عمل اور آدھی حدیث پر عمل غائب یہ کونسی حدیث میں ہے۔ وہ بھی حدیث ہے کہ سجدہ کے وقت بعض کے جسم پر ستر پوشی نہ ہوتی تھی۔ یہ بھی حدیث ہے کہ ایک کپڑا گلے میں باندھ کر نماز ادا کی گئی۔ اگر کپڑوں میں ہو تب تو دو کپڑوں اور سر ڈھانپ کر ٹوپی یا عمامہ پہن کر سنت اور افضل ہے، نماز کا ہونا اور بات ہے نماز کا سنت اور افضل ادب سے پڑھنا اور بات ہے۔ اگر ایک شخص کے پاس بالکل کپڑے نہ

ہوں وہ ننگا نماز پڑھے، کھڑے ہو کر نہیں بیٹھ کر پڑھے نماز تو ہو جائے گی۔
مگر اس کو دلیل بنا کر اور کپڑے ہونے کے باوجود کون عمل کرے گا؟

وہابی: ہمارے لئے تو یہی سنت ہے۔

سنی: اگر یہ سنت ہے تو عمامہ اور ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا فرض ہوگا، اس طرح تو تم فرض کے تارک ہوئے یا نہیں؟ بخاری شریف میں ہے صحابہ اور تابعین عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے۔ وہابیوں کی سنت تو ایک کپڑے میں نماز پڑھنی چاہیے اس پر عمل کیوں نہیں؟ آج وہابی دو کپڑے پہن کر نماز کیوں پڑھ رہے تارک سنت کیوں ہو رہے ہیں۔

وہابی: میں تم سے بعد میں بات کروں گا۔

سنی: جب جواب نہیں ہوتا تو یہی کہہ کر جان چھڑا کر بھاگتے ہو۔

مناظرہ نمبر ۲۰

اذان اور اقامت کے درمیان اعلان کو تثویب کہتے ہیں

اذان اور اقامت کے درمیان اعلان کو تثویب کہتے ہیں تا کہ تثویب سے لوگ جماعت میں شریک ہو جائیں۔

تثویب کے مختلف طریقے ہیں الصلوٰۃ، الصلوٰۃ یا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ یہ غفلت، سستی بھولنے والوں کے لئے یاد دلانا ہے دوبار اطلاع دینا مقصود ہے سوائے مغرب کی نماز کے چونکہ یہ فوراً اذان کے بعد جماعت ہوتی ہے۔ یہ جائز اور ثواب کا کام ہے۔

دیوبندی: یہ اعلان ہم نے کسی حدیث میں نہیں پڑھا۔

سنی: وہابی جو ہوئے، فقہ احناف میں موجود ہے آنکھیں کھول کر پڑھ لو۔

دیوبندی: جناب اذان سے اطلاع ہوگئی اور کونسا اعلان کریں۔

سنی: مسلمان کا کام ہر وقت نیکیاں لوٹنا ہے نماز پڑھنا اچھا اس کا ذکر بھی اچھا ہے۔

دیوبندی: مگر آج اس کا رواج نہیں رہا۔

سنی: صرف رواج نہ ہونا اور فقہ میں ہونا الگ بات ہے اگر کوئی عمل کرے اس کو تو

اچھا سمجھو، جب فقہ میں ثبوت ہے تو اعتراض کیوں؟

دیوبندی: آخر فقہ کی کونسی کتابوں میں ہے۔

سنی: حوالہ دیکھو۔ نورالایضاح، شرح نورالایضاح، کنزالدقائق، مراقی الفلاح، طحطاوی، شرح کنزالدقائق، ملتقی الابحر، ردالمحتار، فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ قاضی خان، فتاویٰ سراجیہ

دیوبندی: مگر دیوبند کی کتب میں کہاں۔

سنی: آخر ہو پکے وہابی فقہ حنفی کو چھوڑ کر اپنے مولوی کی بات مانتے ہو، مدرسہ دیوبند کا فتویٰ بھی ہے۔ اعزازعلی مفتی جلد نمبر 1 اور نمبر 2 ص 70 پر بھی ہیں۔

دیوبندی: میں دیکھ کر آتا ہوں۔

سنی: دوسال ہو گئے ابھی تک دیکھ رہے ہیں شاید راستہ بھول گئے۔

مناظرہ نمبر ۶۱

جھاڑ پھونک تعویذ میں اثر ہے

وہابی: ان چیزوں میں کوئی فائدہ نہیں یہ شرکیہ منتر ہیں۔

سنی: قرآن میں شفاء ہے اس کی مختلف صورتیں ہیں سب میں شفاء ہے منتر جنتر کے ہم بھی خلاف ہیں جو شرع کے خلاف ہے مگر جو شرع کے مطابق ہے وہ تو مانو۔

وہابی: ایسے عملیات سنتے اور دیکھتے ہیں جو نہ قرآن میں ہیں نہ حدیث میں۔

سنی: جو قرآن میں ہے وہ بھی تم نہیں مانتے اور بزرگوں کے عمل کہاں مانو گے۔ جن عملیات کو تم شرک شرک کرتے ہو وہ تمہارے علماء نے بھی لکھے ہیں۔

وہابی: ہمارے کونسے عالم نے تعویذ بنائے ہیں۔

سنی: صدیق حسن خان، وحید الزماں اور ثناء اللہ امرتسری کی کتابوں میں دیکھو اگر نہ ملے تو میرے پاس آجاؤ فقیر نکال کر دکھادے گا توبہ کر لینا۔

وہابی: بس اللہ ہی ہے جو شفاء دیتا ہے۔

سنی: اس کا کون انکار کرتا ہے بے شک حقیقی شفاء دینا اللہ کا کام ہے، آج ڈاکٹر سے دوا گولی، انجکشن لیتے ہو کیا سمجھتے ہو۔ اس طرح حاکم اللہ ہے مگر جج کا حکم مانتے ہو کیا سمجھ کر۔ اپنی مرضی سے اپنا کام پھنس جائے تو سارے تعویذ پہن لیتے ہو مان لیتے ہو اور مطلب نکل جائے تو انکار کر دیتے ہو۔

سنی: میں ایسا نہیں کر سکتا۔

سنی: کئی وہابی مزارات پر اولاد مانگنے، شفاء مانگنے چلے جاتے ہیں۔

وہابی: میں نہیں مانتا کہ دم وغیرہ میں اثر ہو۔

سنی: میں نہ مانو کی گولی کھا رکھی ہے، یہ لاعلاج مرض ہے، ہم کو صحابہ کرامؓ کا طریقہ ماننا ہے وہ اپنے بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالتے دم کرتے تھے۔ آج جاپان والوں نے بھی تحقیق کر کے مان لیا کہ ایک پانی پر فاتحہ پڑھ کر دم اور ایک پانی سادہ تھا دم کیا ہوا پانی میں تاثیر اور طاقت، شفاء تبدیلی دیکھی گئی، یہ بات تو غیر مسلموں نے مان لی اور تم کلمہ پڑھ کر بھی منکر ہی رہے افسوس تم پر واقعی ایمان اور وہابیت ضد ہیں جمع نہیں ہو سکتیں۔

مناظرہ نمبر ۶۲

ڈاکٹر طاہر القادری

اور پیر کرم شاہ صاحب مان گئے

دیوبندی: ان دونوں حضرات نے اعلیٰ حضرت کا فتویٰ تسلیم نہیں کیا۔

سنی: جب یہ دونوں حضرات متنازعہ ہو گئے تو ہم پر حجت بھی نہ رہے اور کسی کے نہ ماننے سے شرعی فتوے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ وہ اپنا نقصان کرتے ہیں۔

دیوبندی: پیر صاحب نے تحذیر الناس کی تعریف خوب کی ہے۔

سنی: پیر صاحب نے رجوع کر کے جو لکھا کہ توجہ دلانے سے اس کتاب کے خطرناک نتائج مرتب ہوئے ہیں۔ کیا دیوبندی مان گئے نانوتوی کی کتاب میں خطرناک نتائج ہیں۔ اور یہ بھی مان لو کہ طاہر صاحب نے یزید کو کافر ثابت کیا ہے۔

دیوبندی: یہ دونوں باتیں تو ہم ہرگز نہیں مان سکتے۔

سنی: جب تم کو فائدہ نہیں تو ہم کو کیا نقصان ہوا، بلکہ حسام الحرمین کا فتویٰ اٹل ہے اور رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

دیوبندی: ان دونوں نے کہا کہ حسام الحرمین کے فتویٰ کفر کا زمانہ گزر گیا۔

سنی: جب یزید کو کافر کہنے کا زمانہ ہے قادیانی کو کافر کہنے کا زمانہ ہے تو حسام

الحرمین کا زمانہ بھی ہے اور رہے گا قیامت تک۔ حالانکہ حسام الحرمین میں پانچ پر کفر کا فتویٰ ہے چار دیوبندی اور ایک قادیانی مرزا مردود، تو آدھا فتویٰ حسام الحرمین میں قادیانی کفر پر پوری امت متفق ہے بلکہ دیوبندی بھی متفق ہیں، جب قادیانی پر کفر کا فتویٰ غلط نہیں زمانہ گزرنے کے ساتھ تو باقی پر بھی فتویٰ کفر غلط نہیں۔ یہ بات سوچو؟ آج علماء اہلسنت کا اعلان ہے کہ حسام الحرمین پر فتویٰ غلط ثابت کر دو دیوبندی اکابر کا ایمان ثابت کر کے دکھاؤ۔ لیکن گستاخوں پر خدا کی مار ہے جو بھی آتا ہے وہ بھی کفر کے گڑھے میں گر جاتا ہے اور اکابر دیوبند کا کفر اپنی جگہ پر قائم ہے آزما کر دیکھ لو آؤ مرد میدان بنو۔ اگر حسام الحرمین میں قادیانی پر کفر کا فتویٰ کوئی غلط ثابت کر دے تو ہم سوچنے پر مجبور ہوں گے اور یہ دنیا کا کوئی مرد قادیانی کا کفر نہیں ہٹا سکتا بلکہ سوچ بھی نہیں سکتا تو باقی کو بھی سمجھ لو۔

دیوبندی: قادیانی پکے کافر ہیں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

سنی: یہ حسام الحرمین کی شان کہ یہ دیوبندی بھی مانتا ہے یہ فتویٰ حق ہے، ان دو صاحبین پر اہل سنت کے فتوے ہیں وہ ملاحظہ کرو پھر بات کرو، اہل سنت سے بغاوت کرنے والوں کا حال تنقیدی جائزہ مع اہم فتاویٰ، اور قبلہ غلام مہر گولڑوی کی معرکہ ذنب پڑھو۔

مناظرہ نمبر ۶۳

شیعہ مذہب والوں کا
اہل سنت پر بھیانک الزام

شیعہ: یزید کو خلیفہ برحق مانتے ہیں اہل سنت و جماعت والے تاریخ خلفاء کتاب میں۔

سنی: بہتان ہے اگر وہ دیوبندی وہابی کو اہل سنت سمجھ کر ہمارے کھاتے میں ڈال رہے ہیں تو یہ جہالت ہے، کیونکہ وہابی مذہب میں یزید ملعون کو امام اور جنتی لکھا ہے۔

شیعہ: یہ تو مان لیا وہ الگ ہیں، سنی اور بریلوی الگ ہیں مگر تاریخ الخلفاء اہل سنت کی اصلی کتاب ہے۔

سنی: علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمتہ بے شک اہل سنت ہیں اور انہوں نے یہ تاریخ بیان کی ہے، اور ایک حدیث کی تشریح جو کہ بارہ خلفاء امیر سے متعلق ہے اور یہ حدیث شیعہ کتب میں بھی اور وہ بارہ قریش ہونگے اس پر تمام متفق ہیں۔ مگر کونسے تو ایک قول میں یزید کو لکھا۔ اس نظریہ کے تحت کہ حاکم امیر خلیفہ بن گیا، مگر کیسا تھا یہ بھی تو دیکھو۔ یہ قول صفحہ نمبر ۱۱ پر ہے اور اسی کتاب میں صفحہ نمبر ۱۲ پر دوسرا قول اور فیصلہ ہے جس میں یزید نہیں تیسرا یہ کہ علامہ صاحب نے یزید پر لعنت کی ہے اس کے ظلم اور قتل حسینؓ کی وجہ سے۔ پھر ایسا الزام لگانے پر افسوس ہے جبکہ اہل سنت متفق ہیں یزید کو لعنتی کہنے پر اور بعض نے تو کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔

شیعہ: پھر کیوں انہوں نے خلفاء میں شمار کیا ہے۔

سنی: یہ ان کی ذاتی تشریح ہے۔ اہل سنت کا متفق فیصلہ نہیں اگر حاکم اور خلیفہ کہنے سے کوئی برحق بن جاتا ہے تو یہ بات شیعہ کتب میں بھی ہے۔ کیا شیعہ بھی صرف یزید کے ذکر سے خلیفہ برحق مان لیں گے تو ہم یزید کا بطور حاکم امیر خلیفہ دکھانے کو تیار ہیں۔ بلکہ یزید کو کیا کیا لکھا۔

شیعہ: ہماری کتب میں یزید کی تعریف وغیرہ نہیں ہے۔

سنی: تھوڑی سی سیر کرا دوں، مختصر عبارت دیکھیں۔ سر انور گود میں لے کر یزید اپنے رخسار پیٹنے لگا۔ (ماتم کرنے لگا) اور کہتا تھا کہ مجھے امام کے قتل سے کیا غرض، (مقتل ابی مخنف صفحہ نمبر ۱۳۹)

نمبر 2۔ یزید نے کہا کہ ابو مرجانہ پر لعنت ہو اللہ کی، اور ان کو (امام) کو بچانے کی کوشش کرتا۔ (ارشاد شیخ مفید)

نمبر 3۔ یزید نے اہل بیت کو قیمتی تحفے دیے، (مقتل ابی مخنف)

نمبر 4۔ امام زین العابدینؑ اور ان کے بھائی حضرت عمر کو ایک ساتھ کھانے پر بلاتا۔ (اخبار الطوال)

نمبر 5۔ امام نے یزید کا دو لاکھ مثقال سونا قبول کیا اور خیرات کر دی۔ (حلیۃ ابرار)

نمبر 6۔ امام حسینؓ نے فرمایا (بقول شیعہ) مجھے یزید کی بیعت کرنے دو۔ (تلخیص الشافی)

نمبر 7۔ امام زین العابدین نے فرمایا کہ میں تیری (بیعت) والی بات مان لیتا ہوں میں مجبور غلام ہوں تیری مرضی مجھے اپنے پاس رکھ لے یا کسی کے ہاتھ بیچ دے۔ (روضہ کافی) حوالے غلط ثابت کرنے والے کو ایک لاکھ روپے انعام۔

مناظرہ نمبر ۶۴

دیوبندی دعویٰ اور منہ توڑ جواب

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے نور کو تمام اشیاء سے پہلے تخلیق فرمایا۔ اس کو حدیث نور بھی کہتے ہیں۔ مصنف عبدالرزاق علیہ الرحمتہ نے نقل کیا۔ اس پر دیوبندی نے دعویٰ کیا حدیث دکھاؤ انعام حاصل کرو۔

سنی: انعام تو کوے کا قورمہ سمجھ کے کھالو، حدیث دکھانے کو تیار ہیں۔

دیوبندی: ہمارے حبیب الرحمٰن دیوبندی نے المصنف شائع کی اس میں کہاں ہے۔

سنی: یہ تمہارے تھے کہ اپنے عقیدہ کے خلاف حدیث نکال کر اصل نسخے سے اور کتاب شائع کردی۔ اور تم بغلیں بجانے لگے کہ یہ حدیث ہے ہی نہیں۔

دیوبندی: اگر اصل نسخے میں ہوتی تو انڈیا کے مولانا اس کو نقل کرتے۔

سنی: دیوبندی خیانت میں مشہور ہیں جو مرضی نکال دیں جو مرضی ڈال دیں بلکہ من گھڑت کتابوں کے نام دیئے حوالے کے لئے مگر وہ کتابیں دنیا میں کبھی نہ تھیں۔

دیوبندی: میرا دعویٰ ہے کہ یہ حدیث اس کتاب میں نہیں۔

سنی: کیونکہ اصل کتاب ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی مطبوع نہیں تھی اور علماء نے اس کے حوالے دیئے انڈیا کے مولوی نے کتاب شائع کرنے کے بہانے وہ حدیث نکال دی۔

دیوبندی: صرف تمہارے علماء کو دستیاب ہوگئی اور کسی کو کیوں نہ ہوئی۔

سنی: تمہارے تھانوی نے بھی یہی حدیث نقل کر کے یہی حوالہ دیا کیا سمجھے۔

دیوبندی: یہ حدیث بیان کرنا جھوٹ ہے۔

سنی: تھانوی کا جھوٹا ہونا مان لو۔ تم کو معلوم ہے مصنف کتاب کی کتنی جلدیں ہیں۔

دیوبندی: وہ وہ پانچ چھ ہیں۔

سنی: سبحان اللہ، جس کو یہ بھی معلوم نہیں یہ منہ اور یہ دعویٰ۔ ارے ۱۱ جلدیں ہیں۔ وہابی جیسے غیر مقلد نے حدیث تو تسلیم کر لی مگر راوی پر جرح کر دی۔ جس کا جواب علامہ کاشف مدنی صاحب نے علمی محاسبہ کے نام سے شائع کیا ہے۔ اب تم شرافت سے آؤ اور اپنے دعویٰ کا منہ توڑ جواب مصنف کتاب سے دیکھ لو۔

دیوبندی: میں کل آؤں گا۔

سنی: مگر اس بے کل کی کل نہ ہوئی یہ گمشدہ ہے کسی کو ملے تو اطلاع کریں۔

مناظرہ نمبر ۶۵

میڈیا چینلز والوں سے مناظرہ

میڈیا والے: ہم بھی دین کا کام کر رہے ہیں۔

سنی: کونسے دین کا کام ہے؟ بدعقیدہ بے دین مولویوں کو بلاتے ہو عوام میں گمراہی پھیلاتے ہو اس کا وبال تم پر بھی ہوگا۔

میڈیا والے: ہم تو مفتی حضرات کو بلاتے ہیں۔

سنی: یہ مفتی ہیں افسوس عورتوں کے سامنے بیٹھ کر منہ اور بال کھول کر عورتوں کی حالت اور سامنے بیٹھ کر کونسا مفتی ہے جو دین کا کام کر رہا ہے۔

میڈیا والے: اتنے بڑے پروفیسر اسکالرز کو متعارف کرایا۔

سنی: غلط تراجم غلط مسئلے بیان کرنے والوں کو بلاتے ہو الٹا عذاب ملے گا۔

میڈیا والے: جب مفتی صاحب کو اعتراض نہیں کیا تم مفتی سے بڑے عالم ہو۔

سنی: ایک طالب علم ہونے کے ناطے ہم میں غیرت ہے تو مفتی میں کتنی غیرت ہوگی۔ مگر افسوس طالب علم سے بھی کم غیرت ہے ان مفتیوں میں جن کو شرم نہیں۔

میڈیا والے: ہم نے دنیا کو علم پھیلانے کا مکمل ارادہ کیا ہے۔

سنی: کمرشل ایڈ کے ذریعے کمائی کرنے والے اتنا بھی احساس نہیں ہوتا کہ لوگ کمرشل ایڈ دیکھتے ہوئے کوستے ہیں بلکہ مسائل بھول جاتے ہیں اور زیادتی

یہ بھی کرتے ہیں کہ ایک مسئلہ پوچھنے والے کو جس کا نمبر ہے جواب دینے کی بجائے دوسروں سے سوال پوچھتے اور سنتے ہیں۔ کسی مفتی کو توفیق نہیں کہ ان کو غلط حرکتوں سے رد کرے۔

میڈیا والے: ہم دین دنیا دونوں کی معلومات فراہم کرتے ہیں۔

سنی: ہم آپکی دنیا کی معلومات سے انکار نہیں کرتے خدمات بھی مانتے ہیں مگر غلط کام سے بچنا چاہیئے مثال کے طور سے فلسطین کا شہر رملہ ہے اس کو رام اللہ لکھتے ہو یہ جہالت اور گناہ ہے۔ اسی طرح وہابیوں کو اہل سنت کہتے ہو جو ظلم ہے تم کو اصلی اہل سنت کا علم نہیں تو معلوم کرو۔

میڈیا والے: ہم نے عورتوں کو پردہ کے مسائل سے آگاہ کیا۔

سنی: عورتوں کا پردہ اور کمرشل ایڈ میں لڑکی بال کھول کر شیمپو کے ایڈ میں جو دکھائی ہے یہ کونسا پردہ ہے؟ یہ تو مذاق ہے کہ ایک طرف پردہ کے احکام اور پھر پردہ کا مذاق سبحان اللہ۔

میڈیا والے: وہ تو وہ تو ہم۔

سنی: مجبور ہیں دنیا کی کمائی کے خاطر۔ افسوس۔ کاش خدا کا خوف کر لیتے دین کا مذاق مت اُڑاؤ۔

مناظرہ نمبر ٦٦

سجدہ میں جاتے وقت ہاتھ زمین پر رکھیں یا گھٹنے پر

وہابی اور نام نہاد جماعت المسلمین سجدہ میں جاتے وقت ہاتھ پہلے رکھتے ہیں اور پھر گھٹنے رکھتے ہیں۔

سنی: جب صحیح حدیث موجود ہے تو اس کے خلاف کیوں۔ حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا آپ سجدہ میں جاتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھتے تھے اور جب سجدہ سے اُٹھتے تو اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ ابوداؤد ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے فرمایا یہ حدیث مسلم شریف کی شرط پر صحیح ہے اور ابن حبان نے بھی صحیح قرار دیا۔ بحوالہ مشکوٰۃ شریف۔

وہابی: یہ حدیث سخت ضعیف ہے۔

سنی: اتنے بڑے محدثین حدیث کو صحیح بتائیں اور تمہیں حدیث کے خلاف عمل کر کے کیا ملے گا۔ جو تمہارے خلاف ہے وہ ضعیف ہے شرم کرو اور خود ضعیف پر عمل کرتے ہو۔

وہابی: اونٹ کی طرح بیٹھنے سے منع کی کوئی حدیث صحیح نہیں۔

سنی: تم اونٹ کی طرح بیٹھتے ہو اس لئے صحیح حدیث کا انکار کر دیتے ہو اگر حدیث حسن ہے تو اس پر عمل سے کس نے روکا ہے اور مرسل حدیث بھی عمل کے لائق ہے اور اثر سے بھی تائید ہے۔

وہابی: ان حدیثوں میں سخت ضعف ہے۔

سنی: صحیح حدیث حسن حدیث کے بعد دیگر ضعیف روایت مل کر بھی قوی ہو جاتی ہیں۔ محدثین کے عمل اور امت کے عمل سے بھی حدیث قوی ہو جاتی ہے اب تمہارے لئے تو یہ موت ہے یا نہیں؟

وہابی: جو آخری فعل ہو حضور ﷺ کا وہ عمل کے قابل ہے۔ جیسے حضرت وائل بن حجرؓ

سنی: جناب یہ حدیث مذکورہ حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے اور تم بھی مان رہے ہو کہ وہ آخری دور میں مدینہ منورہ تشریف لائے اب کیا رکاوٹ ہے عمل کرنے میں۔

وہابی: جب ہم حدیث کو صحیح ہی نہیں سمجھتے اونٹ کی طرح بیٹھنے والی پھر ہم اونٹ کی طرح کیسے بیٹھتے ہیں؟

سنی: حدیث سمجھنے کے لئے ایمان اور علم چاہئے اور وہ تمہارے پاس نہیں۔ اگر مسند امام اعظم پڑھ لیتے تو معلوم ہو جاتا کہ اونٹ کی بیٹھنے کی طرح ممانعت تھی پھر منسوخ ہوگئی اس لئے وہ روایات جس میں ہاتھ پہلے رکھنے کا ذکر تھا صحابہ ویسے کرتے تھے پھر آخری طریقہ گھٹنے پہلے رکھنے اور ہاتھ بعد میں رکھنا ہوا۔ پھر تمہاری حدیث دانی کو دیکھ کر گدھ بھی روتے ہوں گے۔ بعض احادیث میں سہارے کا ذکر ہے جو جواز کے لئے بوڑھے افراد کے لئے ہے۔ کیا سمجھے؟

مناظرہ نمبر ۶۷

قرآن کریم میں سب کچھ ہے

دیوبندی: اگر قرآن میں سب کچھ ہے تو حدیث وفقہ کی کیا ضرورت ہے؟

سنی: حدیث اور فقہ بھی قرآن سے ہی نکالے گئے قانون ہیں اور قرآن میں اجمالاً ذکر ہے تفصیل حدیث وفقہ میں ہے۔

دیوبندی: اسی طرح اجماع وقیاس شرعی کہاں ہیں؟

سنی: ان کا ثبوت بھی قرآن میں ہے یہ کوئی الگ علم نہیں جس کا تعلق قرآن سے نہ ہو صرف تفصیل سے احکام کا ذکر ان علوم میں ہے مگر سب علوم قرآن سے نکالے گئے ہیں۔

دیوبندی: مگر ہم امام اعظمؒ کے اجتہاد کو قرآن نہیں کہہ سکتے۔

سنی: اجتہاد بھی قرآن سے ثابت ہے جب تعلق قرآن سے ہے تو انکار کیوں؟ جس قانون کو قرآن سے نکالا گیا اس کا نام بھی لیں گے اور یہ بھی مانیں گے کہ سب کچھ قرآن میں ہے۔

دیوبندی: ہر ہر چیز کا ذکر کہاں ہے؟

سنی: سبحان اللہ۔ ایک آیت کا مفہوم ہے کہ ہر چیز چھوٹی ہو یا بڑی ہو قرآن میں ہے دوسری آیت کا مفہوم ہے کہ کوئی چیز خشک ہو یا تر ہو قرآن میں ہے۔ تیسری آیت کا مفہوم ہے کہ کوئی چیز بھی ہو اس کا ذکر قرآن میں ہے۔ کیا

اس پر تمہارا ایمان نہیں۔

دیوبندی: ایمان تو ہے مگر ہر چیز کا ذکر ملتا نہیں۔

سنی: غور وفکر کرو اور کسی قرآن والے کی صحبت اختیار کرو، صحابہ کرام اور اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے واقعات پڑھو۔ شاید مل جائے اگر پھر بھی نہ ملے تو فقیر کے پاس آجاؤ جو چیز کہو گے قرآن سے نکال کر دکھائیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

دیوبندی: حیرت ہے آپ نکال کر دکھاؤ گے۔

سنی: انشاءاللہ اشارۃً ہر چیز کا ثبوت نکال کر دکھا سکتے ہیں اور قرآن کے قانون اصول تفسیر سے یقیناً مل جاتا ہے ڈھونڈنے والا ہونا چاہیے، جب ذرہ ذرہ کا ذکر ہے تو کیوں نہیں ملے گا؟

دیوبندی: کون سا پرندہ کتنے انڈے دیتا ہے کونسا درندہ کتنے بچے دیتا ہے یہ کہاں ہے۔

سنی: اور اس کے علاوہ بھی سوچ لو وہ بھی قرآن کے اصول سے نکال کر دکھائیں گے انشاءاللہ آپ تشریف لائیں اور دیکھ لیں۔

مناظرہ نمبر ۶۸

جماعت غیر اسلامی سے داڑھی پر مناظرہ

سنی: ایک مشت (چار انگلی) داڑھی رکھنا واجب ہے منڈانا حرام ہے۔

جماعتی: داڑھی رکھنا سنت ہے ہاں منڈانا حرام ہے۔

سنی: سنت طریقہ کی وجہ سے کہتے ہیں حکم واجب کا ہے جیسے قربانی کو سنت ابراہیمی کہتے ہیں مگر واجب ہے۔ جب منڈانا حرام ہے تو اس کے مقابلہ واجب ہے حیرت ہے علم سے کورے ہو۔

جماعتی: داڑھی بڑھاؤ مگر کتنی یہ سائز کیسے پتہ چلے۔

سنی: جب صحابہ کرامؓ چار انگلی سے زیادہ کٹواتے تھے ان کا عمل ہی مرفوع حدیث کے حکم میں ہے، ایسے احکام صحابہ کرامؓ اپنی مرضی سے نہیں کرتے تھے۔

جماعتی: مگر واجب کے لئے امر کا صیغہ ہونا ضروری ہے۔

سنی: آنکھیں کھول کر دیکھ لو امر کا صیغہ ہے پھر تم سنت کیوں کہتے ہو۔ بلکہ خشخشی داڑھی آدھا انچ بھی نہیں ہوتی اور تم اس کو داڑھی میں شمار کرتے ہو افسوس۔

جماعتی: تمہارے علماء میں طاہر القادری، سعیدی، کرم شاہ اور دیگر نے بھی سنت موکدہ لکھا ہے۔

سنی: یہ متنازعہ علماء ہیں جن کو دلیل بنا کر پیش نہیں کر سکتے اور نہ ہمارے لئے حجت ہیں۔ ان کے کئی مسائل اختلافی ہو گئے جن کو کسی نے قبول نہیں کیا یہ ذاتی

رائے ہے شرعی نہیں۔ جب قرآن وحدیث صحابہ کرامؓ اور اجماع امت ہے تو اس کے خلاف چلنے والا کوئی بھی ہو ہم نہیں مانتے۔

جماعتی: قرآن میں کہاں داڑھی کا حکم اور ذکر ہے؟

سنی: حضرت موسیٰؑ نے حضرت ہارون علیہ السلام کی داڑھی پکڑی تھی، معلوم ہوا کہ اگر ایک مشت نہ ہوتی تو ہاتھ میں کیسے پکڑی۔ ثابت ہوا ایک مشت داڑھی تھی اس طرح بہت لمبی داڑھی جیسے سکھوں یا وہابیوں کی ہوتی ہے اس سے بھی بچنا چاہیئے۔

جماعتی: آپ نے مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا میں غور کروں گا۔

سنی: ہمارا کام بتا دینا ہے کوئی مانے یا نہ مانے زبردستی نہیں۔ تحقیقی دلائل اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کی کتاب فتاویٰ رضویہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

مناظرہ نمبر ۶۹

دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا

وہابی: ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نماز اکٹھا پڑھنا حدیث سے ثابت ہے۔

سنی: اس کا مطلب جمع حقیقی نہیں بلکہ ظہر کے آخری وقت میں پڑھنا اور عصر کو شروع وقت پر پڑھنا ہے اس طرح مغرب اور عشاء کے لئے ہے، کیا سمجھے۔

وہابی: سفر میں جائز ہے؟

سنی: جب مقیم کو جائز نہیں تو سفر میں کیسے جائز ہوں گی۔ جب نماز اپنے وقت پر فرض ہے تو ایک وقت میں دو نمازیں فرض ہونے کا ثبوت دو ورنہ توبہ کرو۔

وہابی: حدیث سے تو یہی ثابت ہے۔

سنی: کاش حدیث کسی ایمان والے سے پڑھ لیتے تا کہ وہ بتا دیتا کہ یہ جمع صوری ظاہری تو ہو سکتا ہے مگر حقیقی نہیں۔

وہابی: اس کا فائدہ یہ ہے کہ ایک دفعہ مسجد جا کر دو نمازوں کو پڑھ لیا جائے بار بار جانے کی زحمت نہ ہو۔

سنی: سبحان اللہ۔ ارے نماز اپنے وقت پر فرض ہے وقت سے پہلے کیسے پڑھو گے اور اگر زحمت سے بچنا ہے تو ایک ہی چکر میں پانچوں نمازیں پڑھ لو بار بار جانا نہ پڑے گا مگر یہ طبیعت ہے شریعت نہیں۔ ہر بار مسجد میں جانا ثواب

ہے سنت ہے۔ تم کو زحمت نظر آتی ہے۔

وہابی: حضور ﷺ نے جمع صلاتین کو امت کے لئے آسانی فرمائی ہے۔

سنی: آسانی تو یہی ہے کہ ایک نماز کو آخری اور دوسری کو پہلے وقت میں پڑھو مگر ایک وقت میں دو نمازیں فرض کہاں ہے کہ ادا کرلو۔ ورنہ فجر میں عشاء پڑھ لیا کرو۔ ایسا کیوں نہیں کرتے، یہ بھی جمع صلوٰۃ ہے۔

وہابی: اول و آخر نماز کا وقت معلوم کرنا بہت دقت طلب ہے۔

سنی: جس کو نماز کا وقت معلوم کرنے میں دشواری ہے تو نماز پڑھنے میں کتنی دشواری ہوگی۔ آؤ سنی ہو جاؤ ہر نماز کا اول و آخر وقت معلوم ہوگا آسانی سے۔ بغیر وقت میں نماز برباد ہے۔

وہابی: اس صورت میں وضو ایک ہی کافی ہے سردی کے موسم میں خاصا ناگوار گزرتا ہے۔

سنی: سبحان اللہ کبھی آسانی چاہتے ہو کبھی زحمت ہوتی ہے مسجد میں جانے سے کبھی سردی میں وضو ناگوار گزرتا ہے۔ شریعت پر عمل کرنے میں زحمت ناگوار کہتے اور دعویٰ حدیث پر عمل کرنے کا شرم کرو۔ تم پوری سردی میں ایک وضو کرلیا کرو اور سال میں ایک دفعہ مسجد جا کر سب نمازیں جمع کرو۔ نہ زحمت ہوگی نہ ناگوار ہوگا۔ یہ تھے نام نہاد مسلمین کے مسعود صاحب کے مقتدی۔ جب مقتدی کا یہ حال ہے تو امام کا کیا ہوگا۔

مناظرہ نمبر ۷۰

میرا پیر قرآن وحدیث ہے

سنی: جناب مفتی صاحب آپکے نام کے ساتھ قادری ہے آپ کے پیر صاحب کا نام کیا ہے۔

مفتی: میرا پیر قرآن وحدیث ہے اور بس۔

سنی: یہ باتیں ہم وہابیوں سے سنتے ہیں مگر آپ تو قادری ہو۔

مفتی: میں پکا سنی ہوں مگر قادری نسبت ہٹا دی۔

سنی: قادری نسبت دنیا میں بڑی نعمت ہے اور ہٹانا بدنصیبی ہے۔ غوثِ اعظمؓ نے فرمایا جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔

مفتی: مگر کوئی نہ ہو تو تب نہ ورنہ میرا پیر قرآن وحدیث ہے تو سہی۔

سنی: حیرت ہے اتنے بڑے اکابر اولیاء وعلماء اہل سنت کسی نہ کسی کے مرید ہیں ان کو معلوم نہ تھا کہ قرآن وحدیث بھی پیر بن سکتے ہیں۔

مفتی: داتا گنج بخش ہجویریؒ نے فرمایا جس کو پیر نہ ملے وہ میری کتاب کشف المحجوب کو پیر بنالے۔

سنی: تو آپ کو کوئی پیر نہیں ملا اس لئے قرآن وحدیث کو پیر بنالیا سنا تھا کہ آپ نے پیر بنایا تھا پھر کیا ہوا؟

مفتی: آپ میرے پیچھے پڑ گئے بلاوجہ میں دنیا میں دین کا کام کر رہا ہوں اور میرا

اجتماع دوسروں کے اجتماع سے بڑا ہوتا ہے بلکہ حج سے بھی بڑا ہوتا ہے۔

سنی: دوسروں کے اجتماع لاکھوں کی تعداد میں نظر آتے ہیں آپ کا کہاں ہوتا ہے۔

مفتی: ٹی وی پر مجھے لاکھوں نہیں کروڑوں لوگ دیکھتے ہیں اس لئے۔

سنی: حج تو فرض ہے اور فرض کی برابری سنت و مستحب نہیں کر سکتے آپ تجدید ایمان کر لیں۔ دوسری بات حج کو دیکھنے والے ٹی وی پر کروڑوں نہیں اربوں لوگ ہیں پھر بھی آپ کی بات غلط ہے۔ تیسری بات یہ کہ آپ کے ٹی وی پروگرام میں دو یا تین کیمرہ مین ہوتے ہیں اس کو اجتماع کہنے کی جرأت کوئی عقلمند نہیں کر سکتا۔ اعلانیہ رجوع کر لیں کیونکہ جھوٹ تکبر اور انانیت اللہ کو پسند نہیں۔

مفتی: ابھی تو مجھے جلدی ہے پھر کبھی آنا بات کریں گے۔

سنی: جو ابھی بات نہ کر سکا وہ بعد میں کیا بات کرے گا۔ اگر ہمت ہے تو ابھی بات کرو، جب آپکا یہ حال ہے تو آپ کے شاگردوں کا کیا حال ہوگا۔ یہ میڈیا کا جادو اور زور زیادہ دیر نہیں رہے گا۔ چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات، اہل سنت آپ سے بدظن ہو رہے ہیں، آپ کی باتوں کی وجہ سے، شاید آپ نے سوچ لیا کہ بدنام ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا۔

مناظرہ نمبر ۱۷

جعلی ڈاکٹروں سے مناظرہ

سنی: جناب یہ شراب کی ملاوٹ والی دعا سے بچنا چاہیئے۔

ڈاکٹر: یہ علاج کے لئے ہے اور علاج کرانا سنت ہے۔

سنی: علاج کرانا سنت ہے مگر حلال چیزوں سے، حرام میں شفاء کہاں؟

ڈاکٹر: ہومیو پیتھک میں خالص شراب نہیں ہوتی مگر اس میں اور بھی چیزیں شامل ہوتی ہیں۔

سنی: جب حرام کسی چیز میں شامل ہو اور مقدار بھی غالب ہو تو وہ دوسری چیزوں کو بھی حرام کر دیتی ہے ورنہ مکروہ تو ضرور ہے۔

ڈاکٹر: آپ لوگ ویسے ہی باتیں کرتے ہو علاج کرنا بھی تو ضروری ہے۔

سنی: ہم اپنی طرف سے حرام نہیں کرتے بلکہ جو شرعی مسئلہ ہے وہ بتا دیتے ہیں، علاج منع نہیں مگر حلال چیزوں سے علاج کرو شفاء ہوگی۔ کاش ہمارے مسلمان بھائی قرآن سے شفاء حاصل کرتے، شہد سے کلونجی سے صناء کے پتے سے سبزیوں سے دعاؤں سے ذکر اذکار وغیرہ سے مگر گولی کھانے کی عادت انجکشن لگانے کی عادت بنالی، اور گولی بھی وہ جو ملاوٹ والی ہوتی ہے جس سے ایک بیماری اگر چلی بھی جائے تو دس بیماریاں لگا دیتی ہے۔ صحابہ کرامؓ ہر بیماری میں سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرتے شفاء ہو جاتی تھی۔

ڈاکٹر: جب کسی کی جان بچانی ہو تو حرام کا استعمال کر سکتے ہیں۔

سنی: مگر ہر مریض تو ایسا نہیں اس کو حرام دوا کیوں؟ جان بچانے کی صورت میں یعنی چیزیں مستثناء ہیں، اب تو عام بات ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر: ابھی آپ جائیں بعد میں بات کریں گے۔

سنی: ہمارے لوگ مسلمان ہو کر ایسے ڈاکٹروں بلکہ غیر مسلم سے علاج کراتے ہیں جیسے ہندو، عیسائی، یہودی یا بدعقیدہ مذاہب ہوتے ہیں۔ جو لوگ اسلام کے دشمن ہوں وہ کب مسلمان کے خیر خواہ ہو سکتے ہیں، بعض عیسائی ڈاکٹروں نے علاج کے بہانے مسلمان کو عیسائی بنالیا۔ بتائیں یہ کونسا علاج ہے؟ سوچیں!۔

مناظرہ نمبر ۲۷

وہابیوں کی اذان بھی الگ ہے

وہابی: ہماری اذان حدیث کے مطابق ہے ۱۹ کلمات ہیں۔

سنی: دنیا کے مسلمان چودہ سو سال سے اذان دیتے آئے ہیں اس میں کلمات ۱۵ ہیں وہابی دو شہادتوں کو دو دو بار کی بجائے چار چار بار کہتے ہیں اول دو بار آہستہ آواز میں اور پھر بلند آواز میں اسے ترجیع کہتے ہیں۔

وہابی: نمبر ا حضرت ابو محذورہؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں شہادتوں کے بعد فرمایا پھر بولو اشہد ان لا الہ الا اللہ۔ الخ یہ ترجیع ہے اور سنت ہے۔

سنی: اس میں تعارض ہے، ان کی دوسری حدیث میں ترجیع نہیں، اس پر قیاس کریں گے۔ دوسرا یہ کہ یہ حدیث دوسری صحیح احادیث کے خلاف ہے اس لئے عمل نہیں کر سکتے۔

تیسرا یہ کہ مشہور مؤذن حضرت بلال حضرت ابن مکتوم اور حضرت ثوبان رضوان اللہ علیہم اجمعین انہوں نے کبھی اس ترجیع پر عمل نہ کیا، اس لئے ان کا عمل زیادہ قوی ہے۔

چوتھا یہ کہ حضرت ابو محذورہؓ نے آہستہ آہستہ کلمات پڑھے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ کہنے کا حکم دیا تھا، تو تعلیم کے لئے اگر دس دفعہ کہلوایا جائے وہ الگ بات ہے اور سنت کے مطابق عمل کرنا الگ بات ہے۔

وہابی: ابوداؤد میں حدیث ہے اذان ۱۹ کلمے اور تکبیر ۱۷ کلمے سکھائے۔

سنی: یہ حدیث تمہارے بھی خلاف ہے اور آدھی حدیث پر عمل کس حدیث میں حکم ہے۔ اسی طرح دیگر اعتراض کا جواب بھی یہی ہے کہ اعلان کرنے اور شروع میں سیکھنے کے لئے کہنا دلیل نہیں بن سکتا بلکہ ہمیشہ کا عمل اور آخری عمل اور صحابہ کرامؓ کا عمل دیکھا جائے گا، اور اگر حدیث میں تعارض ہو تو قیاس سے ترجیح ہوتی ہے، ورنہ تاویل ہوگی تا کہ سب پر عمل ہو جائے۔ وہابیو! حدیثوں کو چھوڑنے سے بہتر ہے کوشش کر کے عمل کیا جائے۔ حالانکہ بخاری و مسلم شریف میں ہے کہ خواب میں اذان کا طریقہ سات صحابہ نے دیکھا اس میں دو بار الفاظ و اقامت کے ہیں، جو اس کے خلاف ہے یا تو وہ تاویل ہوگی۔ ورنہ سوچو کہ اذان الگ کلمے الگ نماز الگ کس فرقے سے تمہارا قارورہ ملتا ہے۔

وہابی: کل ملوں گا تم سے۔

سنی: مجھے انتظار رہے گا۔

مناظرہ نمبر ۷۳

وہابی اقامت الگ

یہ حضرات تکبیر اقامت کے الفاظ ایک ایک بار کہتے ہیں یعنی تیرہ کلمات۔ جبکہ اسلام میں چودہ سو سال سے اقامت میں بھی دو دو بار الفاظ پڑھتے ہیں۔

وہابی: بخاری و مسلم شریف میں ہے حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان دو دو بار کہیں اور اقامت ایک ایک بار۔

سنی: اس حدیث سے اذان دو دو بار کا حکم تمہارے خلاف ہے کیونکہ تم ترجیح کے قائل ہو۔ لہٰذا آدھی حدیث پر ایمان یا عمل اور آدھی حدیث کہ اقامت ایک ایک بار دوسرا یہ کہ تم شروع تکبیر میں چار بار اللہ اکبر اور قد قامت الصلوٰۃ دو بار ہوا یہ اس حدیث کے خلاف ہے پہلے اپنے وعدے کے مطابق دلیل تو لاؤ۔ دوسرا یہ کہ دو دو بار کے الفاظ والی حدیث صحیح کیسے چھوڑ دیں؟ تیسرا یہ کہ یہاں اعلان اذان مراد ہے اطلاع کرنا جو ایک دفعہ ہی کافی ہے اس کے بعد وہ خواب کا واقعہ پیش آیا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ بس اذان ہی دینی ہے اور فرشتے نے اذان و اقامت دو دو بار کہیں۔ اور یہ حدیث متواتر کے حکم میں ہے، حضرت بلالؓ نے پوری زندگی میں دو دو بار الفاظ کہے۔ اگر کوئی ایسا حوالہ حدیث کا دکھا دو کہ حضرت بلالؓ نے ایک بار کہے ہوں مسجد

نبوی میں یا کسی اور موذن نے؟ وہابیو! تمہارا مذہب ہی افراط وتفریط کا شکار ہے۔ جہاں اسلام کا حکم مناسب ہے تم وہاں بڑھا دیتے اور کم کر دیتے ہو۔ سب چیزیں تمہاری اسلام سے الگ ہیں۔ ہم کو الزام دیتے ہو کہ درود و سلام اذان میں اضافہ ہے۔ حالانکہ درود شریف الگ ہے اذان الگ ہے ۔ پہلے اور بعد کا فرق ہے الفاظ کا فرق ہے۔ مگر تم اذان کے الفاظ میں اضافہ کر کے اور اقامت کے الفاظ میں کمی کر کے کیا ہوئے؟

حضرات وہابی جواب دیے بغیر بھاگ گیا۔ اب کیا کریں۔

مناظرہ نمبر ۴۷

وہابیوں کا تین میل پر مسافر بن جانا

اسلام میں تین دن کی مسافت پر یا ۵۷ میل اور آبادی سے باہر جانے پر مسافر ہے جو قصر کرے گا چار رکعت والے فرض دو رکعت پڑھے۔

وہابی: بخاری و مسلم میں ہے کہ ایک دن رات کی مسافت طے کرنا بھی سفر ہے۔

سنی: یہ حدیث تمہارے بھی خلاف ہے کہ تم تین میل پر مسافر بن جاتے ہو۔ دوسرا یہ کہ بخاری و مسلم میں حدیث ہے تین دن تین رات مسافر کا ذکر ہے۔ ان احادیث پر کیسے عمل کرو گے۔ تین دن کی حدیث میں ایک دن والے پر بھی عمل ہو گیا۔ مگر ایک دن والی حدیث پر عمل کر کے تین دن والی حدیث چھوڑنی پڑتی ہے۔ اہلحدیث ہو کر حدیث چھوڑتے ہو۔ ہم اہل سنت کوشش کرتے ہیں کہ احادیث پر عمل ہو جائے حدیث چھوڑنی نہ پڑے اگر ایک دن والی حدیث منسوخ ہوئی اور تین دن والی تم نے پہلے ہی چھوڑ دی اب بتاؤ نمازیں برباد ہوئیں یا نہیں؟ اس طرح مقیم ہو کر چار والی دو پڑھ لیں تب بھی نماز برباد ہوئی۔ ایسے شک والے کام چھوڑ دو یقین والے کام کرو۔

وہابی: بخاری و مسلم میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے نماز ظہر مدینہ منورہ میں چار رکعت اور ذوالحلیفہ میں نماز عصر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ ثابت ہوا

کہ ذوالحلیفہ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے جو شہر سے باہر ہے اور قصر فرماتے تھے۔

سنی: یہ حدیث بھی تمہارے خلاف ہے اس لئے کہ آبادی سے باہر قصر فرمائی، تم تو آبادی میں تین میل جا کر قصر پڑھتے ہو یہ فرق نظر نہ آیا۔ دوسرا یہ کہ حضور علیہ السلام حج کے ارادہ سے روانہ ہوئے اور شہر سے باہر نکل کر مسافرت شروع ہے۔ تیسرا یہ کہ یہ واقعہ ایک دفعہ کا ہے ہمیشہ جس پر عمل اور صحابہ کرامؓ کا عمل ہے چار برید تک قصر ہے۔ چوتھا یہ کہ تین میل سفر میں تم شہر میں پھر کیسے عمل کرو گے کیونکہ شہر سے باہر ہونا ہی شرط ہے، جو تمہارے خلاف ہے۔

وہابی: آج کل جدید دور ہے دس منٹ میں تیز رفتار سواری سے شہر سے باہر ہو جاتے ہیں۔

سنی: اس سے تم کو کیا فائدہ ہے بلکہ عاجزی نظر آ رہی ہے کہ اور کچھ دلیل نہیں تو یہ کہہ دو، چاہے کتنی ہی تیز رفتار سواری ہو ہوائی جہاز ہو ستاون میل، شہر سے باہر، تین دن کا راستہ پانچ منٹ میں طے کر لے وہ مسافر ہے قصر پڑھے گا۔ تم مسافر نہیں پھر بھی قصر پڑھتے ہو، دو پہلے چھوڑ دیں اور دو بھی منہ پر ماردی گئیں۔

مناظرہ نمبر ۷۵

ذاکر نائیک کے شاگرد سے مناظرہ

سنی: یہ ڈاکٹر صاحب وہابی غیر مقلد ہیں یا نہیں؟

نائیکی: جی ہاں یہ بات درست ہے، کہ وہ پکے وہابی ہیں۔

سنی: جناب انہوں نے ہندو کے رام چند، کرشن وغیرہ کو نبی مانا ہے۔

نائیکی: میں نے نہیں سنا کہ انہوں نے ایسا کہا ہے۔

سنی: ان کی کتاب ہدایۃ المہدی صفحہ نمبر ۸۵ پر لکھا ہے وہابی نے بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ ان پر ایمان لانا واجب ہے، نعوذ باللہ۔ جبکہ یہ کفر ہے، غیر نبی کو نبی کہنا۔

نائیکی: اگر انہوں نے لکھا ہے تو تحقیق کر کے لکھا ہوگا۔

سنی: اگر آپ بھی مانتے ہیں تو تجدیدِ ایمان اور اگر شادی شدہ ہیں تو تجدید نکاح کرلیں۔

نائیکی: جو قوم کے بڑے ہوتے ہیں اس بنیاد پر لکھا ہوگا۔

سنی: ڈاکٹر کی تحقیق کیسی ہے اس سے اندازہ لگالو کہ غلط تراجم کی تمیز نہیں غلط مسائل بیان کرتے ہیں وہ کیا تحقیق کرے گا اور رہی بات قوم کے بڑے لوگ کی وجہ سے ہے تو قوم کے بڑے چنگیز خان، ہٹلر، ہلاکو اور دیگر ان کو بھی نبی مانتے ہو؟ اسی طرح گاؤں کا چوہدری قوم کا بڑا ہوتا ہے کیا خیال ہے؟

مشرکوں کو نبی کہنا کفر ہے رام چندر، کرشن وغیرہ ساری زندگی شرک کرتے رہے جب وہ ایمان والے بھی نہیں تو نبی کیسے ہو سکتے ہیں شرم کرو توبہ کرو کفر و شرک سے۔

نائیکی: بس جو ڈاکٹر صاحب نے کہہ دیا صحیح ہے۔

سنی: سبحان اللہ اگر ڈاکٹر خود کوئی اعلان کر دے تو تم اس کا کلمہ بھی پڑھ لو گے؟

نائیکی: خاموش ہے۔

سنی: اسی طرح ہندو کتاب کو الہامی کہنا بھی یقینی نہیں یہ وید انسان کی لکھی ہوئی ہے اس لئے کہ ان ویدوں میں گانے بھجن وغیرہ ہیں۔ اگر اس وید میں جو کہ چار ہیں ہندو بھی متفق نہیں۔ اس میں اگر اسلامی کوئی بات مل جائے تو یہ حقیقت ہے جو دشمن بھی تسلیم کرتا ہے مگر ہم انسانی کتاب کو الہامی کیسے کہہ دیں؟ خود ہندو پنڈت رادھا کرشن نے بھی تسلیم کیا ہے کہ وید انسانی تخلیق ہے۔ اور وہ چار یہ ہیں رگ وید، یجر وید، سام وید، اتھر وید۔ ہندو تاریخ قدیم ہے اور کئی حوالے ملتے ہیں مگر وید کی تصنیف کب کی گئی؟ نہ معلوم۔ اس لئے قطعی طور سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کوئی کہتا ہے کہ پندرہ سو قبل مسیح بعض دو ہزار سال اور بعض نے چھ ہزار سال قبل مسیح ان کا زمانہ بتایا ہے۔ اصل میں ہندو مذہب چوں چوں کا مربہ ہے۔ ہر مذہب کی باتیں جمع کر لیں، ان کی وید میں توحید بھی ہے رسالت بھی قیامت بھی جنت بھی جہنم بھی نیکی بھی برائی بھی کفر و شرک بھی جہل و ظلم بھی قربانی بھی عبادت بھی پوجا بھی ایک خدا کا تصور اور ایک کروڑ خداؤں کا عقیدہ بھی اس لئے جین مذہب، بدھ

مذہب، آریا مذہب، سنکرت مذہب، عیسائی مذہب یہودی مذہب، نصاریٰ مذہب مجوسی مذہب، کواکب مذہب، شمس وقمر مذہب جانوروں کی پوجا۔ کس کس مذہب کی ملاوٹ نہیں؟ فرعون کے جلانے سے آریہ قوم نے اپنے مردہ جلانا شروع کئے یہ بھی ہندو مذہب میں ہے۔ اسلام میں قیامت کے دن اٹھنے کا عقیدہ ہے۔ ہندو مذہب میں ذرا تبدیل کر کے دوبارہ جون بدل کر آنے کا عقیدہ ہے۔ اسلام کی تاریخ انبیاء کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی۔ کیا ڈاکٹر ذاکر یزیدی بتا سکتا ہے کہ رام چندر کرشنا کس کی اولاد تھے اور کس زمانے میں تھے؟ ان سے پہلے اور بعد کس مشہور نبی کا زمانہ تھا؟ ڈاکٹر یزیدی نائیک کا کہنا کہ ان پر ایمان لانا واجب ہے۔ معاذ اللہ۔ کس قطعی حوالے سے؟ کس اصول سے؟ کس ذرائع سے؟ اس مسئلہ پر ذاکر یزیدی نائیک کو کھلا چیلنج مناظرہ۔ دنیا میں جہاں چاہے بات کرلے ہم تیار ہیں۔ ورنہ اس یزیدی کا کوئی شاگرد معتقد وغیرہ وغیرہ اس سے بھی مناظرہ کرنے کو تیار ہیں۔ ورنہ ڈاکٹر اعلانیہ توبہ کرے تجدید ایمان و تجدید نکاح کرے۔

مناظرہ نمبر ٧٦

2012ء میں قیامت آئے گی

عیسائی: یہ پشین گوئی ہمارے ایک مصنف نے کی ہے اور اسکی بہت ساری باتیں درست ثابت ہوئی ہیں۔

سنی: جب تک قرآن وحدیث کے مطابق ساری نشانیاں پوری نہ ہوں اس وقت تک قیامت نہیں آسکتی۔ یہ غیر مسلم کی تجربے کی باتیں ہیں ضروری نہیں کہ پوری ہوں۔

عیسائی: یہ کتاب میں ہے اس پر فلم بن چکی ہے۔

سنی: یہ انسانی کتاب غلط ہوسکتی ہے بلکہ ہے اور فلم بنانا سچائی کی نشانی نہیں۔

عیسائی: تمام نشانیاں تو پوری ہو چکی ہیں اب دو سال بعد قیامت آئیگی۔

سنی: ابھی بڑی نشانیاں باقی ہیں ان میں حضرت عیسیٰؑ کا نزول اور امام مہدیؓ کا ظاہر ہونا پیدا ہوکر، یاجوج ماجوج کا آنا، دجال کا آنا دابۃ الارض کا نکلنا، پھر تلواروں سے جنگ کا زمانہ وغیرہ جب تک یہ نہ ہو قیامت نہیں آئیگی۔ اور یہ احادیث میں ہے مسلمانوں کا ایمان ہے کہ سب کا فیصلہ، تجربہ غلط ہوسکتا ہے مگر سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان غلط نہیں ہوسکتا۔

عیسائی: مگر اس نے بتایا کہ محرم کا مہینہ اور دس تاریخ اور جمعۃ المبارک کا دن ہوگا۔

سنی: یہ باتیں تو ہماری احادیث کی کتابوں سے نقل کی ہیں بلکہ اور بھی سن لو کہ

وقت بھی بتا دیا کہ عصر کا وقت ہوگا۔ مگر سن عیسوی اور سن ہجری نہ بتائی۔

عیسائی: سن ہجری نہ بتائی کہ اس کا علم نہیں ہوگا۔

سنی: حضور ﷺ کو لاعلم کہنا بے ایمانوں کا کام ہے۔ ہمارے آقا کا علم مشہور ہے اور نہ بتانے کی وجہ ہے کہ مسلمان بیفکر نہ ہو جائیں کہ ابھی بہت دور ہے۔ دوسری وجہ نہ بتانے کی قرآن میں ہے کہ اچانک آئے گی ورنہ جو مہینہ دن تاریخ وقت اور جو کچھ ہونا ہے وہ سب کچھ بتا دیا۔ نہ بتانا عدم علم کی دلیل نہیں اور بھی وجہ ہو سکتی ہے۔ بعض علم ظاہر نہ کرنے کا بھی حکم ہے۔ لہٰذا عیسائیوں کے بڑے بڑے وعدے جھوٹے ہو چکے ہیں۔

مناظرہ نمبر ۷۷

جنات سے مناظرہ

سنی: تم اس بچی کا پیچھا چھوڑ دو۔

جن: نہیں چھوڑوں گا۔

سنی: کہاں سے آئے ہو۔

جن: کلفٹن کے مزار سے۔

سنی: کس نے بھیجا ہے۔

جن: مزار والے بابا نے۔

سنی: جھوٹ بولتے ہو کوئی بزرگ کسی کو تنگ نہیں کرتا۔

جن: تم یہ قرآن پڑھنا بند کر دو۔

سنی: اس کا مطلب ہے تم ہندو ہو۔

جن: تم کو کیسے پتہ لگا؟

سنی: بے ایمان کو قرآن سے تکلیف ہوتی ہے۔ اب بتاؤ کہاں سے آئے ہو۔

جن: مرگھٹ سے جہاں مردوں کو جلاتے ہیں۔

سنی: کیا نام ہے؟

جن: رام چند

سنی: اب جانے کا کیا لو گے؟

جن: مٹھائی کھلا دو پیٹ بھر کے چلا جاؤں گا۔

سنی: یہ لو کتنی مٹھائی کھاؤ گے کھا کے دفع ہو جاؤ۔

جن: مٹھائی کھا کر کہتا ہے کہ میں اس لڑکی کو جان سے مار دوں گا۔

سنی: اب فقیر بھی مجبور ہے تم کو جلا کر چھوڑے گا۔

جن: تمہارے میں اتنا دم نہیں۔

سنی: مگر قرآن میں تاثیر ہے اور فقیر غوث اعظمؒ کا ادنیٰ غلام ہے۔

جن: نہیں جاؤں گا۔

سنی: یا غوثِ اعظم دستگیر پیر ما۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ

جن: ابھی تو میں جا رہا ہوں، جا رہا ہوں، جا رہا ہوں۔

مناظرہ نمبر ۷۹

یہ کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیے ہم بھی نہیں کرتے

دیوبندی: یہ گیارہویں، بارہویں، عرس اور نیاز وغیرہ اس لئے نہیں کرتے کہ حدیث میں نہیں۔

سنی: یہ کونسی شرعی دلیل ہے اور کس نے یہ قانون بنایا ہے۔

دیوبندی: بخاری شریف میں ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا میں وہ کام کیسے کروں جو حضور علیہ السلام نے نہیں فرمایا۔

سنی: بخاری کی اسی حدیث میں ہے یہ سن کر حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا یہ قرآن کا جمع کرنا خیر کا کام ہے۔ تین دفعہ یہ بات ہوئی آخر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا میرا سینہ کھول دیا گیا اور وہ اس کام کے شروع پر راضی ہو گئے۔

دیوبندی: میں نے حوالہ دیا کہ یہ بات بخاری شریف میں ہے۔

سنی: جی ہاں مگر حدیث تو پوری پڑھو۔ یہ کہاں کی شرافت ہے کہ اپنے مطلب کا جملہ لے لیا اور باقی چھوڑ دیا۔ حضرت عمر فاروق اعظمؓ نے مسئلہ حل فرمایا کہ جو خیر کا کام ہو وہ کر سکتے ہیں۔ اب بتاؤ گیارہویں، بارہویں، عرس اور نیاز وغیرہ خیر کا کام نہیں یا ہیں۔ ورنہ جمع قرآن کی صورت میں اب تم قرآن کو

ہاتھ مت لگاؤ کہ یہ کام حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے نہ کیا اور نہ کرنے کا حکم کیا۔ اسی طرح ابھی یہ کام شروع ہوا تھا مگر پایہ تکمیل تک حضرت عثمان غنیؓ نے پہنچایا۔

دیوبندی: جمع قرآن الگ ہے اور نیاز وغیرہ الگ مسئلہ ہے۔

سنی: سبحان اللہ۔ اب خیر کے کام بھی الگ الگ ہو گئے جب خیر کے کام پر صحابہ کرام کا اجماع ہے اور خیر کے کام پر امت کا اجماع ہے پھر انکار کیوں؟

دیوبندی: بس جو ہمارے علماء نے کہہ دیا وہ حق ہے۔

سنی: سبحان اللہ۔ وہ چاہے حق کے خلاف ہو مگر تمہارے مولوی صحابہ کرامؓ سے بڑھ کر ہیں؟

اگر تیرے ان علماء سے گیارہویں، بارہویں عرس اور نیاز ایصال ثواب دکھا دوں پھر۔

دیوبندی: توبہ توبہ ہمارے علماء ہم کو منع کریں اور خود وہ کام کریں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

سنی: یہ تو ان کی قبر پر جا کر پوچھنا اور توبہ کی تلقین کرنا فقیر تو حوالہ دکھانے کو تیار ہے۔

دیوبندی: میں ابھی آتا ہوں۔

سنی: مگر وہ نہ آئے اور شائد نہ آئیں اگر کوئی ثبوت دیکھ کر توبہ کر لے تو ہم دکھانے کو تیار ہیں۔

مناظرہ نمبر ۸۰

ہم کو بحث سے اختلافی مسائل سے منع کیا گیا ہے

سنی: کیوں منع کیا ہے۔

دیوبندی: اس لئے کہ ہمارے پاس حق ہے اور حق والے بحث نہیں کرتے۔

سنی: اگر اس لئے منع کرتے کہ عام آدمی بحث کرے گا اور کوئی غلط بات منہ سے نکل جائے تو گناہگار ہوگا۔ مگر یہ کہنا کہ ہمارے پاس حق ہے اور نہ بتانا بلکہ چھپانا ہوا اور حق چھپانا جرم ہے سخت وعیدیں اس پر موجود ہیں۔

دیوبندی: حق والے کو کیا ضرورت ہے بحث کرنے کی۔

سنی: اگر حق ہے تو بتانا ضروری ہے یہ کیسا حق ہے جسے چھپانے کا حکم ہے؟

دیوبندی: ہم کو تبلیغ کرنے کا حکم ہے بحث کا نہیں۔

سنی: یہ کیسی تبلیغ ہے کہ گیارہویں حرام، نذر نیاز حرام، فاتحہ وغیرہ حرام۔

دیوبندی: ہم کو بحث سے منع کیا ہے۔

سنی: بحث سے منع کیا ہے اور غیر شرعی فتوے لگانے کی اجازت دی ہے۔

دیوبندی: میں ان کاموں کی خرابی بتاتا ہوں۔

سنی: مگر آپ کو بحث سے منع کیا ہے اپنے علماء کی نافرمانی مت کرو۔

دیوبندی: مگر میں تو یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سنی: اگر مگر چھوڑو اور خاموش رہو ورنہ اپنے بڑوں کی وصیت کے خلاف ہوگا۔

دیوبندی: مگر میں تو ایک بات بتا رہا تھا۔

سنی: جب بحث سے منع ہے تو ایک بات کی اجازت کیسے مل گئی۔

دیوبندی: میں تو صرف یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سنی: صرف یہ یاد رہ اگر ایک بات بھی کرتے ہو تو اپنے علماء کے نافرمان ہو ورنہ مکمل بحث کرو۔

دیوبندی: بحث سے تو ہمیں منع کیا ہے۔

سنی: افسوس! تم پر۔ بحث بھی کرتے ہو اور منع بھی ہے۔ ہمارے عقائد و اعمال میں کوئی خرابی ہے تو بتاؤ، ورنہ اپنے غلط عقائد ہم سے پوچھو؟ جس کو سن کر کانوں کو ہاتھ لگاؤ گے۔

دیوبندی: ہمارے کونسے عقائد غلط ہیں؟

سنی: نمبر ۱۔ امکان کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔ کہ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ فتاویٰ السعیدیہ۔

نمبر ۲۔ سات زمینیں ہیں اور سات خاتم ہیں۔ تحذیر الناس۔ نانوتوی۔ گنگوہی

کیا تمہاری جماعت میں ایک بھی ایسا عالم ہے جو ان عقائد کو قرآن و حدیث سے ثابت کر دکھائے؟

دیوبندی: ہم کو بحث سے منع کیا ہے۔

سنی: قبر میں فرشتے پوچھیں گے ان سے بھی یہی کہہ دینا کہ ہم کو بحث سے منع کیا ہے۔ پھر وہ بتائیں گے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

پر 150 اعتراضات

کے منہ توڑ

جوابات

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

حضرات محترم!

!تاریخ شاہد ہے کے بدعقیدہ گستاخ بزرگان دین پر اعتراضات کر کے اپنا نامہ اعمال سیاہ کرتے رہے اور یہ عمل رہتی دنیا تک ہوتا رہے گا۔اور اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کے جہاں اعتراضات کرنے والے ہوتے ہیں وہاں ان کو منہ توڑ جواب دینے والے بھی ہوتے ہیں اور پھر صرف اعتراضات ہی نہیں بلکہ الزام لگانے والے جھوٹ بولنے والے اپنی گستاخیوں کو چھپانے کے لیے ہر قسم کے ہر بے استعمال کرتے ہیں۔

حیرت تو اس وقت ہوتی ہے کے الزام لگانے والوں کے حوالے کو جب اصلی عبارت سے ملا کر دیکھا جاتا ہے تو جھوٹ اور الزام کے ڈھول کا پول کھل جاتا ہے ،اتنا بڑا جھوٹ اور الزام لگانے والوں کو شرم وحیا نہیں حدیث میں سچ فرمایا ہے کے جب تیرے پاس شرم وحیا نہیں تو جو دل چاہے کر۔

اعلیٰ حضرت پر آج تک جتنے اعتراضات ہوئے ان سب کے جواب دیئے جا چکے ہیں اور ایسے جواب دیئے کہ اعتراض کرنیوالوں کے منہ لال پیلے ہوگئے۔لیکن اعتراض کرنے والوں میں ڈھیٹ اور بے شرم لوگ بھی ہیں جو ایک ہی اعتراض کو بار بار دہراتے ہیں۔ایسا لگتا ہے کے ان بدعقیدوں کو بار بار جوتے کھانے میں مزہ آتا ہے۔اگر یہی بات ہے تو ہم کو جوتے لگانے میں کوئی حرج نہیں۔مثال مشہور ہے کے سر سلامت جوتے بہت۔لہٰذا وہ تمام اعتراضات مختلف چھوٹی بڑی کتابوں میں موجود ہیں۔ان سب کو ایک جگہ جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

تا کہ کوئی بھی اعتراض دیکھ کر یا سن کر کوئی سنی پریشان نہ ہو اور یہ کتاب کھول کر منہ توڑ جواب دے سکے۔

بعض اعتراضات کے جوابات مختصر ہوں گے۔ مگر منہ توڑ ہوں گے اور بعض کے جوابات تفصیلی ہوں گے جیسی عبارت ہوگی ویسا جواب ہوگا۔ ان شاءاللہ

ہم امید کرتے ہیں کہ عوام اور علماء اہلسنت اس کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور مخیر حضرات اس کو مفت تقسیم کرانے میں مدد کریں گے اور اہلسنت کے خطیب حضرات سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ جلسے میں اس کتاب کے خریدنے کا اعلان فرمائیں۔

اور اگر کوئی صاحب مختصر جواب کے بعد بھی تفصیلی جواب سننا چاہے تو وہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آج تک جتنے بھی اعتراضات ہوئے ان کے جوابات اس کتاب میں ہیں، اگر کوئی نیا اعتراض کیا گیا تو اس کو آئندہ ایڈیشن میں شامل کر دیا جائے گا۔ انشاءاللہ

اعتراض الزام کے لئے نمبر وغیرہ اور جواب کے لئے ج ہوگا۔

نمبر 1: امام احمد رضا بریلوی اور اشرف علی تھانوی مدرسہ دیوبند سے پڑھے ہیں۔

ج: اعلیٰ حضرت کی پیدائش ۱۲۷۲ھ میں ہوئی۔ اور فارغ التحصیل ہو کر ۱۲۸۵ھ میں مسند افتاء پر رونق افروز ہو گئے یعنی چودہ سال کی عمر میں فتوے دینے شروع کر دیے تھے اور تھانوی ۱۲۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ دیوبند میں داخلہ ۱۲۹۵ھ میں لیا اور ۲۰ سال بعد فارغ ہوئے۔ اس وقت تک اعلیٰ حضرت ۱۰۰ کتابیں لکھ چکے تھے۔ اعلیٰ حضرت [illegible] کے بعد مفتی بن گئے

۔جب کے تھانوی کے کھیلنے کودنے کے دن تھے۔جھوٹ بولنے سے شرم کرو۔اعلیٰ حضرت کا مدرسہ دیوبند میں پڑھنا تو دور کی بات ہے دیوبند کے قریب سے بھی نہیں گزرے۔

نمبر2: اعلیٰ حضرت کی طبیعت میں گرمی اور گفتگو میں شدت تھی۔

ج: بخاری شریف میں ہے کہ بلاشبہ حق والے کے لئے (گرمی شدت) گفتگو کا حق حاصل ہے۔

نمبر3: احمد رضا خان نے دیوبندیوں کو کافر بنایا۔

ج: شاید اعلیٰ حضرت نے ٹیلی فون کر کے ان سے کہا کہ تم کافر بن جاؤ اور وہ بن گئے۔سبحان اللہ، گستاخیاں کر کے دیوبندی خود کافر ہوئے۔اعلیٰ حضرت نے بنایا نہیں بلکہ بتایا۔

نمبر4: احمد رضا خان کا رنگ سیاہ تھا۔

ج: تم سُن کر کہہ رہے ہو۔دیکھنے والوں نے بتایا کہ وہ سرخ وسفید رنگ کے مالک تھے۔

نمبر5: احمد رضا کو اپنے والدین کا نام رکھنا پسند نہیں تھا وہ عبدالمصطفیٰ لکھنے جو کہ ناجائز ہے۔

ج: پسند نہیں! یہ کہاں لکھا ہے؟ وہ تو احمد رضا ہی لکھتے اور عبدالمصطفیٰ کا اضافہ فرمایا اور قرآن وحدیث سے ثابت ہے حاجی امداد اللہ نے ایسا نام جائز لکھا۔شائم امدادیہ میں۔لگاؤ فتویٰ حاجی صاحب پر؟

نمبر6: احمد رضا کو شدید دردسر اور بخار ہمیشہ رہتا تھا۔

ج: شدید اور ہمیشہ اپنی طرف سے بڑھا دیا۔ درد تو اعلیٰ حضرت کو تھا اور تکلیف تم کو کیوں؟

نمبر 7: ان کی ایک آنکھ بے نور ہو گئی تھی۔

ج: اور تمہاری دونوں آنکھیں بے نور ہیں۔ کثرتِ مطالعہ سے وقتی تکلیف ہوئی پھر ٹھیک ہو گئی ریاض کا مفتی نابینا ہے۔ بتاؤ کیا خرابی بیان کرو گے۔

نمبر 8: ایک دفعہ عینک سر پر رکھ لی اور تلاش کرنے لگے۔ نسیان کے مریض تھے۔

ج: ایسے واقعات بھول جانے کے سب کے ساتھ ہوتے ہیں کوئی نسیان کا مریض نہیں کہتا۔ بلکہ نسیان کے مریض دیکھنے ہیں تو دیکھ دیوبندی مولوی عمامے کی جگہ پاجامہ سر پر باندھ کر لوگوں کے سامنے آ گئے۔ حوالہ محفوظ بشرط توبہ۔

نمبر 9: احمد رضا کو بہت جلدی غصہ آتا تھا اور غضبناک ہو جاتے تھے۔

ج: بالکل درست اس لئے کہ غیرت ایمانی کا تقاضہ تھا اور کس پر غصہ آتا جو گستاخ ہوتا بدعقیدہ ہوتا۔ یہ تو ایماندار ہونے کا ثبوت ہے۔

نمبر 10: وہ اکثر گالیاں بھی دے دیتے تھے۔

ج: ان کے سخت الفاظ تم کو گالیاں لگتے ہیں شاید تم گستاخ ہو۔ اگر گالیاں دیکھنی ہیں، دیوبندی کتاب شہابِ ثاقب تقریباً ۱۵۰ صفحات کی کتاب ہے اور ۲۴۰ گالیاں دی گئی ہیں۔ حالانکہ اعلیٰ حضرت نے کبھی بھی گالیوں کا جواب گالیوں سے نہیں دیا۔

نمبر 11: احمد رضا نے بغیر حوالے واقعات بیان کر دیئے۔

ج: ایک حوالہ دکھاؤ کہ یہ واقعہ بغیر حوالے کے بیان کیا؟ ورنہ اپنے علماء دیوبند سے پوچھو فرضی کتابوں کے من گھڑت نام صفحہ مطبوع لکھ دیا جبکہ پوری دنیا میں اس کتاب کا وجود نہیں۔ یہ دو کتابوں کے نام شہاب ثاقب میں حوالہ ہے۔ خزینۃ الاولیاء، ہدیۃ الاسلام۔ تمام زندہ مردہ دیوبندیوں، وہابیوں کو دعوت عام ہے کہ ان کتابوں کو پیش کردو اگر سچے ہو؟

نمبر12: احمد رضا نے انبیاء سے ہمسری کا دعویٰ کیا۔

ج: اگر حلال کی اولاد ہو تو حوالہ پیش کردو۔ اس دیوبندی کو دس سال ہو گئے وہ حوالہ نہیں دکھاسکا۔ جھوٹوں پر لعنت۔ اگر کسی دیوبندی کے پاس ثبوت ہے تو پیش کرے۔

آؤ دیکھو کہ نبی کی ہمسری بلکہ نبی کی توہین محمود الحسن دیوبندی نے مرثیہ گنگوہی میں کی۔

؎ مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم

حضرت عیسیٰ کا معجزہ تھا کہ مردوں کو زندہ کیا۔ مگر دیوبندی گنگوہی نے تو زندوں کو مرنے نہ دیا اور لطف کی بات یہ کہ خود مر کر مٹی میں مل گئے۔

نمبر13: احمد رضا خان نے صحابہ کی ہمسری کی تھی۔

ج: اس جھوٹ پر بھی ہم نے دیوبندی سے حوالہ مانگا۔ مگر پانچ سال ہو گئے وہ غائب ہیں جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ نقد سودا ہے۔ دیوبندی کی صحابہ کرام سے برابری دیکھو مرثیہ گنگوہی میں لکھا،

وہ تھے صدیق اور فاروق پھر کہیے عجب کیا ہے۔

لگاؤ فتویٰ اگر سچے ہو۔

نمبر14: احمد رضا نے چار سال کی عمر میں ناظرہ قرآن مجید پڑھ لیا اور چھ سال میں تقریر کیسے کرلی؟

ج: اس پر بھی تم کو تکلیف ہے۔ اعلیٰ حضرت کا گھرانہ علمی تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے جس پر ہوجائے۔

نمبر15: احمد رضا خان کا استاد مرزا غلام قادر بیگ تھا جو مرزا قادیانی کا بھائی تھا۔

ج: اس نام کے استاد سے چند کتابیں ضرور پڑھیں تھیں۔ مگر وہ قادیانی کا بھائی نہیں تھا۔ نام ملتا جلتا ہے، وہ قادیانی کا بھائی تھانیدار تھا، اور یہ مدرس اور مولوی تھے وہ پچپن سال میں مرگیا۔ اور یہ استاد ۸۰ سال تک زندہ رہے۔ وہ ۱۳۰۰ھ میں مرگیا۔ اور یہ ۱۳۱۴ھ میں زندہ تھے۔ کچھ تو شرم کرو جھوٹ اور الزام سے۔

نمبر16: احمد رضا ابن نقی علی ابن رضا علی ابن کاظم علی، یہ شیعہ خاندان تھا۔

ج: سبحان اللہ۔ اہلبیت کے نام برکت کے لئے رکھنا شیعہ بن جانا ہے تو تمام دیوبندی تیار ہوجائیں کہ دیوبندیوں، وہابیوں میں بھی ایسے نام موجود ہیں۔ اشرف علی، حسین علی، علی اصغر، غلام حسین، غلام حسن، محمد باقر، محمد حسین، غلام علی وغیرہ۔ فتویٰ تیار کرو۔ اور حوالے دیکھو۔ ورنہ چلو بھر پانی میں ڈوب مرو۔ اور اعلیٰ حضرت نے شیعہ رافضی کے رد میں ۲۰ کتابیں تصنیف کیں کاش وہ پڑھ لیتے تو کچھ شرم کرلیتے۔

نمبر 17: امام بریلوی نے سخت توہین کی ہے۔ بی بی عائشہؓ کی شان میں۔ حدائق بخشش کتاب حصہ سوم میں۔

ج: اس قسم کا اعتراض کر کے دیوبندیوں نے پریشان کر رکھا ہے۔ ہم اس بات کا ایسا جواب دے رہے ہیں کہ دیوبندی مر تو سکتے ہیں مگر اعلیٰ حضرت کی گستاخی ثابت نہیں کر سکتے۔ ان شاء اللہ۔ حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کا وصال ۱۹۲۱ء میں ہوا اور اس وقت تک حدائق بخشش کے دو حصے شائع ہوئے تھے۔ آپ کے وصال کے دو سال بعد ۱۹۲۳ء مولانا محمد محبوب علی قادری نے آپ کا کلام متفرق جمع کر کے حدائق بخشش حصہ سوم کے نام سے چھاپ دیا پریس نابھ سٹیم بمبئی سے کیونکہ کتابت اور چھپائی کا سارا کام پریس والوں کو دے دیا تھا پریس میں ایک خارجی بھی تھا اس نے وہ اشعار اُمِ ذرع مشرکہ عورتوں کے بارے میں تھے جن کا ذکر حدیث کی کتابوں میں ہے مسلم شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف۔ خارجی کاتب نے وہ اشعار ام المؤمنینِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نام میں شامل کر دیئے تاکہ اہلسنت کے عالم دین کو بدنام کیا جا سکے۔ اور اس حصہ سوم پر اعلیٰ حضرت کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہوا ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اعلیٰ حضرت نے حصہ سوم نہ تو ترتیب دیا اور نہ شائع کیا اور نہ ان کے اشعار ہیں۔ لہٰذا یہ الزام لگانے اور جھوٹ بولنے والے پہلے تو یہ ثبوت فراہم کریں کہ یہ حصہ سوم اعلیٰ حضرت نے ترتیب دیا اور شائع کیا ہو؟ ورنہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔ اور رہی بات محبوب علی صاحب کی تو اس غلطی کی

نشاندہی بھی سُنّی بریلوی علماء نے کی تھی جن کا نام علامہ مشتاق احمد نظامی ہے۔ اور جب اس غفلت کا علم ہوا محبوب علی صاحب کو تو انہوں نے اپنی انا کا مسئلہ نہیں بنایا۔ جیسے دیوبندیوں نے گستاخی کر کے اپنی انا کا مسئلہ بنالیا بار بار توجہ دلانے کے بعد بھی توبہ نہیں کی، تو محبوب علی صاحب نے ۹ ذیقعد ۱۳۲۷ھ بمبئی کے ہفتہ وار اخبار میں اعلانیہ توبہ شائع کی اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور استغفار کیا۔ اگر کوئی صاحب وہ اخبار دیکھنا چاہیں تو ہم دکھانے کے لئے تیار ہیں۔ اور توبہ کے بعد گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس وقت کے ایک سو انیس علماء نے فتویٰ دیا کہ اعلانیہ توبہ کرنے کے بعد توبہ قبول ہوتی ہے اور توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ اور اسے کتابی شکل میں بھی شائع کر دیا تو یہ شور ختم ہو گیا۔ اور ۱۹۵۵ء میں جب یہ ہنگامہ کھڑا ہوا تو تمام ذمہ داری محبوب علی صاحب کے اوپر ہی ڈالی جا رہی تھی۔ کسی ایک نے بھی اعلیٰ حضرت کا نام نہ لیا کیونکہ وہ یہ دیکھ چکے تھے کہ حصہ سوم اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد محبوب علی صاحب نے شائع کیا ہے۔ مگر دیوبندی تو ادھار کھائے بیٹھے تھے اعلیٰ حضرت کی دشمنی میں وہ یہ موقعہ کب ہاتھ سے جانے دیتے۔ لہٰذا آج تک وقتاً فوقتاً اس گستاخی کو اچھالتے ہیں اور اعلیٰ حضرت کے مقام کو لوگوں کے دلوں سے نکالنا چاہتے ہیں۔

کیا دیوبندیوں میں ایک مرد بھی ایسا نہیں جو انصاف پسند ہو حقیقت پسند ہو؟ اور وہ بتائے کہ اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد ان کی طرف دوسرے کی غلطی منسوب کرنا حماقت جہالت بے شرمی اور بے غیرتی ہے یا نہیں؟

شاید یہ توبہ کا دروازہ دیو بند میں ہے جب چاہے کھول دیں جب چاہیں بند کردیں۔ تمام دیو بندیوں، وہابیوں کو چیلنج ہے کہ حصہ سوم حدائق بخشش اگر اعلیٰ حضرت کی زندگی میں آپ سے ترتیب دے کر شائع کرنا ثابت کردیں ایک لاکھ روپے انعام حاصل کریں ورنہ شرم کریں۔ ارے اپنے گھر کی خبر لو۔ تھانوی نے لکھا، فضل الرحمن کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ میں بیمار ہوا اور پھر آرام ہونے کے بعد کہا کہ ''سیدہ فاطمہ الزہرہؓ خواب میں آئیں اور مجھے سینے سے لگالیا'' اچھا ہوگیا۔ جواب دو کیا فتویٰ ہے۔ حوالہ قصص الاکابر۔

دوسری عبارت۔ تھانوی نے لکھا کہ میں نے یہ بھی خواب دیکھا کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں۔ اس سے میں تعبیر سمجھا کہ جو نسبتِ عمر حضرت عائشہ صدیقہؓ کو بوقتِ نکاح حضور کے ساتھ تھی وہ ہی نسبت ان کو ہے۔ (حوالہ۔ اضافات الیومیہ)

دیو بندیو! یہ گستاخی نظر نہیں آتی۔ جواب دو حضور ﷺ کے ساتھ تھانوی کو کیا نسبت ہے؟ اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے تھانوی کی بیوی کو کیا نسبت ہے۔ کسی دیو بندی کی غیرت نے جوش نہیں مارا اس پر فتویٰ دے یا تھانوی کی توبہ دکھائے۔ اپنی گستاخیوں پر پردہ ڈالنا چاہتے ہو شرم کرو۔

نمبر 18: احمد رضا کا مذہب رضا خانی ہے۔

ج: جس سابقہ دیو بندی سعید احمد نے جھوٹ بولا تھا وہ توبہ کر کے سُنّی حنفی

بریلوی بن گیا ہے۔ دیوبندیو! تم بھی جھوٹ سے توبہ کرلو۔

نمبر19: احمد رضا نے نیا فرقہ نکالا۔

ج: امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ قدیم مسلک سُنی حنفی تھے اس کی گواہی ثناء اللہ امرتسری نے دی۔ (شمع توحید) اور سلیمان ندوی نے دی۔ حیات شبلی نعمانی میں اور شیخ محمد اکرام نے موج کوثر کتاب میں دی ہے۔ عبدالحی علی ندوی نے۔ نزہتہ الخواطر میں۔

نمبر20: احمد رضا کو فقہ میں عبور حاصل نہیں تھا۔

ج: صرف فتویٰ رضویہ پڑھ لو گیارہ جلدیں ہیں پھر بتاؤ کیا خیال ہے۔ مٹی کی اقسام سے تیمم کی ۸۴ صورتوں میں اعلیٰ حضرت نے ۱۰۷ اقسام اور بیان کر دیں ایسا فقہ حنفی پر عبور تھا۔ کہ آج تک دیوبندی پوری جماعت میں بھی کسی کو حاصل نہیں۔

نمبر21: احمد رضا نے امام حسینؓ کے مزار مبارک کی تصویر رکھنا جائز لکھا ہے۔

ج: ایسی تصویر کسی بزرگ کے مزار کی رکھنا جائز ہے۔ بتاؤ کیا شرعی خرابی ہے؟

نمبر22: احمد رضا خان پان کھاتے اور حقہ پیتے تھے یہ بری باتیں ہیں۔

ج: اگر یہ بری باتیں ہیں تو فتاویٰ رشیدیہ میں گنگوہی وہابی نے پان اور حقہ کا کھانا پینا درست لکھا ہے۔ کیا خیال ہے دیوبندیو! گنگوہی نے بری عادتوں کا حکم دیا ہے؟

نمبر23: احمد رضا خان نے اللہ تعالیٰ کی شان میں نازیبا کلمات کہے۔ فتاویٰ رضویہ۔

ج: وہ کلمات کس باطل عقیدہ کے سلسلے میں کہے کہ دیوبندی عقیدہ اللہ تعالیٰ

جھوٹ بول سکتا ہے۔ معاذ اللہ۔ اس پر اعلیٰ حضرت نے خرابیاں بیان کیں وہ تم نے نہیں بتایا کیونکہ اس عقیدہ پر بعض دیوبندی بھی لعنت کرتے ہیں۔ شرم کرو۔ اگر دیوبندیوں کو اللہ تعالی کی پاکیزگی پر ایمان ہے تو امکان کذب سے توبہ کرو۔

نمبر 24: احمد رضا خان کے رسائل ہی رسائل ہیں جو کتاب نہیں کہلا سکتے۔

ج: ارے تھانوی کے رسائل کو تم کتابیں شمار کر سکتے ہو تو ہم اعلیٰ حضرت کے رسائل کو کتاب کیوں نہیں کہہ سکتے۔ رفیع الدین کے رسائل ۹ صفحات کے ہو کر کتاب بن جائے تو اعلیٰ حضرت کے رسالہ ۴۰ صفحات میں کتاب کیوں نہیں بن سکتی۔

نمبر 25: اعلیٰ حضرت نے ہندوستان کو دار السلام قرار دیا جبکہ وہ دار الحرب ہے۔ لہٰذا احمد رضا خان کو معلوم ہی نہیں کہ اس کا کیا حکم ہے؟

ج: کرامت علی جونپوری، نواب صدیق حسن، محمد حسین بٹالوی، نذیر حسین، نذیر احمد، تھانوی، عبدالحی لکھنوی، ان سب کی کتابوں میں ہے کہ ہندوستان دار الحرب نہیں۔ بتاؤ تم جھوٹے ہو یا یہ سب کیا یہ جاہل تھے؟ قاسم نانوتوی نے دار الحرب بھی کہا اور دار السلام بھی کہا۔ قاسم العلوم مکتوبات میں۔ اور اشرف علی تھانوی دار السلام ہونے کو ترجیح دیتے ہیں۔ تحذیر الاخوان میں۔ جواب دو جھوٹوں کے سردار؟

نمبر 26: احمد رضا خان کا مقام رضا خانی کتاب میں دیکھو کیسا ہے؟

ج: وہ بھی دیکھا اب یہ بھی دیکھ کہ رضا خانی مصنف نے دیوبندی مذہب سے

بیزاری کا اعلان کر کے بتایا کہ اس کے تمام حوالے جھوٹے۔ غلط اور الزام لگائے تھے۔ سابقہ دیوبندی سعید احمد صاحب نے یہ بھی کہا کہ اب میں سابقہ کتابوں کے منسوخ کر چکا ہوں۔

اگر دیوبندی مفتی فرمائش کرے تو ہم اس کے گھر کے سامنے سعید احمد صاحب کی تقریر کرا سکتے ہیں۔

نمبر 27: احمد رضا خان نے جہاد کا فتویٰ نہیں دیا معلوم ہوا کہ انگریز کے ایجنٹ تھے۔

ج: اعلیٰ حضرت نے جہاد کے اہم فریضہ کے متعلق لکھا کہ یہ اس وقت فرض ہوگا جب اس کی شرائط پائی جائیں اور اہم شرط یہ ہے کہ سلطانِ اسلام اور قوت کا موجود ہونا۔ اور فقہ حنفی کی کتابوں سے حوالے دیئے۔ مجتبیٰ، شرح نقایہ، ردالمختار۔ مگر وہابیوں نے تو جہاد کی فرضیت کا ہی انکار کر دیا، ہر قسم کی شرط کا انکار کر دیا حوالہ۔ الاقتصاد فی مسائل الجہاد میں۔ اور تھانوی نے گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھوی اور اسمعیل دہلوی نے بھی جہاد کا فتویٰ نہیں دیا۔ بتاؤ یہ سب انگریز کے ایجنٹ تھے؟ تھانوی کو چھ سو روپے ماہانہ انگریز تنخواہ دیتا تھا۔ حوالہ مکالمۃ الصدرین میں ہے۔ اس کو کہتے ہیں انگریز کا ایجنٹ، اس کے علاوہ بے شمار دیوبندی مولوی انگریز کے پکے ایجنٹ تھے۔ مزید حوالے "دیوبندی مذہب" کتاب میں دیکھ سکتے ہیں۔

نمبر 28: احمد رضا خان ہندوؤں کے خیر خواہ تھے۔

ج: اعلیٰ حضرت پر الزام لگانے والے بغیر ثبوت کے بکواس کرتے ہیں، جبکہ اعلیٰ حضرت نے گاندھی سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور دنیا نے

دیکھا کہ اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد گذشتہ سالوں میں انڈیا کے وزیراعظم نرسیما راؤ نے اعلی حضرت کے عرس میں شریک ہونے کا پروگرام بنایا جس پر اعلیٰ حضرت کے پوتے حضرت اختر رضا خان بریلوی نے سختی سے منع کر دیا تھا۔ دیوبندیو! آنکھیں کھل گئیں ہوں گی۔ ورنہ ہم کھول دیتے ہیں۔ جشن دیوبند سوسالہ منایا اس میں اندرا گاندھی کو بلایا۔ سنجے گاندھی نے کھانے کا انتظام کیا اور گوشت جھٹکے کا دیوبندیو نے کھایا۔ خیر خواہ کون ہوئے؟ ایسے بیشمار حوالے دیوبندی مذہب کتاب میں دیکھیں کہ گاندھی کی تصویر کے سامنے قرآن خوانی کی گئی۔

نمبر29: احمد رضا کو اعلیٰ حضرت کہنے والے گستاخ ہوئے کہ انبیاء کو حضرت صحابہ کرام کو حضرت کے لقب سے یاد کرتے اور لکھتے ہیں مگر اپنے احمد رضا کو اعلیٰ حضرت کہتے ہیں۔

ج: اعلیٰ حضرت کہنے میں ہماری نیت یہ ہے کہ اپنے زمانے میں علماء حق کے اعلی حضرت نہ کہ انبیاء وصحابہؓ سے اعلی۔ مسلمان کی نیت پر حملہ کرنا گناہ ہے۔ اور معلوم ہونے کے بعد بھی کہنا بہتان والزام جھوٹا ہے۔ لیکن سیدھی انگلیوں سے گھی نہ نکلے تو ٹیڑھی کرنی پڑتی ہے۔ ہم وہابی کے اس بہتان کا ایسا جواب دینا چاہتے ہیں کہ جو طمانچہ سے کم نہیں ہوگا اور مرتے دم تک منہ لال رہے گا۔ دیوبندی وہابی عاشق الٰہی میرٹھی نے کتاب تذکرۃ الرشید میں گیارہ جگہ حاجی صاحب کو اعلی حضرت لکھا۔ دو جگہ گنگوہی نے اپنے مکتوب میں حاجی صاحب کو اعلی حضرت لکھا۔ تھانوی نے تین جگہ اعلیٰ حضرت لکھا۔

تحفۃ القادیان میں قاری طیب کو اعلیٰ حضرت لکھا۔ لگاؤ فتویٰ گستاخ انبیاء اور گستاخ صحابہ کرامؓ کے ہونے کا اگر اپنے دعوے میں سچے ہو؟

نمبر30: احمد رضا خان کی کتابیں ۱۰۰ کے قریب ہیں اس سے زیادہ نہیں۔

ج: جھوٹوں کے سردار آؤ ہم سے اعلیٰ حضرت کی ایک ہزار کتابوں کے نام دیکھ لو اور جھوٹے الزام سے توبہ کرو۔

نمبر31: احمد رضا تعویذ کے پیسے لیتے تھے۔

ج: ایک ثبوت دکھا دو، ورنہ شرم کرو، پوری زندگی تعویذ کے لیے پیسے روپے نہیں لئے بلکہ جو مٹھائی لے آتا اور تعویذ مانگ لیتا اس کی مٹھائی واپس کر دیتے۔

نمبر 32: بریلوی امام نے انبیاء کی بشریت کا انکار کیا۔

ج: ثبوت دو اگر حلال کی اولاد ہو تو، ورنہ اعلیٰ حضرت نے فتاویٰ رضویہ میں لکھا کہ جو مطلقاً حضور ﷺ سے بشریت کی نفی کرے وہ کافر ہے۔ وہابیو! جھگڑا صرف بشریت کا نہیں بلکہ حضور ﷺ کو اپنے جیسا کہنے میں ہے۔ ہم اہلسنت حضور ﷺ کو بشر مانتے ہیں بے مثل و بے مثال، اور تمہاری کتابوں سے دکھانے کو تیار ہیں کہ حضور ﷺ و دیگر انبیاء سے امتی اعمال میں بڑھ جاتا ہے، اور حضور ﷺ سے زیادہ علم شیطان و ملک الموت و دیگر مخلوق کو مانتے ہو۔ حوالے دیکھو اور تجدید ایمان کرو۔

نمبر33: بریلویوں کی کتابیں "تجانب اہلسنت، نغمہ روح، باغِ فردوس" میں گستاخی ہے۔

ج: یہ کتابیں ہماری عقائد کی نہیں اور نہ ہی معتبر ہیں اس میں رطب و یابس بھرا

ہوا ہے۔ آؤ مرد میدان بنو ہم ان کتابوں پر فتویٰ لگاتے ہیں تم حفظ الایمان، تحذیر الناس، براہین قاطعہ، فتاویٰ رشیدیہ پر فتویٰ لگاؤ؟ ہے کوئی تم میں ایماندار۔

نمبر34: امام بریلوی نے انبیاء علیہم السلام کی موت کا انکار کیا ہے۔

ج: حوالہ، ثبوت، دلیل یہ سب غائب جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ اعلیٰ حضرت کی کتاب میں ہے انبیاء پر ایک لحظہ کے لئے موت طاری ہوتی ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہو جائے۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ انبیاء کو بھی اجل آنی ہے مگر ایسی کہ فقط آنی ہے۔

نمبر35: بریلوی عقیدہ تین خدا کا قائل مشرک نہیں ہے۔ فتاویٰ رضویہ۔

ج: یہ عبارت فتویٰ رضویہ میں نہیں ہے اور نہ ہی یہ ہمارا عقیدہ ہے جھوٹ بولتے ہوئے خدا کا خوف تو کر لیتے، کیا دیوبندیوں کو یہی سکھایا جاتا ہے کہ جھوٹ بولو الزام لگاؤ، بہتان باندھو اور بغیر نام اور پتے کے پرچے فوٹو اسٹیٹ تقسیم کر کے لوگوں کو گمراہ کرتے رہو۔

نمبر36: بریلوی عقیدہ۔ اللہ تعالیٰ ۹۳۵ھ میں پیدا ہوئے۔ معاذ اللہ، نغمہ روح۔

ج: جھوٹ، الزام، بہتان ہے نغمہ روح نہ تو ہماری عقیدہ کی کتاب اور نہ ہی معتبر ہے آؤ اس پر ہم فتویٰ لگاتے ہیں۔ تم مرثیہ گنگوہی کے لکھنے والے محمود الحسن پر فتویٰ لگاؤ اس نے لکھا کہ،

؎ خدا ان کا مربی تھا وہ مربی تھے خلائق کے

گنگوہی کو لکھا کہ خدا ان کی پرورش کرتا تھا اور وہ تمام مخلوق کی پرورش کرتے

تھے، جواب دو؟ دیوبندیو! گنگوہی کو خدا مان لیا؟ اور گنگوہی کے مرکر مٹی میں ملنے کے بعد مخلوق کا مربی کون ہے؟

نمبر37: مسجد میں ناچنا جائز ہے۔ المجالس۔

ج: غلط بات ہے جو بھی کرے تم فتویٰ دو ہم بھی دستخط کر دیتے ہیں۔ اور رشید احمد گنگوہی نے مسجد میں چار پائی بچھانے کی اجازت دی ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ۔ جواب دو؟ چار پائی بچھانے کے بعد اس پر پاؤں پھیلا کر لیٹنا بھی ہوگا بتاؤ یہ مسجد کا ادب ہے یا ہوٹل کھولنے کا پروگرام۔

نمبر38: بریلویوں نے باقاعدہ جماعت بنا کر مرزائیوں کی مخالفت کبھی نہیں کی۔

ج: سبحان اللہ۔ سب سے پہلے اعلیٰ حضرت نے مرزا دجال کو کافر کہا۔ پیر مہر علی شاہ صاحب نے جو کارنامے قادیانی مذہب کے خلاف کئے اور مناظر اعظم محمد عمر صدیقی اچھروی صاحب نے جگہ جگہ قادیانیوں کو ننگا کر دیا اور بھگا دیا دیگر علماء اہلسنت کے اگر نام لکھیں تو ایک عظیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ تحریک ختم نبوت میں کس نے مقابلہ کیا وہ سب بھول گئے۔ شاہ احمد نورانی نے قومی اسمبلی میں مرزائیوں کو اقلیت اور کافر قرار دلوایا۔ اہلسنت بریلوی کے علماء ایک جماعت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دیوبندی پوری جماعت مل کر بھی وہ کام نہیں کر سکتی جو فرداً فرداً علماء اہلسنت نے کئے۔

اس طرح تو کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ دیوبندیوں نے عیسائیوں، یہودیوں کے خلاف باقاعدہ جماعت بنا کر کبھی بھی مخالفت نہیں کی۔ بتاؤ؟ جو جواب تمہارا وہی جواب ہمارا۔ اسی طرح اشرف علی تھانوی نے کونسی جماعت

باقاعدہ بنا کر شیعہ کی مخالفت کی؟ گنگوہی نے کون سی جماعت بنائی، نانوتوی نے کون سی جماعت بنائی؟ قادیانیوں کے خلاف؟

نمبر39: امام بریلوی اور ان کے ماننے والے گستاخ ہیں ان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

ج: آج کے وہابی دیوبندی تو اپنے علماء کے فتووں سے بھی بے خبر جاہل ہیں ان کے تھانوی نے، گنگوہی نے کاشمیری نے اور دیگر نے بریلوی امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز درست قرار دیا ہے۔ حوالے دکھانے کو تیار ہیں آؤ مرد میدان بنو۔ حوالے دیکھ کر جھوٹ کے الزام سے توبہ کر لینا۔ آج یہ بکواس کر کے اپنے علماء کی توہین کر رہے ہیں فتوے کا انکار کر رہے ہیں۔ اور ان کے بڑوں نے ان کے منہ پر تھوک دیا کہ تم کس منہ سے انکار کرتے ہو۔ دیوبندیوں نے نماز جائز ہونے کا فتویٰ دے دیا۔

نمبر40: بریلوی یہاں پاکستان میں وہابیوں کو گستاخ اور خبیث کہتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں مگر سعودیہ میں حرمین شریفین کے وہابی امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔

ج: دیوبندی حسین احمد مدن پوری نے وہابیوں کو گستاخ اور خبیث لکھا ہے دیکھو کتاب ''الشہاب ثاقب'' میں۔ بتاؤ دیوبندیوں اپنے حسین احمد کو چھوڑو گے یا سعودی وہابی امام کو۔ دیوبندی گستاخ وہابی خبیث امام کے پیچھے نماز پڑھ کر اپنی نماز برباد کر رہے ہیں یا نہیں؟ اور یوسف لدھیانوی نے فتویٰ دیا جنگ اخبار میں کہ امام حرمین اور مسجد نبوی کے امام کے پیچھے نماز جائز نہیں

کہ وہ ویڈیو بنواتے ہیں۔ جواب دو۔ دیو بندیو! یوسف لدھیانوی کا فتویٰ مان کر بھی تم اپنی نماز ضائع کر رہے ہو۔ حج وعمرہ اور نوکر پیشہ دیو بندیوں کی نمازیں امام کعبہ کے پیچھے ناجائز ہیں۔ حوالہ جنگ اخبار کا۔ جمعۃ المبارک 1996ء۔

نمبر41: بریلوی حج کرتے ہیں اور امام کعبہ کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اور ان کا حج کیسے ہوگا۔

ج: یہ اعتراض کرنے والا جاہلوں کا سردار ہے۔ حج کا تعلق اور شرط اور رکن، کا امام کعبہ کے پیچھے نماز نہ پڑھنے سے کوئی کمی یا خرابی حج میں نہیں آتی۔ بے شمار لوگ وضو کر رہے ہوتے ہیں جماعت نکل جاتی ہے بعض بیت الخلاء میں ہوتے ہیں جماعت نکل جاتی ہے۔ ان کا بھی حج ہو جاتا ہے۔ اگر دیو بندی امام کعبہ کے پیچھے نماز پڑھنے کو حج کا رکن اور شرط بتاتے ہیں تو لدھیانوی نے امام کعبہ کے پیچھے نماز ناجائز کہی ہے۔ چلو بھئی تمام دیو بندیوں کی نمازیں ناجائز اور ساتھ ہی حج بھی ناجائز ہو گیا۔ دیو بندیو! فرض حج دوبارہ کرواور تمام نمازوں کی قضاء کرو۔ گستاخوں کی حمایت کرنے چلے تھے اپنے حج اور نمازیں برباد کر دیں۔ سبحان اللہ۔

نمبر42: احمد رضا نے گستاخی کی ہے اس لئے کافر ہے ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔

ج: واہ بھئی واہ تھانوی، گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھوی کو اعلیٰ حضرت کی کوئی گستاخی اور کفر نظر نہیں آیا جو آج کے دو ٹکے کے دیو بندی کو نظر آ گیا۔ یہ تو اپنے علماء سے زیادہ اور بڑھ کر کفر کا فتویٰ لگانے میں تیز ہیں۔ کیوں نہ ہو دیو بندی

مذہب میں امتی اعمال میں انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں۔ حوالہ تحذیر الناس۔ تو آج کے دیوبندی تھانوی سے اعمال میں علم میں فتوی میں کافر کہنے میں بڑھ سکتے ہیں۔ لیکن علمائے دیوبند نے ایسے کہنے والوں کے منہ پر تھوک دیا بلکہ پیشاب کر دیا کہ ہم احمد رضا کو عاشق رسول، ایمان دار، مفتی، نیک، سنتوں کا پابند اور دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ حوالہ دیکھو اور تجدید ایمان، تجدید نکاح کرلو۔

نمبر43: بریلوی کلمے۔

لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ۔ معاذ اللہ۔ فوائد فریدیہ

لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ۔ معاذ اللہ۔ تذکرہ غوثیہ

لا الہ الا اللہ محکم دین بریلوی رسول اللہ۔ معاذ اللہ۔ تذکرہ غوثیہ۔

ج: پہلی بات تو یہ کہ یہ بزرگ بریلوی کب اور کیسے ہو گئے؟ جھوٹ سے توبہ کرو۔ دوسری بات یہ کہ یہ کلمات غیر شرعی ہیں تم فتویٰ کیوں نہیں لگاتے؟ عورتوں کی طرح کب تک پردہ کرتے رہو گے۔ لگاؤ فتویٰ تم کو کس کا انتظار ہے۔ یہ تینوں بزرگوں کے یہ واقعات غلط ہیں من گھڑت ہیں ان کی زندگی کے نہیں ہیں۔ یہ خواجہ صاحب ہندوؤں کو حضور علیہ السلام کا کلمہ پڑھائیں یہ نہیں ہوسکتا۔ آؤ ہم فتویٰ دینے کو تیار ہیں کہ جس نے یہ کلمے بنائے وہ جاہل گمراہ بے دین بے ایمان ہیں۔ اور تم بھی تھانوی کے واقعہ کو بیان کرو۔

لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ۔ معاذ اللہ۔

تھانوی کا کلمہ خواب اور بیداری دونوں کی حالت میں پڑھا گیا۔ خواب پر تو

ہم کو کوئی اعتراض نہیں مگر بیداری میں بھی یہ کلمہ تھانوی کا پڑھا گیا رسالہ الامداد میں۔ آؤ ہم دکھائیں پھر تم تھانوی پر فتویٰ لگا دینا۔ تم اسی لئے فتویٰ نہیں لگاتے کہ تھانوی پر بھی لگانا پڑے گا۔ کب تک اپنے اکابر کی گستاخیوں پر پردہ ڈالو گے۔ پھر تھانوی تو خواب میں نہیں تھا اس نے جو جواب دیا کہ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ تم اس کی طرف رجوع کرتے ہو وہ متبع سنت ہے۔ حالانکہ حدیث کے مطابق تھانوی کو جواب دینا چاہئے تھا کہ یہ بُرا خواب ہے بائیں ہاتھ کی طرف منہ کر کے تین مرتبہ تھو، تھو، تھو کرو۔ مگر وہ منصب نبوت کو پسند کرتے تھے جب ہی تو کہا اس واقعہ میں تسلی ہے۔ اور اگر تھانوی کا جواب درست مانتے ہو دیوبندیو! جو بھی متبع سنت یعنی سنت کی اتباع کرنے والا ہے تمام دیوبندی اولیاء اللہ کا نام لے کر پڑھو۔ تمام صحابہ کا کلمہ میں نام لے کر پڑھو۔ کیونکہ یہ سب متبع سنت ہیں۔ اگر ایسا کلمہ نہیں پڑھ سکتے تو تھانوی پر فتویٰ لگا کر جھگڑا ختم کرو۔ اس واقعہ سے دیوبندیوں میں کئی گروپ بن گئے اور بعض نے دبی زبان میں ہلکا فتویٰ لگا دیا۔ تفصیل کے لئے دیکھو کتاب ''دیوبندی مذہب''۔ اس طرح کے حوالے دینے والے سابقہ دیوبندی سعید احمد قادری ہیں۔ جس نے من گھڑت حوالوں سے توبہ کر کے تجدید ایمان کر لیا اور سنی حنفی بریلوی بن گئے۔

اس پر بعض دیوبندیوں نے کہا ہم کو تو پہلے ہی معلوم تھا کہ یہ سنی بن جائے گا۔ ظالموں تم نبی ﷺ کے علم غیب کے منکر ہو اور خود علم غیب کو دعویٰ کرتے ہو۔ شرم کرو چلو بھر پانی میں ڈوب مرو۔ اگر دیوبندی کو علم غیب تھا مان لیں تو

یہ عطائی ہوگا ذاتی نہیں ہوسکتا۔ تو اسمٰعیل دہلوی نے عطائی علم غیب والے کو بھی مشرک لکھا ہے۔ تو یہ دیوبندی اسمٰعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک ہوا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ اور اس پرچے میں لکھا کہ ایک حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو مبلغ بیس ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔ اور دس حوالہ دیئے ہیں۔ ہم اعلان کرتے ہیں کہ دس حوالے غلط من گھڑت فریب اور جھوٹے ہیں آؤ مرد میدان بنو۔

چلتے چلتے ایک اور پرچہ دیوبندی فوٹو اسٹیٹ کر کے تقسیم کرتے ہیں اس کا جواب بھی پڑھ لیں سرخی یہ ہے۔

نمبر 44: دنیائے بریلویت کو چیلنج۔

ج: تمام زندہ مردہ دیوبندیوں، وہابیوں، خارجیوں کو اعلان کر کے بتا رہے ہیں کہ ہم کو تمہارا چیلنج منظور ہے قبول ہے۔
آؤ مرد میدان بنو علمی گفتگو تحریری گفتگو کرو۔

چیلنج دے کر چوڑیاں پہن کر منہ چھپانے والو کہاں ہو؟ اگر حلال کی اولاد ہو تو نام اور پتہ لکھو تا کہ شرائط طے کی جائیں۔ اگر سامنے آنے کی ہمت و جرأت نہیں، شاید پاؤں میں مہندی لگی ہے تو گھر میں بیٹھ کر تحریری مناظرہ کر لو۔ نام اور پتہ لکھو کہ دنیا کے دیوبندیت اور وہابیت کو چیلنج کہ اپنا اہلسنت و جماعت ہونا ثابت کرو۔ منہ مانگا انعام وصول کرو۔

تمام زندہ مردہ دیوبندیوں کو دعوت عام اہلسنت کے عقائد کی طرح اپنے عقائد ثابت کرو اور انعام حاصل کرو۔

خادم اعلیٰ حضرت محمد جہانگیری نقشبندی۔

خطیب مدینہ مسجد، عبداللہ ہارون روڈ صدر کراچی۔

آؤ مرد میدان بنو۔ کب تک لوگوں کو گمراہ کرتے پھرو گے۔

نمبر 45: حضور میرا مقتدی تھا اور میں اس کا امام بقول احمد رضا خان۔ ملفوظات۔

ج: تمام دیوبندیوں کو دعوت عام ہے کہ یہ الفاظ ملفوظات میں دکھادیں منہ مانگا انعام حاصل کریں ورنہ بہتان سے توبہ کریں۔

دوسری بات یہ کہ یہ اعتراض جھوٹ و الزام پر مبنی ہے جو سعید احمد نے دیوبندی مذہب کی حالت میں رہتے ہوئے لگایا۔ معلوم ہوا دیوبندیوں کا مشغلہ ہے جھوٹ بول کر گمراہ کریں اور سعید احمد نے خود اقرار کیا کہ یہ بہتان میں نے لگائے تھے حقیقت اور سچائی نہیں۔ اور سعید احمد نے یہ بھی کہا کہ میری کتابوں کا حوالہ دینا حرام کی اولاد بننا ہوگا۔

تیسرا جواب یہ کہ واقعہ دیکھیں اور دیوبندی کا دجل وفریب دیکھیں۔ ان کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت حضور علیہ السلام سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لے جاتے ہیں۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ حضور کہاں تشریف لے جاتے ہیں؟ فرمایا برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے۔

الحمد للہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا۔

حضرات دیکھ لیں جو سرخی دیوبندی نے لگائی اس میں یہ الفاظ اور عقیدہ کہاں ہے سوائے عیاری اور مکاری کے دیوبندی کو کچھ نہیں آتا۔

چوتھا جواب یہ کہ اس واقعہ میں حضور ﷺ کے علم غیب کا اور حاضر و ناظر کا ثبوت موجود ہے دیوبندی پہلے ان دو مسائل پر ایمان لائیں تو بہ کریں۔

پانچواں جواب یہ کہ اعلیٰ حضرت نے یہ الفاظ کہاں بیان کئے جو سرخی میں ہے جھوٹ ہے توبہ کرو۔

چھٹا جواب یہ کہ حدیث میں ہے کہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ جہنمی ہے۔ حضور ﷺ کو مقتدی کہا۔ جو کہ جھوٹ ہے۔ آؤ تم کو سمجھا دیں شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں حق بات

ساتواں جواب یہ کہ حضور ﷺ جنازے کی نماز پڑھنے تشریف لائے اور امام بنے اور حضور ﷺ کے پیچھے احمد رضا تھے اوران کے پیچھے باقی مقتدی۔ اب بات سمجھ میں آگئی کہ حضور ﷺ احمد رضا کے امام سب سے آگے پھر احمد رضا خان لوگوں کے امام اس پر اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ الحمد اللہ یہ جنازہ میں نے پڑھایا۔ اگر اب بھی سمجھ نہ آئی تو آخری حجت بھی کر دیں۔

آٹھواں جواب یہ ہے کہ حدیث دکھانے کو تیار ہیں کہ حضور ﷺ نماز کے وقت تشریف لائے حضرت ابوبکر صدیق ؓ پیچھے ہٹ گئے اور امامت کی جگہ حضور ﷺ تشریف فرما ہوئے ان کے پیچھے حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور ان کے پیچھے باقی افراد مقتدی بنے۔ یعنی حضور ﷺ حضرت صدیق اکبر ؓ کے امام اور حضرت صدیق ؓ باقی کے امام۔

یہی مطلب اور نقشہ جنازے کی نماز پڑھنے کا تھا۔ اب بتاؤ حضور علیہ السلام مقتدی معاذ اللہ کیسے ہوئے اور گستاخی کیسے ہوئی؟

نواں جواب یہ کہ ایسے واقعات دیوبندیوں کی کتابوں میں بھی موجود ہیں۔ اور حضور ﷺ جنازہ میں شریک ہوئے بتاؤ امام بنے یا مقتدی؟ جبکہ دیوبندی عقیدہ کے مطابق کہ امتی اعمال میں انبیاء علیہ السلام سے بڑھ جاتے ہیں۔ تحذیر الناس، دیوبندی امام حضور ﷺ کی موجودگی میں امام بننے کو تیار ہو جائے گا۔ دیوبندی کہہ سکتا ہے کہ میری عمر ستر سال ہے اور پچاس سال سے نمازی ہوں امامت کرا رہا ہوں۔ اور حضور علیہ السلام نے 23 سال نماز پڑھی امامت کرائی لہٰذا نماز کے عمل میں امتی انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں۔

دسواں جواب یہ کہ اپنی گستاخیاں چھپانے کی خاطر کب تک جھوٹ بولتے رہو گے؟ آخر ایک دن اللہ کی بارگاہ میں جواب دینا ہے وہاں کونسی تاویل بیان کرو گے کیا وہاں بھی جھوٹ کام آئے گا؟

نمبر 46: احمد رضا خان نے لکھا کہ بخاری شریف میں ضعیف راوی بتانے والا جاہل خائن کم علم ہے، فتاویٰ رضویہ۔

ج: یہ بات فتاویٰ رضویہ میں نہیں ہے۔ وہابیوں شرم کرو، اعلیٰ حضرت ایک مسئلہ میں جواب دے رہے ہیں وہابی نذیر حسین دہلوی کو جس نے ثقہ راوی کو ضعیف کہہ دیا۔ اس پر اعلیٰ حضرت نے لکھا کہ اس ثقہ راوی کو ضعیف بتانے والا جاہل ہے۔ ورنہ تحقیق اعلیٰ حضرت دیکھ کر محدثین کے حوالے سے ثابت کیا کہ بخاری شریف میں ضعیف راوی ہیں اور ان کے نام بھی بتائے۔ مگر تم اعلیٰ حضرت کی بات کہاں مانو گے۔ تم نے الزام لگانا بہتان لگانا جھوٹ بولنا

ہے اور بس۔ لیکن آؤ بخاری شریف میں ضعیف راوی بھی ہیں خود امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے تسلیم کیا ہے۔ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی ایک اور کتاب ''الضعفاء الصغیر'' میں خود امام صاحب نے ضعیف راوی بیان کئے اور ان میں وہ راوی بھی ہیں جن سے بخاری میں روایت ہے۔ جواب دو؟

آتا ہے ان کو بخار مگر بخاری نہیں آتی۔

وہابیو! بخاری شریف کو ہاتھ لگانے سے پہلے اپنے فتوے سے توبہ کرو۔ کہ چاروں امام اور ان کے مقلد مشرک ہیں۔ حوالہ محفوظ بشرط توبہ۔ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ امام شافعیؒ کے مقلد تھے یہ حوالے بھی محفوظ بشرط توبہ دکھانے کو تیار ہیں۔

نمبر 47: احمد رضا خان بریلوی کو حدیث کی معلومات اتنی نہیں تھیں۔

ج: اعلیٰ حضرت کی حدیث دانی دیکھنی ہو تو فتاویٰ رضویہ کی جلد دوئم دیکھو پھر بتاؤ کہ حدیث کی معلومات میں کیا مقام ہے؟ جس کو پڑھ کر علم والوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ اور جاہل کو آئینے میں اپنی شکل نظر آتی ہے۔

نمبر 48: احمد رضا خان کی وصیت میں کھانے پینے کی بھی فہرست ہے۔

ج: جی ہاں مگر کس کے لئے غریبوں کے لئے، اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے نہیں۔ ایصال ثواب میں غریبوں کا خیال کہ جو چیز اپنے لئے پسند تھی وہ غریبوں کو کھلانے کی بات کر رہے تھے۔ وہابیو! اعلیٰ حضرت کی دشمنی میں تم غریبوں کو بھی دشمن ہو گئے۔

اگر وہابیوں کے لئے وصیت کر جاتے تو وہابی خوش ہوتے مگر وہابی ایصال ثواب کے دشمن ہیں وہ گیارہویں کیسے کھاتے، دیوبندیو! اپنے اکابر علماء کے مرتے وقت کی حالت دیکھو ایک دیوبندی نے مرتے وقت سردے کی فرمائش کی وہ کھاتے ہی دم نکل گیا۔ دوسرے دیوبندی نے مرتے وقت ککڑی کی فرمائش کی اور بغیر اجازت کھیت میں سے (چوری کی) ککڑی کھا کر دال فائین ہو گئے۔ تھانوی کی وصیت دیکھو کہ بیوی کے لئے کہا کہ سب ایک ایک روپیہ دے دینا۔ یہ حوالے دکھانے کو تیار ہیں بشرط توبہ۔ اب بتاؤ مرتے وقت پیٹ کی فکر کس کو ہے اور غریبوں کی فکر کس کو۔ ابھی حال ہی کا واقعہ ہے کہ مولوی صاحب پھل خرید رہے تھے اور دنیا سے چلے گئے۔

نمبر49: احمد رضا خان بات، بات پر وہابی بناتے تھے۔

ج: بنایا اس کو جاتا ہے جو پہلے سے نہ ہو دیوبندیوں نے خود اقرار کیا ہے کہ ہم وہابی ہیں۔ دہلوی، تھانوی، گنگوہی، انبیٹھوی، نعمانی اور دیگر کے ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ حوالے دیکھو اور وہابیت سے توبہ کر لو۔ آج دیوبندی وہابی ہونے سے انکار کرتے ہیں تو اپنے بڑوں پر فتویٰ لگاؤ؟ یا ان کی قبر پر جا کر مراقبہ کرو کہ اے اکابر دیوبند! تم نے کیوں وہابی ہونے کا اقرار اپنی زبان سے کیا۔

نمبر50: احمد رضا خان کو چند علوم بھی مشکل سے آتے تھے۔

ج: ۵۲ علوم پر مکمل دسترس حاصل تھی اور اس کی ایک جھلک فتاویٰ رضویہ میں

ملاحظہ کرو پھر بتاؤ کیا خیال ہے؟ اور کیا حال ہے؟

نمبر 51: احمد رضا خان بغیر حوالے اور ثبوت کے لکھ دیتے تھے۔

ج: ایک مسئلہ بتادو جو اعلیٰ حضرت نے بغیر حوالہ کے لکھا ہو؟ چند اعتراض طوطے کی طرح رٹ لینا اور بات ہے ثبوت کے ساتھ بات کرنا اور بات ہے اگر سچے ہو تو پیش کرو۔

نمبر 52: احمد رضا خان نے ایک مسئلہ سے رجوع کر لیا تھا معلوم ہوا غلطیاں کرتے تھے۔

ج: رجوع کرنا تو اہل حق کا شیوہ ہے۔ دیو بندیوں کی طرح ضد اور انا کا مسئلہ نہیں بنایا کہ مر کر مٹی میں مل گئے مگر توبہ ورجوع نہ کیا، بے شمار اہلسنت کے بزرگوں نے رجوع کیا۔ بتاؤ وہ بھی غلطیاں کرتے تھے؟ رجوع کرنا علماء کی شان ہے عزت ہے۔ ورنہ علمائے دیو بند کے غلط فتوے کی فہرست ہم سے طلب کرو۔ اور ان کا رجوع کرنا ثابت کرو۔

نمبر 53: احمد رضا خان نے لکھا کہ میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے، اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

ج: یہ اعتراض بیس مختلف کتابوں میں کیا گیا مگر یہ نہیں بتایا گیا کہ تکلیف کیا ہے اور یہ اسلام کے خلاف ہے تو ثابت کرو۔ ورنہ سنو دین، مذہب، اسلام اور عقیدہ ہے جو ہر فرض سے اہم فرض ہے، اعلیٰ حضرت کی کتابوں میں اہلسنت کے مطابق عقائد ہیں۔ اگر تم کو لفظ میرا دین۔ پر اعتراض ہے تو بتاؤ فرشتے قبر میں پوچھیں گے "ما دینک" تیرا دین کیا ہے؟ کیا تمام

دیوبندیوں کا دین الگ ہے؟ دیوبندی اکابر نے لکھا کہ ہر شخص کا دین اس کے ساتھ ہوتا ہے جواب دو؟ کیا فتویٰ ہے؟ اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرنے سے پہلے گھر کی خبر لے لیا کرو۔

نمبر54: احمد رضا کو صرف شاعری آتی تھی وہ نعت خواں تھے۔

ج: شکر ہے دشمن بھی مانتا ہے اعلیٰ حضرت کی نعت کو اور یہ صحابہ کی سنت تھی۔ اور شاعری میں کسی دنیادار کے لئے ایک لفظ بھی نہیں کہا بلکہ شان مصطفیٰ ﷺ اور شان صحابہ اور اہلبیت اور اولیاء کرام کے قصیدے ہی کہے، کان کھول کر سن لو اعلیٰ حضرت کا ہر شعر قرآن وحدیث کی تفسیر کے مطابق ہے۔ آؤ مرد میدان بنو۔ تم شعر پڑھو ہم اسکی تفسیر میں ثبوت پیش کرتے ہیں۔ تمام دیوبندیوں میں کسی کو اعلیٰ حضرت کے اشعار سمجھنے کی بھی صلاحیت نہیں اسی لئے اعتراض کرتے ہیں۔

نمبر55: احمد رضا خان نے لکھا کہ قبر میں ازواج مطہرات کا آنا اور حضور ﷺ کا شب باشی فرمانا۔

ج: اعلیٰ حضرت نے یہ عبارت علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے، ان پر فتویٰ لگاؤ اگر حلال کی اولاد ہو؟ اعلیٰ حضرت کا کیا قصور، اور لفظ شب باشی، رات گذارنے کو کہتے ہیں۔ تھانوی نے لکھا کہ ایک بزرگ تین شہروں میں ایک وقت میں شب باشی کرتے تھے۔ بتاؤ کیا فتویٰ ہے؟

نمبر56: احمد رضا خان نے واقعہ لکھا کہ نیا کفن رکھ دینا فلاں کو ضرورت ہے۔ ملفوظات۔

ج: اعلیٰ حضرت نے یہ واقعہ امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب سے نقل کیا جس کا نام ''بشرا لکلب بلقاء الحبیب'' ہے۔ لگاؤ فتویٰ اگر غیرت مند ہو تو؟ تھانوی نے واقعہ نقل کیا کہ قبر سے کپڑے منگوانا فلاں بزرگ کا واقعہ۔ جواب دو؟

نمبر 57: احمد رضا نے ختم میں ستر ہزار چھوہارے اور چنے لکھے بلاوجہ۔

ج: اعلیٰ حضرت نے آگے یہ بھی لکھا کہ شرعاً کوئی وزن یا تعداد ختم مقرر نہیں ہے۔ دیوبندیو! بلاوجہ اعتراض کرنا، اپنی عقل کا علاج کرواؤ، اور شرعی خرابی بتاؤ ورنہ شرم کرو۔

نمبر 58: بریلوی کا عقیدہ قبر میں نام لوں گا احمد رضا کا۔ مدائح اعلحضرت۔

ج: یہ ہمارا عقیدہ نہیں، جھوٹ سے توبہ کرو اور نہ ہی یہ معتبر کتاب ہے۔ پھر بھی جواب دیتے ہیں۔ تھانوی نے افاضات الیومیہ میں لکھا قبر میں جواب دیا ایک شخص نے کہ میں دھوبی ہوں غوث اعظم کا۔ لگاؤ فتویٰ تھانوی پر، محمود الحسن دیوبندی نے لکھا مرثیہ گنگوہی میں کہ،

؎ قبر سے اُٹھ کے پکاروں جو رشید و قاسم

جواب دو؟

نمبر 59: بریلوی عقیدہ بعض اولیاء خدا سے بھی کشتی لڑتے ہیں۔ فوائد فریدیہ۔

ج: دیوبندی فوائد فریدیہ کے اور بھی حوالے پیش کر کے عوام کو گمراہ کر رہے ہیں۔ سب کے منہ توڑ جواب دیکھو خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن کے بزرگ ہیں اور شاعر ہیں یہ اعلیٰ حضرت سے پہلے کے بزرگ بریلوی کیسے ہو گئے؟

جھوٹ سے توبہ کرو، یہ ہمارا عقیدہ نہیں دوسرا جھوٹ توبہ کرو، اعلیٰ حضرت نے ان کا کوئی حوالہ نہیں دیا پھر کیوں اعلیٰ حضرت کے کھاتے میں ڈالتے ہو، تیسرا جھوٹ توبہ کرو، اور ان پر فتویٰ لگاؤ کیا تمہارے مفتی مر گئے ہیں۔ دیوبندی کی کتاب ''ارواح ثلاثہ'' میں ایک بزرگ نے کہا رب العالمین کو رب العالمین سے ملنے کا آج پھر شوق غالب ہوا ہے۔ فتویٰ لگاؤ اگر شرم و غیرت ہے۔ اور جواب دو؟

نمبر 60: ظفر علی خان نے بریلویوں کی اشعار میں مذمت کی۔

ج: اور یہ اشعار بھی ظفر علی خان کے دیوبندی حسین احمد کو کہے۔ حق ادا کر دیا۔

حسین احمد کہتے ہیں خزف ریزے مدینے کے
کہ لٹو آپ بھی کیا ہو گئے سنگم کے موتی پر

ظفر علی خان اعلیٰ حضرت کے صاحبزادے کے مرید عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔

نمبر 61: بریلوی بُرا کہتے ہیں اسمٰعیل دہلوی کو اور علامہ فضل حق خیر آبادی نے ان کو مسلمان لکھا۔

ج: علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے اسمٰعیل دہلوی وہابی پر کفر کا فتویٰ دیا ہے، ان کی کتاب تحقیق الفتویٰ میں ہے بازار میں موجود ہے۔ جھوٹ سے توبہ کرو۔

نمبر 62: بریلویوں کے پیر مہر علی شاہ نے دہلوی کو اچھا کہا۔

ج: حضرت مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مہر منیر میں دہلوی کی دھجیاں

اُڑا دیں اور تقویۃ الایمان کا رد کیا اور بتایا کہ دہلوی نے بتوں کی آیات انبیاء و اولیاء پر چسپاں کیں جو گمراہی اور جہالت ہے، یہ ہے تعریف اسمٰعیل دہلوی کی۔

نمبر63: احمد رضا نے دہلوی کے ستر کفریات بتائے لیکن کافر نہ کہا کیوں۔

ج: اعلیٰ حضرت نے دہلوی کی توبہ مشہور ہونے کی وجہ سے کافر نہ کہا۔

دیوبندیو! تم کو کسی طرح چین نہیں آیا۔ چلو تم اعلیٰ حضرت کا فتویٰ مان لو۔ جو نانوتوی، گنگوہی، تھانوی، انبیٹھوی پر لگایا۔ مگر تم نہیں مانو گے صرف بہانے بازی کرنا مقصد ہے۔ اگر اعلیٰ حضرت اسمٰعیل دہلوی کو کافر کہہ دیتے تو تم پھر بھی نہ مانتے، پھر اس طرح مغالطہ کیوں دیتے ہو؟ اور پھر تم اعلیٰ حضرت کے فتوے کا انتظار کیوں کرتے ہو، خود کیوں نہیں لگاتے فتویٰ؟ اچھا پھر فیصلہ کن بات کرلو۔ جو اعلیٰ حضرت نے فتویٰ دیا وہ مان کر دکھاؤ تا کہ ہم کو یقین آجائے کہ تم اسمٰعیل دہلوی پر کفر کا فتویٰ بھی مان لیتے۔ اعلیٰ حضرت کا آخری فیصلہ یہ ہے دہلوی کے متعلق کہ وہ دہلوی یزید کی طرح ہے اگر کوئی کہے کافر تو ہم منع نہیں کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔ دیوبندیو! اگر تمہاری ایک زبان ہے تو اعلیٰ حضرت کا یہ فتویٰ مان لو۔ اسمٰعیل دہلوی کی عبارت بغیر نام کے دیوبندیوں سے فتویٰ لیا گیا تو دیوبند سے دہلوی کو جاہل، گمراہ، باطل، بے دین، اہلسنت سے خارج لکھا، ثبوت دیکھو توبہ کرلو۔

نمبر64: احمد رضا کے ترجمہ قرآن کنزالایمان میں غلطیاں تھیں اس وجہ سے پابندی لگی حرمین میں۔

ج: ظالموں پابندی تم نے لگوائی دھوکہ اور فریب دے کر۔ وہابی مفتیوں کو لالچ دے کر آؤ مرد میدان بنو۔ اعلیٰ حضرت کے ترجمی کی غلطیاں بتاؤ، ہم درست کرنے کے لئے تیار ہیں جو غلطی ہو پھر اس کا درست ترجمہ کرو، اور اپنے دیوبندیوں کا ترجمہ بھی پیش کرو۔ دعوت عام ہے دنیائے دیوبندیت، وہابیت کے مولویوں کو آؤ سچے ہو تو؟ ورنہ ہم سے طلب کرو دیوبندیوں کے تراجم میں دو سو غلطیاں دکھانے کو تیار ہیں۔ تم تحریر کردہ غلطیاں دیکھ کر درست ترجمہ چھاپ دو گے؟ اور اگر پابندی اس لئے لگی کہ ترجمہ غلط تھا، تو پھر سنو دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت پر مکے میں پابندی لگی۔ بتاؤ دیوبندی تبلیغی جماعت غلط ہوگئی جواب دو؟ ہم اخبار سے ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔

نمبر65: احمد رضا نے تفاسیر کے خلاف ترجمہ کیا ہے۔

ج: ایک آیت کا ترجمہ دکھاؤ اگر مرد ہو تو کہ یہ تفسیر کے خلاف ہے ورنہ ہم دکھاتے ہیں دس دس تفسیریں ثبوت کے طور پر جو ترجمہ ہے وہی تفسیر۔ ہے جو تفسیر ہے وہی ترجمہ ہے۔ دیوبندیو! تم کو جو موقع ملا دھوکا دینے کا وہ تھا کہ اعلیٰ حضرت کے زمانے میں اردو کے الفاظ ثقیل تھے اور آج کی اردو میں وہ الفاظ استعمال نہیں ہوتے۔ تم نے کہہ دیا کہ دیکھو یہ الفاظ دنیا میں استعمال نہیں ہوتے جو اعلیٰ حضرت نے کئے۔ ارے اب نہیں ہوتے وہ اور بات ہے مگر سو سال پہلے ہوتے تھے۔ اس وقت کی لغت میں اور عام استعمال میں وہ الفاظ تھے آؤ ثبوت دیکھ کر مان لو، مگر تم نے تو ''میں نہ مانوں'' کی گولی کھا

رکھی ہے کیسے مانو گے۔ دیوبندی غلط ترجموں کی ویڈیو کیسٹ بازار سے ملتی ہے اس کو دیکھ لو اور ترجمے درست کرلو۔

نمبر66: احمد رضا نے غلط فتوے دیئے اور دھوکہ منڈی لگا رکھی تھی۔

ج: ایک فتویٰ اعلیٰ حضرت کا غلط ثابت کرو دس ہزار انعام حاصل کرو۔ ہے کوئی انصاف پسند حق پسند دیوبندی جو اپنے کہے کی لاج رکھے۔ تو ہم دکھاتے ہیں دیکھو من گھڑت کتابوں کے حوالے دیئے ہیں دیوبندی اکابر علماء نے۔ نمبر۱ کتاب کا نام تحفۃ المقلدین۔ نمبر۲ ہدایۃ البریہ۔ نمبر۳ مرأۃ الحقیقت۔ نمبر۴ خزینۃ الاولیاء۔ نمبر۵ ہدایۃ الاسلام۔ ''نمبر۱ اور۲ کے مصنف کا نام لکھا، علامہ محمد نقی علی خان۔ نمبر۳ غوث الاعظم کے نام سے۔ نمبر۴ شاہ حمزہ مارہروی۔ نمبر۵ علامہ رضا علی خان۔''

دیوبندیو اروئے زمین پر ان ناموں کی کتابیں ان مصنفین کے نام کی موجود ہی نہیں۔ اگر دیوبندی اللہ پر ایمان رکھتے ہیں تو یہ کتابیں پیش کردیں؟ ہم خوشی سے ایک کتاب دکھانے پر ایک لاکھ روپے دینے کو تیار ہیں۔

ارے دیوبندیوں میں نوجوان بھی ہیں کوئی ایک تو انصاف کی بات کرے اور دیوبندیوں سے پوچھے کہ یہ کتابیں کہاں ہیں۔ حالانکہ دنیا میں بھنگی، چمار، ہندو، عیسائی، سکھ، یہودی، بدھ مذہب والے موجود ہیں مگر ایسی گندی حرکت گندے مذہب والوں نے بھی نہیں کی۔ پانچ کتابوں کے نام۔ مصنفین کے نام۔ اور پانچ عدد نمبر۔ یہ پندرہ جھوٹ ہیں اگر کتابیں پیش نہیں کرتے تو پندرہ جھوٹ سے اعلانیہ توبہ نامہ شائع کرو۔ ورنہ پندرہ سو

مرتبہ آیت کا ترجمہ کر کے دم کرلو اپنے اوپر کہ،

''جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔''

نمبر 67: بریلوی سید جماعت علی شاہ علی پوری نے بھی دیوبندی کو اچھا لکھا ہے۔

ج: اگر تم حوالے دیتے تو ہم دیکھ لیتے کہ کیا لکھا ہے اور ڈھول کا پول کھل جاتا۔ مگر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے دیوبندیوں کو کہا میری ماں نے جماعت علی شاہ نام رکھا ہے۔ میں پوری دیوبندیت کے مقابلے میں جماعت کی طرح اکیلا ہی کافی ہوں۔

نمبر 68: بریلی میں تو پاگل خانہ بھی ہے۔

ج: ایک رائے بریلی شہر ہے، دوسرا بانس بریلی شہر ہے، تم کون سے شہر کے پاگل خانے سے آئے ہو، اور پاگل پر شریعت میں کوئی گرفت نہیں، لیکن دیوبند کا معنی شیطانی جماعت ہے اور قرآن میں شیطان کو کافر کہا ہے۔ تو اس کی جماعت مسلمان کیسے؟

نمبر 69: بریلویوں نے علامہ اقبال پر بھی فتویٰ لگایا تھا۔

ج: ابتدا میں علامہ اقبال نے شریعت کے خلاف اشعار کہے تو مفتی اسلام اپنا فرض پورا کرتے ہیں۔ اور دیوبندی کو علامہ صاحب بہت اچھے لگتے ہیں تو ان کے یہ اشعار پڑھیں کہ،

ے عجم ہنوز نداند رموز دیں ورنہ
زدیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است

دیوبندی عامر عثمانی نے کہا،

یہ منصب اظہار سے فتو ٰی کی یہ اندھیری
فنکاری شیطان کا فسوں دیکھ رہا ہوں

اپنے دیوبند کی حقیقت دیوبندی کی زبانی پڑھیں۔

دغا کی دال ہے یا جوج کی ہے یا اس میں
وطن فروشی کا داؤبدی کی ب اس میں
جو اس کے لذت میں نا جہیم غلطاں ہے
تو اس کے دال سے دہقانیت نمایاں ہے
ملے یہ حرف پورے چار تو دیوبند بنا
بُرے خمیر سے یہ شہر ناپسند بنا

(حوالہ تجلی رسالہ فروری ۱۹۵۷ء)

دیوبندیو! جہاں پاگل خانہ ہوتا ہے وہ اسی شہر کے پاگلوں کے لئے نہیں ہوتا بلکہ دوسرے شہروں سے بھی پاگل لائے جاتے ہیں مثلاً دیوبند، سہارنپور، گنگوہ، انبیٹھہ۔

ہم دیوبندیوں کا موجودہ دور میں شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بورڈ پر مسلک دیوبند لکھنا شروع کر دیا ہے۔ ہم اہلسنت کو یہ بتانے میں اور عوام کو سمجھنے میں آسانی ہوگئی کہ یہ ہیں "شیطانی جماعت والے"۔ لہٰذا ہر جگہ اپنے مدرسے و مسجد میں لکھیں مسلک دیوبند، شکریہ۔

لاہور اور حیدر آباد میں بھی پاگل خانے ہیں کیا وہاں کے تمام دیوبندی پاگل ہیں؟ امید ہے کہ پاگل پن کے دورے نہیں پڑیں گے ورنہ دوسرا زلزلہ

کتاب کی صورت میں جلدی آجائے گا۔

نمبر70: تم جیسے بریلوی کو دیکھ لوں گا بلکہ جان سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔

ج: سودا سستا ہے دین اسلام میں موت آجائے شہید کا درجہ ملے گا۔ کاش تم گولی اور گالی کو چھوڑ کر علمی شرعی دلائل سے بات کرلو تو بہتر ہے۔

نمبر71: علامہ اقبال کو کافر کہا بریلویوں نے۔

ج: اس کا جواب گذر چکا کہ غیر شرعی اشعار پر شرعی فتویٰ دیا تھا بتاؤ یہ جرم ہے؟

نمبر72: بریلوی نے قائداعظم کو کافر کہا۔

ج: یہ بھی ابتدائی باتیں ہیں اور جو بھی فاسق ہوگا اس پر فسق کا فتویٰ لگے گا۔ دوسری بات یہ کہ تجانب اہلسنت کتاب ہمارے نزدیک معتبر نہیں اور نہ ہی یہ عقائد کی کتاب ہے۔

اپنے گریباں میں منہ ڈالو، حسین احمد دیوبندی نے مسلم لیگ میں شرکت کو حرام کہا اور قائداعظم کو کافراعظم کا لقب دیا۔ مکالمۃ الصدرین، دیوبندیوں نے شبیر احمد عثمانی کو ابوجہل قرار دیا۔ اور عطاء اللہ بخاری نے کہا اک کافر کے واسطے اسلام چھوڑا۔ یہ قائداعظم ہے یا کافراعظم۔ خطبات احرار۔ کسی دیوبندی کے پاس جواب ہے تو پیش کرے۔

نمبر73: بریلوی امام کے بیٹے نے کہا حج فرض نہیں۔

ج: اصل بات کیوں نہیں بتاتے کہ اس وقت کے حالت کے پیش نظر صرف اس سال حج مؤخر کرنے کو کہا جبکہ نجدی وہابی ظلم کر رہے تھے مسلمانوں پر اور دیوبندی تھانوی، محمود الحسن زندہ تھے وہ اپنی زبان کاٹ کر تماشہ دیکھ رہے

تھے وہ خاموش رہے۔ بتاؤ جاہل تھے؟ لہٰذا ج فرض نہیں یہ عبارت کہاں لکھی ہے۔ جھوٹوں کے سردار ثبوت دکھاؤ ورنہ توبہ کرو۔

نمبر74: احمد رضا نے اذان سے پہلے اور بعد صلوٰۃ وسلام رائج کیا۔

ج: سات سو سال پہلے یہ سلسلہ شروع ہوا، حرمین طیبین میں بھی ترکوں کی حکومت میں صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا تھا، محدثین نے اس کے جائز ہونے کا فتویٰ دیا ثبوت دیکھو اور اپنی مسجد میں شروع کرو، ورنہ جھوٹ اور الزام سے توبہ کرو۔ جامعہ اشرفیہ کا فتویٰ ہے جائز ہے، ان پر کیا فتویٰ ہے؟

نمبر75: احمد رضا خان نے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ، درود ایجاد کیا۔

ج: یہ درود وسلام حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پڑھا تمام فرشتوں نے پڑھا میلاد شریف کی رات اور تمام صحابہ کرامؓ اور اہلبیت عظام نے پڑھا۔ تمام اولیائے کرام نے پڑھا علماء حق اہلسنت نے پڑھا۔ لطف کی بات یہ کہ دیوبندیوں نے بھی پڑھا۔ تھانوی نے بھی پڑھا، تبلیغی جماعت کے زکریا نے پڑھنے کا حکم دیا، کتنے ثبوت دیکھ کر تم بھی پڑھو گے تحریر کردو ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ ورنہ جھوٹ اور الزام سے توبہ کرو۔ ہاں اشرف علی تھانوی پر درود پڑھا گیا رسالہ امداد۔ میں فتویٰ لگاؤ؟ ورنہ شرم کرو۔

نمبر76: خانقاہ کے بریلوی سجادہ نشینوں نے دیوبندیوں کی تعریف کی تھی۔

ج: ایک شخص کے منہ پر کسی بزرگ نے تھوک دیا اسکی گستاخی کی وجہ سے، وہ شخص سمجھا کہ حضرت نے میرے منہ پر لعاب دہن ڈالا ہے برکت کے لئے۔ اگر کوئی اس طرح تعریف پسند کرتا ہے تو اس کی مرضی، وہ بریلوی سجادہ نشین

کون ہیں؟ کہاں کے ہیں؟ کس کی اولاد ہیں؟ چلو یہ بھی چھوڑ دو۔ صرف اتنا بتادو کہ دیوبندی گستاخانہ عبارتیں پڑھنے کے بعد اگر کسی نے تعریف کی ہے بس وہ حوالہ پیش کر دو؟ ورنہ گھر کی چار دیواری میں بغلیں بجانے کا کیا فائدہ۔

نمبر 77: علماء دیوبند کے کفر پر اجماع کا ثبوت نہیں ہے۔

ج: شکر ہے تم نے دیوبندیوں پر کفر تسلیم کر لیا اب اجماع سے ثبوت دکھانا ہے۔ آؤ دیکھ لو اس پر اجماع ہے کہ حضور علیہ السلام کی نعلین شریف کی گستاخی بھی کفر ہے۔ تو حضور ﷺ کی ذات کی گستاخی تو بدرجہ اولیٰ کفر ہے۔ اب تو گستاخوں کی جماعت کو چھوڑ کر تجدید ایمان اور تجدید نکاح کر لو۔

نمبر 78: جب تھانوی نے عبارت بدل دی تو بریلویوں کو کفر کا فتویٰ واپس لینا چاہیے۔

ج: ایک تو یہ معلوم ہوا کہ تھانوی نے اپنی گستاخی سے توبہ ورجوع نہیں کیا۔ پھر فتویٰ واپس کیوں؟ عبارت بدل دی یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ پہلی عبارت حفظ الایمان میں گستاخی تھی، اگر کسی دیوبندی کے پاس تھانوی کی توبہ تحریر ہے تو وہ ضرور دکھادے تاکہ ہم بھی دیکھ لیں۔

نمبر 79: احمد رضا نے رشید احمد گنگوہی صاحب پر جعلی فتوے سے کفر کا حکم کیا۔

ج: تمام دیوبندیوں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ اگر فتویٰ گنگوہی کا ہوا تو وہ کافر ہے، جس فتوے میں وقوع کذب یعنی اللہ تعالیٰ جھوٹ بول چکا ہے، معاذ اللہ

ہم نے صرف یہ بتانا ہے کہ وہ فتویٰ گنگوہی کا ہی ہے جس کو دکھا کر حرمین شریفین کے علماء حق نے تکفیر کی تھی، اور اس کے اصل گنگوہی کا فتویٰ ہونے کے لئے دس شواہد موجود ہیں، جن میں سے ایک یہ ثبوت ہے کہ گنگوہی کی تحریریں موجود ہیں اور وہ فتویٰ کسی ایکسپرٹ کو دکھا کر فیصلہ کرالو جو وہ فیصلہ دے ہم کو منظور ہے، باقی شواہد اگر دیوبندی تحریری بات کرے تو ہم دکھائیں گے۔

نمبر 80: ہم دیوبندی اتحاد امت کرنا چاہتے ہیں مگر بریلوی علماء نہیں کرتے۔

ج: ہم نے کب انکار کیا ہے اتحاد سے صرف ایک شرط ہے، مثال کے طور پر ایک چور دوسرے نمازی سے اتحاد کرنا چاہتا ہے دوستی چاہتا ہے نمازی یہ کہتا ہے چور سے کہ تو چوری چھوڑ دے اور اتحاد کر لے دیوبندیوں تم بتاؤ چور چوری چھوڑے یا نمازی نماز چھوڑے جو جواب تمہارا وہی ہمارا ہے۔ آج دیوبندی اپنے علماء کی گستاخانہ عبارتیں کفریہ قرار دیں تجدید ایمان کریں اتحاد شروع ہو جائے گا۔

نمبر 81: بریلویوں کو کیا فائدہ ملے گا دیوبندی علماء کو کافر قرار دے کر۔

ج: وہی فائدہ ملے گا جو قادیانی دجال کو کافر قرار دینے میں ملتا ہے۔

نمبر 82: احمد رضا خان کو حجاز مقدس میں گرفتار کر لیا تھا۔

ج: دیوبندیو! کیا پوری جماعت میں ایک بھی سچ بولنے والا نہیں، چلو بات کر دی الزاماً تو کوئی حوالہ کوئی ثبوت؟ دعویٰ بغیر دلیل کے کوئی بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اعلیٰ حضرت کی جو عزت حرمین میں کی گئی وہ کسی عالم عجمی کی نہ

دیکھی گئی۔ واقعہ یہ ہے کہ شریف مکہ نے چند سوالات پوچھے تھے۔ اعلیٰ حضرت نے ان کے جواب دیئے تو شریف مکہ اتنا خوش ہوا کہ دو ماہ تک اعلیٰ حضرت کا قیام رہا اور علماء ملاقات کے لئے آتے رہے۔ حسین احمد نے یہ جھوٹ لکھا شہاب ثاقب میں جو دو من گھڑت کتابوں کے نام سے دھوکہ دے چکے ہیں اور ۶۴۰ گالیاں اپنی کتاب میں لکھ چکے ہیں اعلیٰ حضرت کو۔ جب فرضی حوالے دے سکتے ہیں وہ جھوٹ لکھیں تو کیا بُری بات ہے۔

نمبر83: احمد رضا کو جزیرہ عرب سے باہر نکالنے کا حکم دیا۔

ج: یہ جھوٹ بھی حسین احمد مدن پوری کا ہے، جن اکابر کا یہ حال ہے ان کے شاگردوں کا کیا حال ہوگا۔ دیوبندیو! صرف اتنا بتادو کہ اس واقعہ کے بعد دو ماہ تک اعلیٰ حضرت کیسے مکہ مکرمہ رہے؟ اور پھر مدینہ منورہ کیسے چلے گئے؟ اور شہاب ثاقب میں لکھا ہے کہ مدینہ منورہ سے واپس ہندوستان والی بات بچی ہے۔ دو میں سے ایک جھوٹ مان کر توبہ کرو؟ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

نمبر84: احمد رضا کو مناظرہ کا چیلنج دیا تھا مگر وہ نہیں آئے۔

ج: یہ خواب کی بات ہوگی، کس نے چیلنج دیا تھا؟ کب دیا تھا؟ نام کیا تھا؟ پھر اعلیٰ حضرت نے کیا جواب دیا جبکہ تھانوی، گنگوہی، انبیٹھوی، نانوتوی کو جرأت نہیں ہوئی کہ گھر بیٹھ کر تحریری مناظرہ کر لیتے۔ کیا وہ دیوبندی اکابر سے زیادہ بڑا مولوی تھا؟ تم سے اچھے تو شیعہ تھے انہوں نے چیلنج دیا مناظرہ کا، اعلیٰ حضرت کی طبیعت خراب تھی پھر بھی فرمایا مجھے مناظرے میں مرجانا

قبول ہے، مگر مناظرہ سے بچ کر زندہ رہنا منظور نہیں۔ اور تحریر لکھ دی جس کو دیکھ کر شیعہ مناظرے سے فرار ہو گئے۔ دیوبندیو! ثبوت پیش کرو۔ ورنہ شرم کرو۔

نمبر 85: بریلوی علماء مناظرہ سے راہ فرار اختیار کر گئے۔

ج: کوئی ثبوت ہے تو پیش کرو اگر سچے ہو؟ ورنہ آؤ کراچی کے اور دو مولوی سکھر کے فقیر کے سامنے آنے کی جرأت نہ کر سکے جب مناظرہ کا وقت آیا ذلیل ہو کر بھاگ گئے۔ آؤ تصدیق کر لو اور باطل مذہب سے توبہ کر لو۔ مناظر اعظم محمد عمر صدیقی اچھروی رحمۃ اللہ علیہ کے آنے پر دیوبندی گاؤں چھوڑ کر بھاگ گئے۔

نمبر 86: احمد رضا خان نے بات بات پر کفر و شرک کے فتوے لگائے۔

ج: کوئی حوالہ کوئی ثبوت کوئی دلیل پیش کرو، پیش کرو اگر سچے ہو۔ ورنہ آؤ تقویۃ الایمان میں موجود ہے بات بات پر کفر شرک کے فتوے دیکھو،

شرک کی مشین

جو کسی ولی کی قبر کو بوسہ دے وہ مشرک

جو قبر پر غلاف ڈالے وہ مشرک

جو نبی ولی کے مزار کے آس پاس ادب کرے وہ مشرک

جو نبی اور ولی کی تعظیم کرے وہ مشرک

جو یہ سمجھے اللہ اس سے خوش ہوتا ہے وہ مشرک

جو قبر سے الٹے پاؤں چل کر ادب کرے وہ مشرک

جو ولی کی قبر پر شامیانہ لگائے وہ مشرک

جو ولی کی قبر پر روشنی کرے وہ مشرک۔

جو زیارت کے لئے سفر کر کے قبر کی طرف آئے وہ مشرک۔

جو ولی کی قبر پر خدمت کرے وہ مشرک۔

کفر کی مشین

جو بیٹے کی پیدائش پر بکرا ذبح کرے وہ کافر۔

جو بسم اللہ کی محفل کرے وہ کافر۔

جو سہرا باندھے وہ کافر۔

جو محرم کی محفل کرے وہ کافر۔

جو میلاد کی محفل کرے وہ کافر۔

جو گیارہویں کرے وہ کافر۔

جو شعبان میں حلوہ پکائے وہ کافر۔

جو منگنی کی رسم کرے وہ کافر۔

عید کے دن سویاں پکائے وہ کافر۔

جو قبر پر چراغ جلائے وہ کافر۔

جو دسواں کرے وہ کافر۔

جو عرس کرے وہ کافر۔

جو عید کے دن گلے ملے وہ کافر۔

جو کفن پر لکھے وہ کافر۔

جو تقلید کو کافی جانے وہ کافر۔

جو قبر میں شجرہ رکھے وہ کافر۔

جو برسی منائے وہ کافر۔

جو کفن کے ساتھ چادر بنائے وہ کافر۔

جو اپنے مکان کو زینت دے وہ کافر۔

جو جمعۃ الوداع پڑھے وہ کافر۔

جو یہ نام رکھے، پیر بخش، علی بخش، وہ کافر۔

جو سوئم کرے وہ کافر۔

جو مقبرہ بنائے وہ کافر۔

دیوبندیو! اگر غیرت، شرم ہے تقویۃ الایمان کتاب لاؤ ہم یہ شرک و کفر کی مشین دکھاتے ہیں اور دیکھ کر دہلوی پر فتوٰی لگاؤ؟ ان میں سے بے شمار کام دیوبندی کرتے ہیں، اسمٰعیل دہلوی کے فتوے سے وہ دیوبندی کافر و مشرک ہوئے یا نہیں؟ اگر ہوئے تو تجدید ایمان اعلانیہ کرو۔ اگر نہیں تو حدیث کے مطابق جو مسلمان کو کافر و مشرک کہے اگر وہ نہیں ہے تو کہنے والا کافر و مشرک ہوا یا نہیں؟ جواب دو؟

نمبر 87: احمد رضا خان نے بدعت کے فتوے دیئے ہیں۔

ج: ایک حوالہ ایک ثبوت ایک بدعت ثابت کرو اعلیٰ حضرت نے کرنے کا حکم دیا

ہو، دس ہزار روپے انعام وصول کرو۔ تمام دیوبندیوں کو دعوت عام ہے۔ بدعت کی تعریف کر کے بتا دو۔ نہیں بتا سکتے، یا پھر پوری جماعت میں صرف ایک مولوی، مفتی، عالم دین، شیخ الحدیث دکھا دو جو بغیر بدعت کے مفتی بن گیا ہو اور سند یافتہ ہو، سب کو چیلنج ہے، قیامت تک دکھا دو؟ ورنہ اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں چاروں سلسلے والوں قادری، نقشبندی، چشتی، سہروردی کو یہودیوں کی طرح لکھا، بدعت لکھا ہے، دیوبندیو! یہ ہے تمہارا امام جس نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو یہودی اور بدعتی لکھا ہے، دیوبندیو، وہابیو! مبارک ہو تم کو نقشبندی، قادری، چشتی بن کر دھوکہ دے رہے ہو شرم کرو، دیوبندیو! اگر غیرت ہے تو اسمٰعیل دہلوی کو چھوڑ دو اعلانیہ، یا پھر چاروں سلسلوں کا نام لینا چھوڑ دو۔ جواب دو کیا منظور ہے؟

نمبر 88: بریلوی عالم نے وقت مخصوصہ میں حضور علیہ السلام کو حاظر و ناظر لکھا ہے۔ یہ گستاخی ہے۔

ج: سبحان اللہ، دیوبندیو! تم حاضر و ناظر نہیں مانتے پھر گستاخی کیسی، دیوبندیوں نے حاضر و ناظر پر شرک کا فتویٰ لگایا ہے۔ دیوبندیو! اپنی عقل کا علاج کراؤ۔ اعتراض کرنے سے پہلے اپنے عقیدے دیکھ لیا کرو اگر تم حضور علیہ السلام کو حاضر و ناظر مان لو پھر اعتراض کرو تو ہم تم کو جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

نمبر 89: بریلوی مفتی نے جاء الحق میں لکھا کہ ہر جگہ میں حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہر گز نہیں۔

ج: مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے جو لکھا کم از کم اور دو سطریں دیکھ لیتے تو اس میں جواب موجود ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ، خدا تعالیٰ جگہ اور مکان سے پاک ہے کتب عقائد میں ہے، خدا پر نہ زمانہ گزرے، اسکے آگے مفتی صاحب نے تین آیات سے وضاحت کر دی ہے کہ حاضر کا معنی سامنے موجود ہونا یعنی غائب نہ ہونا۔

ناظر کے معنی لکھے کہ، آنکھ کا تل، نظر، ناک کی رگ، آنکھ کا پانی، اور چند سطر بعد تو آسان الفاظ میں لکھا کہ حاضر و ناظر کے شرعی معنی یہ کہ قوت قدسیہ والا ایک جگہ رہ کر تمام عالم کو اپنے کف دست کی طرح دیکھے اور آگے روح، جسم اور قبر کے لفظ بھی لکھے، آنکھیں کھول کر پڑھا کرو۔ اب تمام دیوبندی بتائیں ایسے حاضر و ناظر کے معنی میں تم خدا کو مانتے ہو؟ دیوبندی کسی مکان میں اللہ کو مانتے ہیں؟ کیا دیوبندی اللہ کے لئے آنکھ کا تل، ناک کی رگ مانتے ہیں؟ روح جسم قبر مانتے ہیں؟ معاذ اللہ، جواب دیں؟

اس کو مفتی صاحب بتا رہے ہیں کہ ان معنوں میں خدا کی صفت نہیں۔ دیوبندیو! تم ذرا حاضر و ناظر کے معنی بتاؤ اللہ تعالیٰ کے لئے ابھی پتہ لگ جاتا ہے کس صفت کا انکار ہے یا اقرار ہے؟ دیوبندیو! تم کس طرح اللہ کو حاضر و ناظر مانتے ہو وضاحت کرو؟

اعتراض کرنے والا اگر شرعی دلائل سن کر مان لیتا ہے مگر نہ مانے تو پتہ لگ جاتا ہے کہ اعتراض کرنے والا سمجھنا نہیں چاہتا بلکہ مذاق کر رہا ہے اسلام کے مسائل سے مذاق کرنا بے دینی ہے۔

نمبر90: بریلوی مفتی نے لکھا کہ انبیاء بشر تھے۔

ج: بالکل درست ہے، یہ بتاؤ تکلیف کیا ہوئی آپکو، حضور ﷺ بشر ہیں۔ بے مثل ہیں۔ اصل اختلاف یہ ہے کہ اپنے جیسا بشر جیسے مخالفین کہتے ہیں ۔توبہ کرو۔

نمبر91: بریلوی عالم نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا حضور ﷺ بھی عالم الغیب ہیں۔

ج: ٹھیک ہے ہم مانتے ہیں آپ پریشانی بتائیں کیا ہے، حالانکہ دیوبندی خلیل احمد انبیٹھوی نے لکھا ہے حضور ﷺ عالم الغیب ہیں۔ بتاؤ کیا فتویٰ ہے؟ حوالہ محفوظ ہے۔

نمبر92: بریلوی حضور علیہ السلام کا غیب ذاتی مانتے ہیں۔

ج: پوری جماعت میں کسی ایک بریلوی عالم دین نے یہ بات کہیں بھی نہیں لکھی۔ جھوٹ بولتے ہو توبہ کرو۔

نمبر93: بریلوی غیب کا علم اللہ کے برابر مانتے ہیں حضور ﷺ کے لئے۔

ج: حدیث ہے جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ جہنمی ہے، کسی نے نہیں لکھا جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ اگر سچے ہو توبہ کرو، اگر کوئی حوالہ دکھادیں ہم فتویٰ لگائیں گے۔

نمبر94: احمد رضا نے لکھا کہ قبر پر قرآن پڑھوانا منع ہے۔احکام شریعت

ج: اعلیٰ حضرت نے قبر پر قرآن پڑھنے یا پڑھوانے کو منع نہیں لکھا بلکہ تلاوت پر اجرت لینا دینا حرام ہے۔ کبھی تو پوری بات لکھ دیا کرو، شرم کرو دھوکہ دینے سے، الزام سے۔

نمبر 95: احمد رضا خان نے سماع کو حرام لکھا ہے اور بریلوی سماع سنتے ہیں۔

ج: اعلیٰ حضرت نے سماع کی شرائط لکھی ہیں جو مزامیر کے ساتھ ہو اور اس کے بغیر سماع کی اجازت ہے۔ اگر ہم دیوبندیوں کا قوالی کرنا ثبوت پیش کر دیں تو تم کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

نمبر 96: احمد رضا نے لکھا کہ ۲۲ رجب کے کونڈے حضرت امیر معاویہؓ کی وفات کی خوشی کرے وہ جہنمی ہے۔

ج: جی ہاں لکھا ہے۔ یہ شیعہ حضرات کا کام ہے کوئی سُنی ایسا سوچ بھی نہیں سکتا، بلکہ پورے رجب میں کونڈے ہوتے ہیں اور ۲۲ رجب کو بھی ہوتے ہیں۔ ایصال ثواب کے لئے جس میں حضرت امیر معاویہؓ اور امام جعفر صادقؓ کے لئے، ہندوستان میں تقریباً ڈیڑھ سو سال سے رائج ہیں۔ دیوبندیوں کے پیر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی مرحوم نے کونڈے ایصال ثواب کی قسم ہے جائز لکھا ہے۔

حوالہ: فیصلہ ہفت مسئلہ کتاب میں۔ کوئی دیوبندی ہے انصاف پسند تو حاجی صاحب پر فتویٰ لگائے؟ بری نیت بری ہے اچھی نیت اچھی ہے۔

نمبر 97: احمد رضا خان نے لکھا کہ میت کا کھانا صرف غریبوں کو دیں اور امیروں کو نہ کھلائیں۔

ج: بالکل درست ہے آپ اپنی تکلیف بیان کریں کیا پریشانی ہے۔

نمبر 98: احمد رضا کے صاحبزادے نے عرس کو منع کیا ہے۔

ج: آدھی بات لکھ دی اور آدھی بات کوے کا قورمہ سمجھ کر کھا گئے، انہوں نے اس

عرس کو منع کیا ہے جس میں ناچ گانے بعض جاہلوں نے شروع کیے، تو آپ نے ایسے عرس کی مذمت کی ہے۔ ورنہ خود ہر سال عرس مناتے ہیں جس میں غیر شرعی کوئی کام نہیں ہوتا۔

نمبر 99: بریلوی علماء حضور ﷺ کو خدا کے نور کا ٹکڑا کہتے ہیں۔

ج: اگر حلال کی اولاد ہو تو ثبوت پیش کر دو، ورنہ جھوٹ والزام سے توبہ کرو۔ حضور ﷺ کو نور ماننے سے اگر یہ نور کا ٹکڑا ہے۔ تو تھانوی، گنگوہی، دہلوی نے نانوتوی نے حضور ﷺ کو نور تسلیم کیا ہے، اور یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ نے میرا نور بنایا۔ اور نور من نور اللہ تسلیم کیا، اب بتاؤ یہ الزام اپنے مولویوں پر ایک دفعہ لگا دو۔

نمبر 100: بریلویوں کا عجب عقیدہ ہے کہ بشریت بھی مانتے ہیں نورانیت بھی مانتے ہیں جبکہ نور بشر نہیں بن سکتا۔

ج: کوے کھانے والوں کا بھی عجب دماغ ہے کہ بشریت کو نور کی ضد سمجھتے ہیں جب کہ یہ ضد ہے ہی نہیں۔ ورنہ بخاری ومسلم وترمذی میں دیکھ لو حضرت جبرائیل امینؑ کتنی دفعہ بشر بن کر بشری لباس پہن کر تشریف لائے۔ جواب دو کیا حضرت جبرائیلؑ کی نورانیت ختم ہو گئی؟ اگر ہاں تو جبرائیل کا انکار ہے۔ اگر کہو نہیں تو حضور ﷺ کی نورانیت میں بھی بشری لباس سے فرق نہیں آیا، کیا سمجھے۔

نمبر 101: بریلوی جماعت میں کوئی بھی تبلیغی جماعت نہیں ہے۔

ج: بڑے بھائی کا کرتا اور چھوٹے بھائی کا پاجامہ پہن کر وہابیت کی تبلیغ کرنے

والو تم کو "دعوت اسلامی" نظر نہیں آتی، الّو کی طرح آنکھیں بند کر کے اعتراض کرتے ہو۔

نمبر102: بریلوی انگوٹھے چومتے ہیں یہ بدعت ہے۔

ج: حدیث، جو بغیر تحقیق کے بات کرتا ہے اُس کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ جھوٹا ہے۔

سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے انگوٹھے چومے۔ پھر حضرت خضر علیہ السلام نے پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے بعد دوسو اولیائے اکرام نے اور آج کروڑوں امتی انگوٹھے چومتے ہیں کتنے حوالے دیکھ کر مان جاؤ گے آؤ مردِ میدان ہو ثبوت دیکھو۔ اور دیوبندی تقی عثمانی نے انگوٹھے چومنا جائز لکھا ہے ثبوت دیکھو اور توبہ کرو۔

نمبر103: احمد رضا خان نے چودہ سو سالہ عقائد کے خلاف لکھا۔

ج: ایک عقیدہ بتادو جو اعلیٰ حضرت کا چودہ سو سالہ اسلام کے خلاف ہو، ہم وہ عقیدہ چھوڑنے کو تیار ہیں جو قرآن وحدیث کے خلاف ہو، آؤ دلائل کی دنیا میں ثبوت پیش کرو، اگر غیرت شرم ہے تو؟

ورنہ آؤ دیوبندیو! اپنے عقائد اسلام کے خلاف قرآن وحدیث کے خلاف ہم سے بھی فہرست طلب کرو دلائل کے ساتھ اور غیر شرعی عقائد سے توبہ کا اعلان کرو۔ صرف ایک عقیدہ بتاتے ہیں کہ دیوبندی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ امکان کذب داخل تحتِ قدرت باری تعالیٰ ہے، معاذ اللہ۔ یہ غیر شرعی عقیدہ ہے۔ پوری جماعت دیوبندیہ، وہابیہ کو چیلنج۔

نمبر104: بریلویوں نے انگریز سے سیکھ کر ہم کو وہابی کہا۔

ج: وہابی کسے کہتے ہیں، لیکن جب تھانوی نے، گنگوہی نے دہلوی نے، یوسف بے نوری نے، نعمانی نے، زکریا نے خود اپنے آپ کو وہابی ہونا تسلیم کیا۔ تو ہم نے بھی وہابی کہہ دیا۔ حوالے دکھانے کو تیار ہیں وہابیو!، اپنی سزا خود تجویز کرو۔ اور ثبوت دیکھو۔ اور جواب دو کیا دیوبندیوں نے بھی انگریز سے سیکھ کر وہابی کہا تھا؟ جب وہابی کا اقرار بھی تمہارا اور وہابی بھی تم پھر الزام کیوں؟

نمبر105: احمد رضا خان نے حضور ﷺ کو مختار کل بنایا جو بالکل غلط عقیدہ ہے۔

ج: یہ عقیدہ قرآن وحدیث، مفسرین ومحدثین وبزرگان دین کا لکھا ہوا موجود ہے اگر تم تحریر کردو کہ دیکھ کر مان جاؤ گے اور دیوبندی مذہب سے توبہ کرو گے تو تشریف لے آؤ اور دلائل دیکھو۔ ورنہ دیوبندیوں کی عبارتیں تم کو دکھائیں کہ انہوں نے انگریز کو مختار کل مان لیا اور لکھ دیا حوالہ بشرط توبہ۔

نمبر106: احمد رضا خان کی کتابوں میں دلائل نہیں ہوتے رطب ویابس ہوتے ہیں۔

ج: قرآن کی آیات احادیث فقہ کے حوالے دلائل نہیں تو پھر دلائل کس کو کہتے ہیں؟ کاش ایک ثبوت اور حوالہ بھی دکھا دیتے۔ مگر افسوس صد افسوس تم کو بھی سکھایا جاتا ہے کہ اے دیو کے بندو جہاں بھی جاؤ بس جھوٹ بولو الزام لگاؤ، اور بار بار جھوٹ بولے جاؤ کہ لوگوں کو وہ سچ نظر آنے لگے اور بس۔

نمبر107: احمد رضا خان اپنی بات پر جم جاتے پھر کسی کی نہ مانتے تھے۔

ج: حق پر قائم رہنا تو ایمان کی دلیل ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنی بات کہنے سے پہلے شرعی دلیل مانتے اور پھر اس پر جم جاتے۔ کیا یہ بری بات

ہے۔ کیا لوگوں کے کہنے سے اسلام کے اعمال چھوڑ دیتے، دیوبندیوں کی طرح نہیں کہ فتوی دینے کے بعد سوچتے تھے اور پھر واپس بھی لے لیا کرتے تھے۔

نمبر108: میں تو احمد رضا خان کا نام بھی لینا گوارہ نہیں کرتا۔

ج: واہ بھئی واہ نام بھی لے رہے ہو اور نام لینا گوارہ بھی نہیں۔ یہ النٹا دماغ دیوبندی کا ہو سکتا ہے، دیوبندیو! وہابیو! تم اعلیٰ حضرت کی دشمنی میں اتنے اندھے ہو گئے کہ اگر اعلیٰ حضرت خواب میں تم کو نظر آجائیں اور کہیں کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے تو تم وہ بھی انکار کر دو گے۔

نمبر109: آخر احمد رضا خان نے کون سا کارنامہ انجام دیا ہے۔

ج: اگر ایک ہو تو ہم بتائیں بے شمار ہیں۔ دیوبندیو! اگر کوئی تمہاری جان بچائے تو تم ساری زندگی اس کا احسان مانو گے یا نہیں۔ اگر کوئی کسی کا ایمان بچائے تو اس کا احسان بھی مانو، اعلیٰ حضرت نے گستاخوں، بے دینوں اور بدعقیدہ لوگوں کی نشاندہی کر کے لاکھوں مسلمانوں کا ایمان بچایا۔ مگر تم احسان فراموش احسان ماننے کی بجائے الٹا دشمن بن گئے۔ کیا یہ انسانیت ہے۔ شکریہ ادا کرنے کے بجائے جھوٹ والزام بہتان کی لٹھ لے کر اعلیٰ حضرت کے پیچھے پڑ گئے۔

نمبر110: احمد رضا خان نے لکھا،

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں تیرا میرا

دیکھو کتنا غلط عقیدہ ہے۔؟

ج: یہ اعتراض کر کے تم نے اس بات کا ثبوت دے دیا کہ دیوبندیت میں ایک بھی ایسا نہیں جو اعلیٰ حضرت کے اردو اشعار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں سمجھ سکے۔ قرآن میں دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاکم ہیں۔ پہلے شعر میں مالک کہا حضور علیہ السلام کو عطائی۔ اور اس مالک خالق کے حبیب ہیں، جب حبیب ہیں تو خدا کی خدائی کے مالک ہوئے۔ اصل تکلیف تم کو دوسرے شعر میں ہوئی ہے۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ اللہ محبّ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم محبوب ہیں اور محبوب ومحب میں یہ نہیں ہوتا کہ یہ تیرا ہے۔ اور یہ میرا ہے۔ کیا تقاضا ہے کیا ہوتا ہے یعنی جو میرا ہے وہ تیرا ہے، جو تیرا ہے وہ میرا ہے۔

اور یہ حبیب اور محبوب کی شان ہے۔ اگر اعلیٰ حضرت اللہ کا شریک بتاتے تو غلط تھا شرک تھا کیونکہ شریک آدھے کا حقدار ہوتا ہے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حبیب فرمایا محبوب فرمایا یعنی جو کچھ اللہ کی خدائی ہے وہ محبوب کے لئے ہے۔ اس کے لئے بے شمار احادیث دکھا سکتے ہیں صرف ایک حدیث دیکھ لو۔ کہ ''جو اللہ کا ہو جاتا ہے پھر سب اس کا ہو جاتا ہے۔'' کیا سمجھے عقل کے اندھے۔ اس کا نظارا قیامت کے دن ہو گا اور روایت میں ہے کہ اے محبوب آج جو تیرا ہے وہ میرا ہے۔ جو تیرا دوست ہے وہ میرا دوست ہے جو تیرا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے۔

اب بتاؤ کیا غلط عقیدہ ہے اس شعر میں، اگر تمہارے پاس ایمان اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہوتی تو ایسا اعتراض نہ کرتے۔

نمبر111: احمد رضا خان نے یہ شعر بھی کہے جو غلط ہیں اور اپنے آپ کو سگ لکھا جبکہ مدینے کے کتے مارنے کا حکم ہے۔

تجھ سے در، در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت

میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

ج: جس جاہل کو یہ بھی نہیں پتہ مشبہ اور مشبہ بہ سے برابری سمجھنا عقلمندی نہیں۔ وہابیوں میں ابراہیم سیالکوٹی نے اپنے لئے سگ سے کم تر نسبت والا لکھا۔ (سراجا منیرا)۔ اور دیوبندی قاسم نانوتوی نے لکھا، تو ساتھ سگان حرم کے تیرے ساتھ پھروں۔ قصیدہ بہاریہ، دیوبندی وہابی کے لقب شیر پنجاب بھی ہے، بتاؤ ان مولویوں کی شیر کی طرح دم بھی ہے؟ اب کیا فتویٰ ہے جو اپنے لئے سگ اور شیر لکھے ان کو بھی قتل کردو اور قبر پر جا کر جوتے مارو گے؟ اس کے مزید حوالے شرح حدائق بخشش، علامہ فیض احمد اویسی صاحب (مدظلہ العالی) میں دیکھ سکتے ہیں۔

نمبر112: بریلوی ہر نماز میں پڑھتے ہیں ایاك نعبد و ایاك نستعین۔ اللہ کی عبادت کرنی چاہئے اور اللہ سے مدد مانگنی چاہیے۔ مگر یہ انبیاء، واولیاء سے مدد مانگتے ہیں۔

ج: اس آیت کی تفسیر میں بے شمار حوالے موجود ہیں مگر ہم وہ تفسیر جو محمود الحسن دیوبندی نے کی ہے کہ "ہاں اگر مقبول بندے کو محض واسطہ رحمت الٰہی اور غیر مستقل سمجھ کر (مدد) ظاہری اس سے کی جائے تو یہ جائز ہے کہ یہ مدد در حقیقت اللہ تعالیٰ سے ہی استعانت (مدد) ہے۔"

دیوبندیو! جواب دو اسی آیت کے تحت لکھا ہے مقبول بندے۔ جو انبیاء و اولیاء ہوتے ہیں۔ خود دیوبندی جو بندوں سے چندہ صدقہ خیرات زکوٰۃ قربانی کی کھالیں مانگتے ہیں وہ کیسے جائز ہیں؟ اور پندرھویں شعبان میوہ شاہ قبرستان میں دیوبندی مسجد میں چراغاں کیا ہوا تھا اور ساری رات لوگوں سے چندہ مانگتے رہے۔ آؤ تصدیق کرلو۔ اور لگاؤ فتویٰ۔ چندے کی خاطر اپنے مسلک کا سودا کرنے والو شرم کرو۔ چندے کی خاطر بریلوی بن گئے۔ امام اور مؤذن کی جگہ خالی ہو تو بریلوی بن کر آجاؤ۔

مساجد میں ناجائز قبضہ چندہ کے خاطر کرنے والو! بتاؤ اس آیت سے چندہ لینا بندوں سے جائز کیسے ہوگیا؟

نمبر 113: بریلوی علماء کہتے ہیں کہ اگر گیارہویں نہیں دی تو مال کا نقصان ہوگا۔

ج: یہ تحریر اور تقریر کس عالم دین کی ہے اور کہاں ہے؟ حوالہ دکھاؤ۔ دعویٰ تو کردیا مگر دلیل نہیں، ظالموں کب تک جھوٹے الزام لگاؤ گے شرم کرو۔ اگر دیوبندی میں سچائی نام کی کوئی چیز ہے تو ثبوت دکھاؤ ورنہ توبہ کرو۔

نمبر 114: بریلوی مولویوں کے نزدیک سوئم چہلم عرس واجب ہیں۔

ج: تمام زندہ مردہ دیوبندیو! کسی کتاب سے واجب کا لفظ بتادو منہ مانگا انعام حاصل کرو کیا تم کو مرنا نہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کو جواب نہیں دینا۔ تو اتنا بڑا جھوٹ دھوکہ کیوں؟ یہ ایصال ثواب کی قسمیں ہیں اور جائز ہیں۔ اگر ایصال ثواب ناجائز اور حرام ہے تو شرعی ثبوت پیش کرو؟ ورنہ نیک کام سے روکنا شیطان کا کام ہے، شیطانی کام سے توبہ کرو۔ ان سب اعمال کو حاجی

امداداللہ مہاجر مکی مرحوم نے جائز قرار دیا ہے۔ لگاؤ فتویٰ اگر ہمت ہے؟

نمبر 115: بریلوی علماء حضور ﷺ کا سایہ نہیں مانتے یہ غلط عقیدہ ہے۔

ج: محدثین ومفسرین اور صحابہ کرام کا عقیدہ تھا۔ بتاؤ ان پر کیا فتویٰ ہے؟ ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ تم اپنے ایمان کی خیر مناؤ۔ آؤ ثبوت دیکھ لو۔ اس کے علاوہ دیوبندی، وہابی، تھانوی اور گنگوہی نے لکھا ہے حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا۔ ایک دفعہ تو انصاف کر کے اپنے مولویوں ہی پر فتویٰ لگا دو۔ چلو اتنا ہی کہہ دو کہ تھانوی اور گنگوہی کا عقیدہ غلط تھا۔

نمبر 116: امام بریلوی نے کئی مسائل میں ذاتی اور عطائی کا چور دروازہ کھول رکھا ہے۔

ج: ذاتی اور عطائی کا فرق قرآن وحدیث میں موجود ہے آؤ ثبوت دیکھ کر توبہ کرو۔ چور دروازہ کہنے والو! آئینے میں اپنی شکل نظر آتی ہے، ذاتی وعطائی کا فرق دیوبندیوں نے بھی کیا ہے، کیا دیوبند میں چور دروازہ کھول دیا کچھ تو شرم کرو جھوٹ سے۔

نمبر 117: امام رضا نے لکھا یا محمد (ﷺ) کی جگہ یا رسول اللہ (ﷺ) کہا کرو۔

ج: تم اپنی تکلیف بیان کرو، اعلیٰ حضرت نے ادب کی وجہ سے کہا ہے، چلو تم یا محمد ﷺ کہہ دیا کرو۔ مگر اس دن تمہاری موت ہوگی جب یا کے ساتھ تم پکارو گے۔ یا محمد ﷺ۔

نمبر 118: احمد رضا خان بریلوی نے رجب کی ۲۷ ویں رات کے فضائل بتائے جبکہ اس میں اختلاف ہے کہ معراج کی رات کون سی ہے؟

ج: اندھوں کو اختلاف نظر آتا ہے، اتفاق والی روایتیں بھی پڑھ لیا کرو، اب ساری دنیا کے مسلمان علماء و عوام ۲۷ویں رجب معراج شریف کی رات کے فضائل بیان کرتے ہیں۔ تم مسلمانوں سے علیحدہ اقلیتی فرقہ ہو اسی لئے تمام مسلمانوں کے خلاف چلتے ہو۔ تفسیر روح البیان ہی پڑھ لو اس میں تفصیل موجود ہے۔ اور اگر حدیث ضعیف ہے تو جاہلو! کان کھول کر اور آنکھیں کھول کر پڑھ لو اور سن لو کہ ضعیف احادیث فضائل میں معتبر ہیں ان پر عمل ہوگا۔ یہ محدثین کا اصول اور متفقہ فیصلہ اور فتویٰ ہے۔

نمبر 119: احمد رضا خان نے معراج میں نعلین شریف سمیت عرش پر جانے کا انکار کیا ہے۔

ج: اعلیٰ حضرت نے اس سند کا انکار کیا ہے، اگر کسی دیوبندی میں ہمت ہے تو اس روایت کی سند بیان کر کے دکھائے ابھی پتہ لگ جائے گا تم کو حدیث دانی کا۔ تم نعلین شریف کی بات کرتے ہو شرم کرو۔ دیوبندیو! تم نے نقش نعلین کے جھنڈے پھاڑ ڈالے اور بات کرتے ہو، درود و سلام کے پوسٹر پھاڑنے والو! اسٹیکر نوچنے والو تمہارے پاس ادب کی دولت کہاں ہے۔

نمبر 120: احمد رضا خان نے شعبان کی ضعیف اور موضوع احادیث بیان کیں۔

ج: اعلیٰ حضرت نے کہاں موضوع احادیث بیان کیں ہیں، رہی بات ضعیف احادیث کی تو کئی روایتیں مل کر قوی مضبوط بن جاتی ہیں یہ محدثین کا اصول ہے۔ اگر پندرھویں شعبان کی رات کے فضائل دیکھنے ہیں تو اٹھاؤ تفسیر کبیر، کشاف، تفسیر جمل، تفسیر ابو السعود، تفسیر روح البیان، تفسیر جلالین

وغیرہ۔ اور صحاح ستہ میں روزہ کے فضائل ہیں۔

نمبر 121: احمد رضا خان نے شب برأت لکھا ہے جو کسی روایت سے ثابت نہیں۔

ج: اُلّو کو دن میں نظر نہیں آتا مگر تم کو نہ دن میں نظر آتا ہے اور نہ رات میں نظر آتا ہے، مذکورہ بالا تفاسیر میں شب کے چار نام ہیں۔ مبارکہ، برأت، رحمت، صیک۔ اور حدیث کے الفاظ ہیں کہ

لیلة النصف من شعبان فیغفر الخ۔ جب اس رات میں مغفرت ہوتی ہے تو جہنم سے آزادی یا نجات ہوتی ہے۔ اس کو برأت کہتے ہیں، لیکن بے ایمان گستاخ کی برأت نہیں۔ اسی لئے تم چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھ دوسرے لوگ بھی اس رات عبادت سے محروم ہو جائیں۔ اور تمہارے ساتھ جہنم میں جائیں۔

بتاؤ مفسرین نے شب برأت فرمایا ان پر کیا فتویٰ ہے؟ اور وہابی تھانوی نے شب برأت لکھا۔ وہابی اسمٰعیل دہلوی نے بھی شب برأت لکھا، بتاؤ ان پر کیا فتویٰ ہے؟ تم فتویٰ تیار کرو ہم حوالے دکھانے کو تیار ہیں آؤ مرد میدان ہو۔

نمبر 122: احمد رضا خان نے یہ نہیں بتایا کہ ضعیف احادیث پر عمل کرنے میں خرابی ہے۔

ج: اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ جلد دوئم قدیم میں جو احادیث کی قسمیں بیان کیں اسماء الرجال پر بحث کی جس کو دیکھ کر ایمان والوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ اور دیوبندیوں کی پوری جماعت مل کر بھی اعلیٰ حضرت کی حدیث دانی کے برابر نہیں ہو سکتی، ضعیف احادیث کے متعلق لکھا

کہ یہ عقائد میں احکام میں فرض واجب میں پیش نہیں کر سکتے۔ بلکہ صرف فضائل میں ان ضعیف احادیث پر عمل کریں گے اور یہ محدثین کا متفقہ فیصلہ ہے، جس سے دیوبندی حیلے بہانے کر رہے ہیں اگر تم کو علم نہیں تو ماتم کرو اپنی کم علمی کا۔ بے شمار دیوبندیوں نے ضعیف احادیث کتابوں میں نقل کیں ہیں ان کی قبر پر جا کر خرابی بتاؤ، ورنہ شرم کرو۔

نمبر 123: بریلی میں احمد رضا نے انوکھا کام کیا جو آج تک ہوتا ہے شعبان کی ۱۴ کو عصر سے مغرب تک لوگ ایک دوسرے سے معافی مانگتے ہیں۔

ج: دیوبندی عقل سے پیدل ہو چکے ہیں ان کو حدیث پر عمل بھی انوکھا کام نظر آتا ہے۔ حدیث ہے کہ بندوں کے حقوق بندے معاف کریں گے۔ اعلیٰ حضرت اس حدیث پر عمل کرتے تھے بتاؤ حدیث پر عمل کرنا بھی تم کو برا لگتا ہے شرم کرو۔

اسی لئے دنیا کہتی ہے کہ اب تو دشمن بھی پکار اُٹھا کہ

جس کی ہر ہر ادا سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اس امام اہلسنت پہ لاکھوں سلام

نمبر 124: احمد رضا خان کے فتویٰ تکفیر کوئی وحی تو نہیں جو ہم مان لیں۔

ج: اعلیٰ حضرت کے فتوے گستاخوں پر کفر کے، ہم کب کہتے ہیں وحی ہیں؟ اگر اعلیٰ حضرت کے فتوے بغیر دلیل کے ہوتے تو انکار کر دیا جاتا، لیکن جب فتوے شرعی دلائل قرآن و حدیث اجماع سے ثابت ہیں۔ بتاؤ ان کا انکار کیسے کریں گے۔ مثال کے طور سے دیوبندیوں نے بھی قادیانی اور شیعہ پر

کفر کا فتویٰ دیا ہے، بتاؤ کیا یہ وحی الٰہی ہے دیوبندیوں کو؟ کیا تم تھوڑی دیر کے لئے یہ فتوے واپس لے سکتے ہو؟ نہیں ہرگز نہیں، تو جواب تمہارا جو ہے وہی ہمارا ہے۔

نمبر125: احمد رضا نے پیٹ کے دھندے کھول رکھے تھے

ج: کوئی حوالہ کوئی ثبوت دو اگر غیرت وشرم ہے۔ پیٹ سے دیوبندی مجبور ہیں کہ گیارہویں کو حرام بھی کہتے ہیں، اور کھانے میں سب سے آگے ہوتے ہیں، اور پیٹ تو دیوبندیوں کے پاس بھی بلکہ لیٹر بکس ہے، کیا دیوبندی پیٹ کے لئے نہیں کھاتے؟ یا استنجاء کے لوٹے چاٹ لیتے ہیں اور کچھ نہیں کھاتے۔

ہاں اللہ کا شکر ہے۔ ہم کو حلال گیارہویں شریف ملتی ہے، اور دیوبندیوں کو کوے کا قورمہ خبیث مبارک ہو۔ پاک لوگوں کو پاک غذائیں اور خبیث کو خبیث غذائیں۔

گنگوہی کا فتویٰ ہے کہ "کوا کھانے سے ثواب ہوگا"۔ فتاویٰ رشیدیہ۔

نمبر126: احمد رضا خان نے عید کے دن گلے ملنے کو اچھا کہا ہے جبکہ یہ بدعت ہے۔

ج: تمام دیوبندی چھوٹے بھائی کا پاجامہ اور بڑے بھائی کا کرتا پہن کر آجائیں پھر بھی عید کے دن گلے ملنے کو بدعت سیئہ ثابت نہیں کر سکتے، بلکہ ہزاروں دیوبندی عیدین میں یہ بدعت کرتے ہیں اور جو بدعت کرنے والا جہنمی ہے، تو دیوبندی پہلے اپنے دیو کے بندوں سے توبہ کرائیں اعلانیہ توبہ وتجدید نکاح۔ ورنہ آؤ اسلام کے ضابطے سیکھو۔ جب صحابہ کرامؓ کے گلے ملنے پر

بے شمار حوالے ہیں اور جس کی اصل ہو وہ بدعت نہیں ہو سکتا۔ یہ شرعی اصول

ہے۔

دیوبندیو! آؤ ہماری شاگردی کرو۔ ہم تم کو اصول اور بدعت بتائیں کیا ہوتی ہے؟ جو دیوبندی خود بدعت کے مسائل اور قسمیں نہیں جانتے وہ دوسروں کو کیا بتائیں گے۔

اس مسئلہ پر اعلیٰ حضرت کی دلائل شرعی پر کتاب موجود ہے اگر کسی دیوبندی وہابی میں ہمت ہے تو جواب دیکر دکھائے۔

نمبر 127: احمد رضا خان کو فقہ پر عبور نہیں کہ فقہی حضرات نے کوے کی قسمیں بتائیں اور اس کوے کو جائز لکھا۔

ج: اعلیٰ حضرت کا فقہ پر عبور دیکھنا ہے تو فتاویٰ رضویہ دیکھ کر بتاؤ اور فقہ میں جو کوے کی اقسام بتائیں وہ الگ ہیں۔ اور جو گنگوہی نے کوا کھانا ثواب بتایا وہ حرام ہے، خبیث ہے آؤ ہم سے قرآن وحدیث کے حوالے طلب کر کے دیکھ لو۔

اس مسئلہ پر اعلیٰ حضرت کی کتاب ہے جس میں گنگوہی سے سوالات کیے گئے۔ جو آج تک قرض ہیں کاش کوئی دیوبندی ان سوالات کا جواب دے کر گنگوہی کا قرض اتار دے ہمت کرے۔ وہ سوالات ہم بتانے کو تیار ہیں جو اعلیٰ حضرت نے کیے تھے آؤ مرد میدان بنو۔

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے

کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ ہی وار وار کے پار ہے

نمبر 128: احمد رضا خان کا علمی کوئی مقام نہیں یہ صرف بریلویوں کا پروپیگنڈہ ہے۔

ج: اعلیٰ حضرت کا علمی مقام اندھے کو نظر نہیں آئیگا۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا نظارہ دیکھے

دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

آؤ اعلیٰ حضرت کے ادنیٰ خادم سے تمام علوم پر کسی بھی مسئلہ میں گفتگو کر کے دیکھ لو آج تک کوئی دیوبندی وہابی نہیں ملا جو کسی مسئلہ میں تفصیل سے گفتگو کر سکے اگر کوئی سامنے نہیں آتا، تو نہ آئے اپنے گھر بیٹھ کر تحریری علمی گفتگو کرنے کی ہمت کرے سب سے زیادہ تعداد ان دیوبندیوں کی ہے کراچی میں دوبارہ سامنے آنے کے لئے کسی قیمت پر تیار نہیں ہے۔ اور بعض دوبارہ آگئے مگر تیسری دفعہ علمی گفتگو سے راہ فرار اختیار کر گئے۔ اعلیٰ حضرت کا علمی کارنامہ دیکھو فتاویٰ رضویہ لے کر بیٹھ جاؤ شاید سمجھ آجائے۔

نمبر 129: بریلوی اشعار کتنے کفریہ ہیں۔

یہ دعا ہے یہ دعا یہ دعا

تیرا میرا خدا احمد رضا

(نغمہ روح۔ بحوالہ رضاخانی مذہب)

ج: دیوبندیو! یہ اشعار اعلیٰ حضرت کے نہیں، پہلے جھوٹ سے توبہ کرو۔ دوسرا یہ کہ نغمہ روح کتابچہ ہماری معتبر کتاب نہیں اور نہ ہی عقائد کی کتاب ہے۔ اس لئے ہم اس کتاب کے اشعار لکھنے والے کو نہیں مانتے دیوبندیو! تم بھی اپنی گستاخانہ کفریہ باطل عقائد سے اور کتابوں سے اور اپنے علماء سے انکار

کردو۔ ورنہ ہم پر الزام، جھوٹ، بہتان سے باز آؤ۔ رضا خانی مذہب سے متعلق حوالے سعید احمد قادری نے دیئے تھے جس نے یہ بھی تسلیم کیا تھا یہ حوالے غلط ہیں جھوٹے ہیں الزام ہیں۔ اب ایسے حوالے دیوبندی دیتے ہیں وہ بھی جھوٹے ہوں گے۔ اگر سچے ہوتے تو یہ حرکت نہ کرتے۔ پھر بھی اگر دیوبندی اپنی آنکھوں سے جھوٹے حوالے دیکھنا چاہیں تو سعید احمد قادری کی کتاب لے آئے ہم اس کو غلط جھوٹے حوالے دکھانے کو تیار ہیں۔

نمبر 130: بریلوی رضا خوانی مذہب نیا فرقہ ہے۔

ج: دیوبندیو! وہابیو! جب بار بار یہ بتا دیا کہ سعید احمد نے یہ نام رکھے اور جھوٹے حوالے الزام بہتان لگائے ہیں اور اپنی کتابوں کو منسوخ کر دیا۔ اس کے باوجود تم وہ ہی حوالے ہر جگہ دکھا کر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہو۔ سچ کہا کسی نے

ڈھیٹ بے شرم بہت دیکھے دنیا میں
مگر سب پر سبقت لے گئی بے حیائی آپ کی

حالانکہ یہاں تک کہا ہے کہ ان حوالوں کو دینے والا لا ولد ہوگا۔ اب بھی اگر معلوم ہونے کے بعد دیوبندی نہ سمجھیں تو کم از کم تجدید نکاح ضرور کر لیں۔ اس کے کچھ جواب ہم سابقہ صفحات میں دے چکے ہیں وہ بھی ذرا آنکھیں کھول کر پڑھ لو۔

نمبر 131: بریلویوں کو اپنی گستاخی نظر نہیں آتی دوسروں پر فتوے لگاتے ہیں۔

ج: یہی فیصلہ ہمارا ہے تم نے ایسے الفاظ سن کر ہماری طرف لگا دیئے۔ ورنہ آؤ مرد میدان بنو۔ بتاؤ ہماری گستاخی کن کتابوں میں ہے؟ حوالہ اور عبارت پوری نقل کرو جس میں جھوٹ اور الزام نہ ہو؟ اور اس عبارت کو قرآن و حدیث کی روشنی میں گستاخی ثابت کردو۔ پھر ہم سے دستخط کرالو؟ یا ہم بتا دیتے ہیں دیوبندیوں کی گستاخانہ عبارتیں شریعت کے خلاف ہیں۔ گستاخانہ ہیں باطل ہیں۔ تم اس پر دستخط کردو۔

دیوبندیو! آج تم کو جو چیز گستاخی نظر آرہی ہے، وہ دیوبندی اکابر علماء کو نظر نہ آئی، آج تم بریلویوں کو مشرک و کافر کہہ رہے ہو۔ دیوبندی اکابر نے بریلویوں کو مسلمان لکھا ہے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ یوں سمجھ لو کہ تمہارے منہ پر تھوک دیا اکابر دیوبند نے۔ اب جتنی بار تم پسند کرو یہ تمہاری مرضی ہے۔

نمبر 132: بریلوی علماء ہمارے دیوبند کے عقائد باطل بتاتے ہیں اگر یہ عقیدہ باطل ثابت کردیں تو میں دیوبندی مسلک چھوڑ دوں گا۔

ج: اگر اپنی زبان کے پکے ہو تو قائم رہنا ان الفاظ پر، باطل عقائد میں ایک عقیدہ دیوبندیوں کا امکان کذب باری تعالیٰ سے متعلق ہے، حوالے کتب، یکروزی، فتاویٰ رشیدیہ، براہین قاطعہ، عبارات اکابر، سیف یمانی، شہاب ثاقب۔ ان کتابوں میں دیکھ کر تصدیق کرلو۔ اور اعلانیہ توبہ کرو۔

نمبر 133: بریلوی الزام لگاتے ہیں یہ عقیدہ ہمارا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔

ج: ہم نے تحقیق کر کے لکھا ہے اور حدیث ہے کہ جو بغیر تحقیق کے بات کرے اس کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ جھوٹا ہے۔ پہلے تو جھوٹا ہونا مبارک ہو۔ اگر توبہ نہیں کرتے۔ اور فتاویٰ رشیدیہ میں ہے امکان کذب کے متعلق کہ یہ بندہ کا عقیدہ ہے۔

اس کے باوجود اگر یہ الزام ہے تو کراچی کے دس دیوبندیوں، مفتیوں سے دستخط کرا دو اور مہر لگا کر تحریر دکھا دو کہ امکان کذب باری تعالیٰ سے متعلق عقیدہ دیوبندیوں کا نہیں اور وہ اس عقیدہ کو باطل مانتے ہیں۔

تو ہم اس الزام سے رجوع کر لیں گے اور آئندہ یہ حوالہ نہیں دیں گے۔ اور ایک دیوبندی نے یہ تحریر لکھ کر دی ہے کہ امکان کذب سے متعلق، اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ کہ یہ دیوبندی عقیدہ ہے۔ جس کا دل چاہے، وہ تحریر دیکھ لے اور توبہ کر لے، دوسرا باطل عقیدہ دیوبندی نانوتوی کا، کہ حضور علیہ السلام کے خاتم النبین جیسے چھ اور خاتم النبین ہیں۔ حوالہ تحذیر الناس۔ بتاؤ دیوبندیو! ساری کائنات میں سات زمینوں اور سات آسمانوں میں صرف سرکار دو عالم ﷺ ہی خاتم النبین ایک ہیں یا چھ اور ہیں؟ یہ مسئلہ ختم نبوت کا ہے۔ قطعی ہے اور ضروریات دین میں سے ہے۔ اس کا انکار کفر ہے، گالی کے علاوہ جواب ہے تو ضرور عنایت فرما دیں۔

نمبر 134: احمد رضا خان نے علماء دیوبند سے ان کی وضاحت پوچھے بغیر کفر کا فتویٰ لگایا۔

ج: دیوبندیو! جھوٹ کے بغیر بھی بات کر لیا کرو۔ کبھی تو سچ بول دیا کرو۔ اعلیٰ

حضرت نے علمائے دیوبند کو خطوط لکھے کہ یہ تمہاری عبارتیں ہیں اس کا صاف اور شرعی مطلب بتاؤ۔ کئی خطوط ارسال کئے رجسٹری کی ان سب کا ریکارڈ موجود ہے۔ کہ تھانوی نے خود وصول کئے اور بعد میں رجسٹری لینے سے بھی انکار کر دیا۔ ایسے ہوتے ہیں حکیم الامت؟

فیصلہ کن مناظرہ کے لئے تھانوی کو دعوت دی۔ بتاؤ کیوں نہیں آئے؟ جب ہر طرح اتمام حجت کر لیا کئی سال ہو گئے ان کے رد میں کتاب شائع ہوئی سب کچھ دیکھتے رہے خاموش تماشائی بن کر مگر منہ نہ کھلا۔

سامنے آنے کی جرأت نہیں تھی کم از کم گھر بیٹھ کر کاغذ کے پہلوان کی طرح تحریری گفتگو کر لیتے۔ آج بھی دعوت عام ہے دیوبندیوں، وہابیوں کو وہ گستاخانہ عبارتوں کو شرعی ثابت کر دیں اور انعام حاصل کریں۔ ورنہ آزما کر دیکھ لو جو بھی دیوبندیوں کا کفر ہٹانے کے لئے آیا وہ خود بھی کفر کے گڑھے میں جا گرا۔ ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ چنانچہ آج بھی دیوبندی آزما کر دیکھ لیں اور ہم سے تحریری گفتگو کر لیں حقیقت واضح ہو جائے گی۔

نمبر 135: بریلوی علماء نے ناجائز قبضہ کیا مساجد پر۔

ج: آئینہ میں اپنی شکل نظر آتی ہے۔ بے شمار کراچی کی مساجد پر قبضہ کیا ہے دیوبندیوں نے، ایسی جگہ تو نماز ہی نہیں ہوتی۔ آؤ ثبوت دیکھو اور مسجد ہمارے حوالے کر دو۔ کتنی جگہ ناجائز جھوٹا مقدمہ دائر کر دیا اس کا ریکارڈ دیکھو اور توبہ کرو۔ بے شمار مساجد سیل کر دی گئیں صرف درود وسلام پڑھنے پر جھگڑا کھڑا کر دیا۔ اور ایک جگہ بالکل ناجائز قبضہ کر کے مسجد بنائی جہاں دیو

بندیوں نے بھی نماز پڑھنی چھوڑ دی۔

آؤ ثبوت دیکھو اور ''سبیل والی مسجد'' کا نام بتا رہا ہوں کہ یہ مسجد سنی بریلویوں نے بنائی اور نام رکھا، کیونکہ دیوبندی مذہب میں سبیل بنانا جائزہ ہے بتاؤ دیوبندیو! ناجائز چیز کا نام مسجد پر کیسے اور کس نے رکھا؟

اور لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لئے قبضہ شدہ مسجد کو نئے سرے سے تعمیر کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو پتہ نہ چلے، اس کا ثبوت بھی موجود ہے۔ بتاؤ دیوبندیو! یہ کونسا اسلام ہے؟ جبکہ حضور اکرم ﷺ نے مسجد کی زمین کی قیمت دے کر بنائی۔ حالانکہ سنی بریلوی کی مسجد پر قبضہ کر کے دیوبندیوں کی نماز نہیں ہوتی۔ مگر تم کو اس سے کیا نماز ہو یا نہ ہو، مگر چندہ خوب ملتا ہے بس وہ کافی ہے۔ دیوبندیو! تم اپنے عقائد اسلامی ثابت کرو اور جو مسجد تم کو چاہیے ہم دینے کو تیار ہیں۔ آؤ مرد میدان بنو۔ دعوت عام ہے۔

نمبر 136: اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت ہی کرتے رہتے ہو۔

ج: جی جاہل حضرت، جاہل حضرت، جاہل حضرت تم اپنی تکلیف بیان کرو؟

نمبر 137: احمد رضا خان نے غوث اعظم کو حضور علیہ السلام کے برابر لکھا ہے۔

ج: کہاں لکھا ہے ثبوت دو اگر حلال کی اولاد ہو۔ ورنہ توبہ کرو جھوٹ سے۔

نمبر 138: احمد رضا خاں کے اشعار جاہلانہ ہیں۔

ج: ایک شعر پیش کردو اگر سچے ہو۔ ورنہ چلو بھر پانی میں ڈوب مرو۔

نمبر 139: وہ ہی خدا تھا عرش پر مستوی ہو کر

اتر پڑا وہ محمد مصطفیٰ بن کر (بریلوی اشعار)

ج: یہ شعر اعلیٰ حضرت کا نہیں ہے۔ بلکہ کسی بھی سنی بریلوی عالم کا نہیں اور نہ ہی ہماری کسی معتبر کتاب میں ہے، دیوبندیوں جھوٹ سے توبہ کرو، ہم اس پر شرعی فتویٰ لگانے کے لئے تیار ہیں آؤ فتویٰ لے جاؤ۔

نمبر 140: یہ بریلویوں کی کتابیں نہیں ہیں؟ نغمہ روح، مقابل المجالس، تذکرہ غوثیہ، فوائد فریدیہ، مدائح اعلیٰ حضرت

ج: جی نہیں یہ ہمارے عقائد کی کتابیں نہیں اور نہ ہی معتبر ہیں۔ سن لیا۔ اب تو باز آجاؤ اگر شرافت نام کی کوئی چیز ہے تمہارے پاس۔

نمبر 141: میں نہ بریلویوں کو مانتا ہوں اور نہ ہی دیوبندیوں کو۔

ج: پھر جھوٹ بولا تم نے ایسا لگتا ہے کہ تمہارا کھانا ہضم ہی نہیں ہوتا جھوٹ بولے بغیر۔ اگر تم دیوبندی کو نہیں مانتے تو رائے ونڈ کے اجتماع میں کیوں گئے؟ یہ بھی تو دیوبندی وہابی تبلیغی جماعت ہے۔

نمبر 142: کیا بریلوی کہنے کی خاص ضرورت ہے اس کے بغیر بھی اہلسنت ہیں۔

ج: جب اصلی کو دیکھ کر نقلی مال بازار میں آجائے تو کوئی نہ کوئی نشانی ہوتی ہے کہ یہ اصلی ہے۔ اور یہ نقلی ہے، بتاؤ نقلی اور جعلی ٹکٹ خرید کر سفر کر سکتے ہو؟ جس طرح اہلسنت کے ساتھ حنفی لگایا گیا تو اب نام نہاد اہلسنت حنفی دیوبندی جعلی مال پر لیبل لگا کر آگئے، اس لئے بریلوی لگانا پڑا، جو بندے کا شکر گزار نہیں وہ اللہ کا شکر گزار نہیں۔ اور یہ نشانی حرمین شریفین کے علماء نے بتائی کہ جب ہندوستان سے کوئی عالم دین آتا ہے تو ہم اس کے سامنے اعلیٰ حضرت کا ذکر کرتے ہیں اگر وہ خوش ہوتا ہے ہم سمجھ لیتے ہیں کہ یہ سنی

بریلوی ہے اگر وہ ناراض ہو جائے تو ہم سمجھ لیتے ہیں کہ یہ دیوبندی وہابی بدعقیدہ ہے۔

نمبر 143: بریلوی غوث الاعظم سے محبت کرتے ہیں مگر رفع یدین نہیں کرتے جبکہ غوث الاعظم کرتے تھے۔

ج: غوث الاعظم کہنا ہی وہابیوں کی موت ہے۔ غوث الاعظم مقلد تھے اور حنبلی تھے۔ اگر وہابی مقلد بن جائیں تو رفع یدین کریں کوئی جھگڑا نہیں۔ اور غوث الاعظم بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے۔ وہابیو! تم آٹھ تراویح پڑھتے ہو شرم کرو۔ جبکہ حرمین شریفین میں بھی بیس تراویح ہوتی ہیں۔ وہابیو! تم دعویٰ کرتے ہو تحریری اور تقریری کہ حضور علیہ السلام نے آخری وقت تک نماز رفع یدین کے ساتھ پڑھی۔ بس اس دعویٰ میں ایک حدیث مرفوع پیش کر دو۔ دس لاکھ انعام حاصل کرو۔ اور جس حدیث کو تم پیش کرو اگر وہ مرفوع نہ ہوئی تو تم رفع یدین چھوڑ کر سنی بریلوی بن جانا۔

نمبر 144: بریلوی گیارہویں شریف کرتے ہیں جو غیر اسلامی ناجائز حرام ہے۔

ج: گیارہویں شریف ایصال ثواب کا دوسرا نام ہے۔ اگر کوئی دیوبندی مفتی ایصال ثواب کو ناجائز حرام اور غیر اسلامی نہیں کہہ سکتا تو پھر گیارہویں شریف کو غیر اسلامی نہیں کہہ سکتے۔ ورنہ بتاؤ گیارہویں شریف میں حلال کھانا، قرآن کی تلاوت، درود و سلام، دعا، مسلمانوں کا جمع ہونا، وعظ کرنا، کیا غیر اسلامی ناجائز و حرام ہیں؟ دنیا بھر کے دیوبندی، وہابی، نجدی خارجی کو دعوت عام ہے۔ اور گیارہ لاکھ کا انعام ہے جو بھی گیارہویں شریف کو

غیر اسلامی ثابت کردے ناجائز وحرام ثابت کردے۔ تحریری طور پر شرعی دلائل سے وہ انعام حاصل کرلے۔ آؤ مرد میدان بنو۔ دلائل کی دنیا میں آؤ، گھر کی چاردیواری سے نکلو۔

نمبر 145: میں بریلویوں کے چکر میں پڑنا نہیں چاہتا۔

ج: آخر تم گھن چکر ہو، اپنے دنیا میں ہر معاملے کے چکر میں پڑ جاتے ہو اور عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بچنا چاہتے ہو۔ سوچ لو کیا منہ دکھاؤ گے۔

نمبر 146: مجھے بریلویت سے وحشت ہوتی ہے۔

ج: کبھی دیوبندیت اور وہابیت سے وحشت نہیں ہوئی آخر کیوں؟

نمبر 147 میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بریلوی سچے ہیں یا دیوبندی سچے ہیں۔

ج: اگر واقعی سمجھنا چاہتے ہیں تو قرآن وحدیث کے مطابق عقائد دیکھو جس کے عقائد اسلامی ہوں، چودہ سو سالہ ہوں وہ سچے ہیں اور جس کے عقائد قرآن وحدیث کے خلاف ہوں جن کے فتوے غیر شرعی جن کے ترجمے غلط وہ جھوٹے باطل ہیں۔

نمبر 148: بریلوی بھی دعویٰ کرتے ہیں دیوبندی بھی دعوے کرتے ہیں مگر دلیل کس کی سچی ہے۔؟

ج: آسان طریقہ ہے ذرا سی ہمت کرو۔ کہ ایک مسئلہ حاضر وناظر کا لے لو۔ دیوبندی اس کو کفر وشرک کہتے ہیں، ہم اس مسئلہ کا ثبوت دیوبندیوں سے دکھائیں گے۔ بس تم ان سے کہو کہ فتویٰ لگادو۔ یہ مر جائیں گے مگر فتویٰ نہیں لگائیں گے۔ تو پتہ چل گیا ان کے فتوے غیر شرعی ہیں۔ اسلام کے نام،

دھوکہ ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ دیوبندی حاضر وناظر حضور علیہ السلام کو ماننے والوں پر کفر وشرک کے فتوے لگاتے ہیں ہم یہ ثبوت بھی دکھائیں گے کہ خود دیوبندی علماء حاضر وناظر ہوئے ان کی کتابوں میں ہے۔ جو دیوبندی ثبوت دیکھ کر توبہ کرے وہ تشریف لے آئے ہم دکھانے کو تیار ہیں۔

نمبر 149: بریلوی کہتے ہیں دیوبندی گستاخ ہیں دیوبندی بریلویوں کو گستاخ کہتے ہیں، ہم کس کی مانیں؟

ج: اتنا تو تم بھی مانتے ہو کہ دو میں ایک سچا ہے ایک حق پر ہے۔ دوسرا گستاخ، باطل بدعقیدہ ہے مگر کون؟ تو اس کا حل یہ کہ دیوبندیوں کے عقائد اور عبارتیں دیکھ لو۔ کہ حضور ﷺ کو بڑا بھائی کہتے ہیں۔ براہین قاطعہ۔ حضور علیہ السلام کے علم سے زیادہ علم شیطان کا مانتے ہیں۔ براہین قاطعہ۔ حضور علیہ السلام سے عمل میں امتی بڑھ جاتا ہے۔ تحذیر الناس۔ حضور علیہ السلام کے خیال سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ صراط مستقیم۔ حضور علیہ السلام کو مر کر مٹی میں ملنے والا لکھا ہے۔ تقویۃ الایمان۔ بتاؤ یہ گستاخانہ عبارتیں کافی نہیں کہ یہ فیصلہ کرلیا جائے واقعی دیوبندی گستاخ ہیں۔ اگر بریلویوں میں کسی نے گستاخی کی ہے حوالہ دکھاؤ ہم شرعی فتویٰ لگانے کو تیار ہیں۔

نمبر 150: ہم دیوبندی کھڑے ہو کر سلام نہیں پڑھتے یہ بریلویوں کا طریقہ ہے۔

ج: شرم کرو۔ رمضان میں ختم قرآن میں وہ آیات موجود ہیں کہ انبیاءؑ کے نام لے کر سلام کا ذکر ہے۔ دیوبندی کھڑے ہو کر قبلہ رخ ہاتھ باندھ کر پڑھتے ہیں۔ تمام رسولوں پر سلام ہو۔ اور رمضان میں بندوں سے زکوۃ، فطرہ

صدقات، خیرات کی مدد مانگتے ہیں۔ اپنے باطل مذہب بھول کر کہ ہر قسم کی مدد اللہ سے مانگو۔ چندے کی خاطر اپنا مذہب چھوڑ دینا صرف دیوبندیوں کا کام ہے۔

نمبر 151: احمد رضا خاں نے کعبہ میں کھڑے ہو کر جھوٹ بولا تھا۔

ج: حوالہ دکھاؤ، الزام اور جھوٹ کب تک بولتے رہے گے۔ کب تک لوگوں کو گمراہ کرتے رہو گے۔ بغیر دلیل کے بات کرنا وہابیوں کو ورثے میں ملا ہے شرم کرو۔

حضرات یہاں تک ہم نے ڈیڑھ سو اعتراضات کے جوابات دیدئے جو کہ اب تک کئے گئے تھے۔ اس کے بعد کوئی اعتراض نیا آیا اور کوئی جھوٹ و الزام لگایا گیا تو اس کو ہم اگلے ایڈیشن میں شامل کرلیں گے۔ ان شاء اللہ۔ تمام عوام اہلسنت سے درخواست ہے کہ جہاں بھی اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرنے والے مل جائیں ان کو یہ کتاب دے کر جواب طلب کریں۔

ہم نے جواب کے ساتھ ساتھ کچھ سوالات بھی کئے ہیں۔ جن کے جوابات کسی دیوبندی، وہابی مولوی میں ہمت و جرأت نہیں ہوگی کہ وہ جواب دے سکے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

دوسرا دعویٰ ہمارا یہ ہے کہ دیوبندیوں کی اختلافی مسائل پر لکھی گئی کتاب میں جھوٹ ضرور بولا جاتا ہے۔ جس کا دل چاہے ہم سے ثبوت طلب کرے اور باطل مذہب سے توبہ کرے۔

تیسرا ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ دیوبندی زبانی اسلام کے عقائد مانتے ہیں مگر ان

کی معتبر کتابوں میں اسلامی عقائد کے خلاف عقائد وعبارتیں گستاخیاں موجود ہیں۔ثبوت دیکھوتوبہ کرو۔

چوتھا ہمارا دعویٰ ہے کہ دیوبندی نے حلال کو حرام اور حرام کو حلال لکھا ہے۔ ثبوت دیکھوتوبہ کرو۔

پانچواں ہمارا دعویٰ ہے کہ دیوبندیوں کے تراجم قرآن میں 200 آیات کے غلط ترجمے ہیں۔ثبوت دیکھوتوبہ کرو۔

چھٹا ہمارا دعویٰ ہے کہ دیوبندیوں کے فتوے کثرت سے غیر اسلامی غیر شرعی ہیں۔ دعویٰ کی دلیل دیکھ کرتوبہ کرو۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک
کو دعوت فکر

قرآن کریم کی اپنی رائے سے تفسیر کرنا باطل و مردود ہے۔
ڈاکٹر کا بیان منکر حدیث کے نقش قدم پر ہے۔
اگر یہ اہلسنت و جماعت حنفی ہے تو اسی کے مطابق تفسیر کریں۔

ہمارے پانچ سوالات کے جوابات دیں؟

آج کے دور میں میڈیا کی جنگ اور اس پر آگے بڑھنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ میڈیا کے کچھ فوائد اسلام کی تعلیم آگے بڑھانے کے حوالے سے مفید ہے۔ اسی میڈیا سے اسلام کے خلاف زہر اگلا جا رہا ہے جس کی روک تھام کرنا حکومت اور عوام دونوں کی ذمہ داری ہے۔ علماء اہلسنت اپنا فرض ادا کرتے ہیں، کرتے رہیں گے۔ سب جانتے ہیں کہ ماضی کے فتنے کتنے خطرناک تھے؟ اور کس کس لبادہ میں آتے رہے؟ یہ علماء اہلسنت کا احسان ہے کہ ہر فتنے کا سد باب کیا اور عوام کو خبردار کرتے رہے۔ بالکل اسی طرح آج بھی ایسے فتنے سر اٹھا رہے ہیں جو اسلام کے نام پر قرآن و سنت کے نام پر درس دے رہے ہیں اور قرآن پاک کی اپنی ذاتی عقل سے تفسیر کر رہے ہیں جو تفسیر بالرائے ہے جو کہ باطل و مردود ہے۔ پہلے پارہ میں یہ مفہوم موجود ہے کہ اسی قرآن کو پڑھ کے گمراہ ہوتے ہیں اسی کو پڑھ کے ہدایت پا جاتے ہیں۔

دیکھ لیں آج کون ایسا کر رہے ہیں جو نہ صرف خود گمراہ ہیں بلکہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ بعض ڈاکٹرز اور پروفیسر درس قرآن کے نام پر ایسی تفسیر بیان کر رہے ہیں کہ سراسر قرآن کے خلاف ہے۔ بعض عوام کے نزدیک بہت بڑے عالم شمار کیے جا رہے ہیں۔ اس سے پہلے کہ روئے سخن جس طرف ہے وہ بات کی جائے یہ عرض کر دیں کہ جیو چینل سے وہ لوگ آ رہے ہیں جو مسلمانوں کی دل آزاری کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ بعض دوسرے چینل بھی ہیں ان سب کو اخلاقی و قانونی شرعی تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ اپنا قبلہ درست کر لیں اسلام کے خلاف اپنی زبانوں کو لگام دیں ورنہ

اللہ تعالیٰ کا عذاب تیار ہے۔ نہ معلوم کونسا طوفان؟ کونسا زلزلہ؟ سب کچھ تہس نہس کر دے۔ ہم بعض پروفیسرز اور ڈاکٹروں کو رو رہے تھے اب بے شرم بے پردہ جاہل عورتیں بھی منہ کھول کر اسلام کی تعلیمات کا مزاق اڑا رہی ہیں۔

ان سب پر توبہ فرض ہے اور ان کا سبب بننے والوں کو توبہ کرنی چاہیے۔ ایک ان میں پراسرار بھی ہے جو اپنی مرضی سے آیات کو اور ان کے مفہوم کو توڑ مروڑ کر پیش کرتا ہے۔ ہم علی الاعلان تنبیہ کرتے ہیں ان تمام چائنلز کو چاہیے کہ دوسروں کی گمراہی کا سبب نہ بنیں۔ ہم اپنا قانونی حق محفوظ رکھتے ہیں دوسری بات یہ کہ غلط تراجم پیش کرنے والوں کو خبر دار کرتے ہیں کہ وہ باز آ جائیں اور درست ادب والا ترجمہ کنز الایمان کی اشاعت کو فروغ دیں۔ جب قرآن ایک ہے تو ترجمہ بھی ادب والا درست ایک ہو۔

اگر کسی کو یہ توفیق ہے کہ غلط تراجم کونسے ہیں؟ اور کیا غلطیاں ہیں؟ تو وہ ہم سے فہرست طلب کر سکتا ہے کہ بعض کی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ترجمہ غلط ہے اور ٹوٹل 200 آیات کے ترجمے غلط وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ دعوت عام ہے۔

پھر نہ کہنا کے ہم و خبر نہ ہوئی۔ اس لئے تمام اہل سنت عوام سے درخوست ہے کہ گھروں میں شادی میں ترجمہ القرآن کنز الایمان کی اشاعت اپنا فرض منصبی سمجھ لیں۔ اور غلط تراجم والے مکتبے اور پریس کان کھول کے سن لیں کہ غلط فرقوں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں گمراہی پھیلانے میں۔ ان لوگوں کو چاہیے فوراً توبہ نامہ تحریری تیار کر لیں۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہے۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب کے بارے میں لوگ پوچھتے ہیں کہ یہ کس

جماعت کا ہے اور بعض لوگ خود ہی فاصلہ کر لیتے ہیں کے یہ اہلحدیث ہے۔ جماعتی ہے یہ دیوبندی ہے یہ فلاں ہے۔ اور خود ڈاکٹر صاحب کوئی ایسی ٹھوس بات نہیں کرتے جس سے واضح ہو کے یہ کیا ہیں ہم نے ابتداء میں اس کی تقریر سن کر یہ اندازہ لگایا کے یہ منکر حدیث فرقہ ماضی میں تھا اب بھی ہے اسکے نقش قدم پر ہیں اور جب اور جہاں جاتے ہیں ویسی باتیں کر کے دھوکا دیتے ہیں۔ ہم نے چند مہینے ان کو میل کی اور پانچ سوالات پوچھے مگر ان کے جوابات نہ ملے۔ اگر کوئی صاحب ڈاکٹر سے وہ جوابات پوچھ کر ہم کو بتا دیں تو یہ یقین کرنا سب کے لیے آسان ہوگا کے آخر یہ کیا ہیں؟ ہم وہ سوالات لکھ دیتے ہیں۔

1۔ یہ اسلام کے کونسے فرقے میں ہے؟

2۔ ان کے نزدیک کونسا ترجمہ درست ہے اسکے مترجم کا نام بتائیں؟

3۔ قرآن کریم کی تفسیر کے اصول کیا ہیں؟

4۔ قرآن کریم میں ناسخ ومنسوخ کتنی آیات ہیں؟

5۔ قرآن کریم کو حدیث کے بغیر سمجھ سکتے ہیں؟

ان کے جوابات کے بعد ہر شخص جان لے گا کہ کس فرقے کے ہیں؟ اور کہاں سے بول رہے ہیں؟ لہذہ وہ لوگ جو اس کی تقریر سے اور اس کے پروگراموں کی کثرت سے اور فر فر قرآن کے حوالے دینے سے اسکو سچا اور حق پر مان رہے ہیں وہ بھی جان لیں گے۔ امید ہے کہ یہ تحریر بھی ڈاکٹر صاحب کو مل جائے گی وہ خود اپنی تحریر یا تقریر میں جواب دیں۔

ہمارے ایک دوست نے دار العلوم کراچی دیوبند کا فتوی دکھایا جس میں اس

کی تقریر سننے سے منع کیا گیا ہے۔ اگر کوئی صاحب وہاں جا کر اس فتوے کی نقل دیکھ لیں۔ اگر ہم کو مل گیا تو ہم شائع کر دیں گے۔ ابھی ایک دوست نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے حنفی ہونے کا کہا ہے۔

اگر یہ درست ہے تو ڈاکٹر صاحب اس پروگرام میں جو وہابیوں کا اسٹیج تھا کیوں گئے؟

کہ وہابی تقلید کی وجہ سے حنفیوں کو مشرک کہتے ہیں، ڈاکٹر صاحب وہابیوں کے فتوے سے مشرک ہو گئے یا نہیں؟ اس مسئلہ تقلید پر کراچی میں وہابی نجدی سے ہمارا مناظرہ ہوا ہم نے دلائل سے ثابت کیا کہ تقلید واجب ہے۔ چار اماموں میں کسی ایک کی مگر وہ اپنی دم کو سیدھا کرنے کو تیار نہ ہوئے۔ آخر میں ہم نے فیصلہ کن بات کر دی کہ تقلید کرنے والے کو وہابی مشرک کہتے ہیں اور اس نے یہ فتویٰ تسلیم کیا تو ہم نے کہا یہ کتاب ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی اس میں تقلید کرنا اماموں کی واجب لکھا ہے۔ لگاؤ شاہ صاحب پر مشرک کا فتویٰ۔ بس یہ فیصلہ کن بات سن کر وہابی لاجواب ہو گیا اور آج تک خاموش ہے اور شکست فاش ہوئی۔ آج بھی ہم تمام وہابیوں کو دعوت دیتے ہیں لگاؤ شاہ صاحب پر مشرک ہونے کا فتویٰ اگر سچے ہو۔

اس طرح بے شمار مناظروں کی روئیداد ہماری کتاب مناظرہ اہلسنت بریلوی میں دیکھ سکتے ہیں جس میں منکر حدیث کو ایسا سبق دیا آج تک بھاگے ہوئے ہیں۔ مکتبہ غوثیہ یا مکتبہ رضویہ سے مل سکتی ہے وہ کتاب۔

اب ڈاکٹر صاحب کی بے شمار تقاریر میں ایسی غلطیاں ہیں جن کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب کو علاج کی ضرورت ہے۔ ایک تقریر میں کہا کہ میں جغرافیائی طور پر ہندو

ہوں کہ ہندوستان میں پیدا ہوا۔

ڈاکٹر صاحب کو ہندو اتنے پسند ہیں کہ اپنے آپ کو ہندو کہہ رہے ہیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب ہندو ہیں جغرافیائی لحاظ سے تو ہندو مشرک ہوتے ہیں کیا ڈاکٹر صاحب جغرافیائی طور پر مشرک کہلانا پسند کریں گے؟ اگر نہیں تو پھر توبہ کریں۔

اگر ڈاکٹر صاحب قادیان میں پیدا ہوتے تو کیا وہ قادیانی کہلانا پسند کرتے؟

ڈاکٹر صاحب اسلام میں دلائل شرعیہ چار ہیں اور یہ دو مانتے ہیں۔

۱۔قرآن ۲۔حدیث اور باقی دو یہ ہیں۔ ۳۔اجماع ۴۔قیاس

باقی دو دلائل شرعیہ کے منکر ہیں جس پر گمراہی کا فتویٰ ہے۔

ڈاکٹر صاحب C-D ''اسلام اور فرقوں کا فرق'' میں وہ ایسی فحش غلطی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہا ہے تقریباً بارہ جگہ۔

ڈاکٹر صاحب! غور کرو اللہ تعالیٰ واحد ہے اور ڈاکٹر صاحب جمع کے الفاظ فرما رہے ہیں۔ توبہ کرو۔ یہ بات قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی تحقیق غلط ثابت ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب کو یہ بھی توفیق نہیں ہوئی کہ غلط تراجم سے ترجمہ بیان نہ کریں۔ اسی C-D میں ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ عورت کے لئے دو راستے ہیں۔ ۱۔ غیر شادی شدہ بازار کی زینت بنے۔ 2۔ یا عورت شادی کرے۔

اس میں ڈاکٹر صاحب عورتوں کو جو غیر شادی شدہ ہیں بے شرمی بے حیائی بے غیرتی کا درس دے رہے ہیں آخر کیوں؟ کوئی ان سے پوچھنے والا نہیں۔ ڈاکٹر صاحب بتائیں کہ اگر کوئی عورت شادی نہ کرے یا اس کے رشتے نہ آئیں تو وہ کیا

کرے؟ یہ مشورہ بے غیرتی کا کیوں؟

اگر کوئی بیوہ ہو جائے اور شادی نہ کرے تو زبردستی کیوں اس کو ایسے مشورے دیئے۔ ایسے حکم کہاں ہیں؟ حوالہ دو؟ یا توبہ کرو۔

اسی C-D میں ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ میں اپنے والدین کا پانچواں بچہ ہوں۔ ڈاکٹر ہوں مگر اب یہ پیشہ چھوڑ دیا اب روحانی علاج کرتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب ایسے مشوروں سے روحانی علاج ہوتا ہے؟ یہ غیر شادی شدہ عورت کو بازار کی زینت بنانے کا مشورہ کس ناپک روحانی علاج تو ہوسکتا ہے پاکیزہ علاج نہیں ہوسکتا۔

اسی C-D میں ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ اسلام میں فرقے نہ بناؤ۔

ڈاکٹر صاحب بتائیں تہتر فرقوں والی حدیث میں ایک جنتی ہے۔ حدیث کے مطابق ہے وہ جنتی جس کو فرقہ کہا گیا ہے ڈاکٹر صاحب اس کے منکر ہوئے یا نہیں؟ پھر ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ مسلم۔ تبلیغی۔ اہلحدیث وغیرہ نام رکھنے جائز ہیں۔ ڈاکٹر صاحب یہ اور ایسے نام کسی نہ کسی فرقے کے اور جماعت کے ہیں۔ ایک طرف فرقوں کو غلط کہہ رہے ہیں دوسری طرف ان کو جائز قرار دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب پہلے اپنا علاج کراؤ پھر دوسرے کا علاج کرنا۔

ڈاکٹر صاحب قرآن کی آیات میں جو عقلی باتیں کر کے تفسیر کرتے ہیں وہ باطل ہے کہ تفسیر بالرائے ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے تبلیغ کو ایمان پھیلانے کے مانا ہے جبکہ تبلیغ کی بے شمار قسمیں ہیں جن سے ڈاکٹر صاحب جاہل ہیں ڈاکٹر صاحب کے کئی پروگراموں میں بعض لوگوں کے سوالات کے جوابات گول کر جاتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے تحقیق

کرو۔ جناب پہلے خود تحقیق کرلو اور درست تحقیق کرو اور غلط تراجم کے بارے میں اور قرآن کریم کے اصول معلوم کرو جو لازم ہیں۔ ہم یہاں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے وہ چار تفسیری اصول بیان کردیتے ہیں جس کے خلاف ڈاکٹر صاحب چل رہے ہیں۔

1۔ **القرآن یفسر بعضہ بعضہ**

2۔ **القرآن یفسر بالحدیث**

3۔ **القرآن یفسر بشان نزول**

4۔ **القرآن یفسر بسیاق و سباق**

امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے علوم میں اضافہ ہوا ہوگا ورنہ وہ تحقیق کرلیں۔ وہ لوگ جو ڈاکٹر صاحب کو کچھ بھی سمجھ رہے ہیں وہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں۔ کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک مسجد میں تشریف لائے وہاں ایک صاحب درس قرآن دے رہے تھے اور کافی لوگ سن رہے تھے۔ حضرت علیؓ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں اور کیا کررہے ہیں؟ تو بتایا گیا کہ جناب یہ درس قرآن دے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ یہ قرآن کے ناسخ اور منسوخ کے بارے میں جانتا ہے۔ وہ صاحب گئے اور درس قرآن دینے والے بندے سے پوچھا کہ جناب آپ جو درس قرآن دے رہے ہیں کیا آپ کو ناسخ اور منسوخ آیات کے بارے میں علم ہے؟ وہ درس دینے والے نے کہا میں ناسخ اور منسوخ آیات کے بارے میں نہیں جانتا۔ اس ساتھی نے آکر یہ بتایا اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اگر یہ نہیں جانتا تو خود بھی گمراہ ہوگا اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا۔ اس کو مسجد سے دھکے دے کر نکال دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اس کو دھکے مار کر مسجد سے نکال

دیا گیا۔

ہمارے لوگ عبرت حاصل کریں اس واقعہ سے کہ درس قرآن کی اہمیت اور اس کے علوم اور تفسیر و اصول وغیرہ جو نہیں جانتا اس کے ساتھ ایسا ہی حشر کرنا چاہیے تا کہ لوگوں کی گمراہی کا سبب نہ بنے۔

ہمارے کیے گئے پانچ سوالوں میں ایک یہ سوال تھا کہ ڈاکٹر صاحب کو اس ناسخ و منسوخ کا علم ہے جو قرآن کریم میں ہے اس لئے کئی مہینے گذر گئے ڈاکٹر صاحب کو ہم نے میل کی تھی جس کا جواب وہ نہ دے سکے۔ ہم ڈاکٹر صاحب کے پروگرام دیکھنے والوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے سوالات کے جوابات ڈاکٹر صاحب سے لے کر دیں۔ اب جب کہ یہ کتابی شکل میں بھی سوالات منظر عام پر آگئے ہیں چاہے ان سوالات کے جوابات وہ انٹرنیٹ پر دیں۔ تحریری دیں، تقریر میں دیں اور ہم کو اطلاع کریں کہ جوابات آگئے ہیں تا کہ ہم دیکھ لیں کہ جوابات علمی ہیں یا گول مول ہیں اور ایک ٹی۔ وی انٹرویو میں جو ڈاکٹر شاہد مسعود نے لیا تھا ان کے ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر ذاکر صاحب نے بے شمار آیات کی نفی کی تھی۔ سوال قتال کے بارے میں تھا جس کے جواب میں ڈاکٹر ذاکر صاحب نے دو صورتیں بیان کیں۔ جبکہ باقی صورتیں اور حکم گول کر گئے۔ جس سے قرآن کریم کی آیات کی نفی لازم آتی ہے۔ جس کا دل چاہے وہ پروگرام کی C-D دیکھ سکتے ہیں۔

، دیگر احباب سے بے شمار ڈاکٹر صاحب کی قرآنی آیات سے بے خبری ولا علمی کا پتہ چلتا رہتا ہے۔ کسی نے بتایا کہ رب المشرقین و رب المغربین کی تفسیر میں جہالت کا ثبوت دیا۔ ہم ان تمام لوگوں کو، نوجوانوں کو جو اس کے پرگرام دیکھتے

ہیں ان کو مطلع کرتے ہیں کہ ہم اس ڈاکٹر صاحب کو مناظرہ کی دعوت دیتے ہیں وہ آئیں اور قرآنِ کریم کے اصول وتفسیر کے مطابق ایک تقریر کردیں یا ایک مسئلہ حل کر کے دکھائیں۔ ہرگز نہیں کرسکتے۔

اگر وہ کراچی آجائیں تو بہتر ورنہ ہم کو دعوت دیں کہ دنیا کے جس ملک میں وہ ہم سے بات کرنا چاہیں ہم تیار ہیں مگر خرچہ ان کے ذمہ ہوگا۔ اگر کراچی آنا چاہتے ہیں تو خرچ ہمارے ذمہ ہوگا ہوئی جہاز کا اور اگر وہ آمنے سامنے بیٹھنے سے ڈرتے ہیں تو تحریری گفتگو کرلیں۔ اس میں دونوں کا خرچ بچ جائے گا۔ اگر تحریر پر بھی راضی نہیں ہوتے تو پھر انٹرنیٹ پر بات کرلیں تاکہ ان کی قرآن دانی سب پر واضح ہوجائے۔ اس وقت ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب حق سے بہت دور ہیں۔ اگر وہ تحقیق کرلیں اور وہ حنفی بننا پسند کرتے ہیں تو حنفیت کے خلاف نہ چلیں۔ اگر وہ مقلد ہیں تو اجماع و قیاس کا انکار نہ کریں۔ ورنہ گمراہی کا فتویٰ تیار ہے۔ لہٰذا ڈاکٹر صاحب جلد از جلد اپنی پوزیشن واضح کریں تاکہ عوام کا خلجان دور ہوسکے۔ ورنہ ڈاکٹر صاحب کی خاموشی ان سوالات کے جوابات نہ دینا، مناظرہ کی دعوت قبول نہ کرنا سے بے شمار خرابیاں لازم آتی ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو ہم سے بھی سوالات کرسکتے ہیں۔ شرائط مناظرہ کے تحت ، بلکہ وہ جو چاہیں ہم سے سوالات کر کے اپنی تسلی کرسکتے ہیں۔

آخر میں ہم پھر عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے پانچ سوالات کے جوابات ڈاکٹر صاحب ضرور دیں اگر Debate کے لئے تیار ہوجائیں تو ہم کو اطلاع کریں جس شرط پر چاہیں وہ مناظرہ کرلیں اور ان چینلز کو بھی ہم علی الاعلان بتارہے ہیں کہ جب تک ڈاکٹر صاحب کو اپنی تحقیق مکمل کر کے ادلہ اربعہ شرعی دلائل چار کے مطابق نہ

کرلیں وہ ڈاکٹر صاحب کے پرگرام سے پرہیز کریں ورنہ کسی کی گمراہی میں یہ لوگ بھی برابر کے شریک ہونگے۔

ہمارا کام بتانا تھا، دعوت دینی تھی اور وہ ہم نے کردی۔ اب قیامت میں ہم نے اپنا اپنا جواب دینا ہے کوئی یہ بہانہ نہ کرے کہ مجھے کسی نے بتایا نہیں تھا ہم نے دعوت فکر، دعوت مناظرہ دے دی۔

دین اسلام میں زبردستی نہیں ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اس کے بعد ایک پراسرار صاحب ہیں ان کو بھی دعوت مناظرہ تحریری تیار کررہے ہیں اور اس جیسے تمام ڈاکٹرز پروفیسرز اسکالرز ٹیچر وغیرہ جو درس قرآن دیتے ہیں اور تفسیری اصول سے نابلد کم علمی میں گمراہی کا سبب بن رہے ہیں۔ جن میں غامدی قسم کے بھی ہیں وہ سب اپنا قبلہ درست کرلیں، دین کی معلومات اور تفاسیر کا علم حاصل کریں کیونکہ تفسیر کے لئے پندرہ علوم لازمی ہیں۔ جن کی شاید ان درس دینے والوں کو ہوا بھی نہیں لگی۔

پراسرار بیمار کی خرابی درس قرآن میں یہ بھی نظر آئی کہ بتوں کی مذمت میں آیات کو انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام پر چسپاں کیا جارہا ہے۔ یہ خارجیت کا کام ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ بدترین مخلوق ہیں جو ایسا کرتے ہیں۔ اور ابن ماجہ کی حدیث ہے کہ خارجی جہنم کے کتے ہیں۔

ہمارا مقصد کسی کی دل آزاری نہیں اور فرقہ واریت نہیں بلکہ دعوت فکر ہے کہ اپنی غلط قیاسی باتوں سے توبہ کرو۔ امت کی اصلاح بہت بڑا کام ہے۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک کو دعوت فکر

ہمارے پانچ سوالات کے جوابات دیں؟

اس سے پہلے ۸ صفحات میں ڈاکٹر صاحب کی خیریت پوچھی گئی ایک مہینہ ہو گیا ہمارے سوالات کے جوابات نہیں ملے۔ چیلنج مناظرہ کا جواب بھی نہیں آیا ہے۔

اگر سچائی ہوتی، غیرت ہوتی تو ضرور جواب دیتے۔ اب بھی دعوت فکر ہے کہ ڈاکٹر صاحب توبہ کرلیں اور سچا مذہب اہل سنت وجماعت حنفی قبول کرلیں۔

اب آگے چلتے ہیں ڈاکٹر کے ایک پروگرام کا نام ہے ہندو ازم اور اسلام میں یکسانیت جو پیس ٹی وی سے آیا ہے۔ یہ موضوع ہی غلط اور اسلام کی توہین ہے کہ ہندو ازم کو اسلام کے برابر کہنا۔ قرآن کریم کے فیصلے یہ ہیں کہ جاہل اور عالم برابر نہیں۔ آنکھوں والا اور اندھا برابر نہیں۔ حق و باطل برابر نہیں۔ سچ اور جھوٹ برابر نہیں تو پھر ہندو مذہب اور اسلام میں یکسانیت کہاں؟ ڈاکٹر صاحب اور بتوں میں جانوروں میں فرق ہے۔ کیا ڈاکٹر صاحب اور گدھا برابر ہو سکتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں تو اسلام کے ماننے والے کو اور مشرکوں کی یکسانیت کیوں کہہ رہے ہیں؟ توبہ کریں اعلانیہ۔ ایک اور تقریر میں ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ہندو پنڈت نے سنسکرت کی

تلاوت کی۔

ڈاکٹر صاحب تلاوت قرآن کریم کی ہوتی ہے۔ یہ ہندو کی کتابوں کی تلاوت کب سے شروع ہوئی؟ کیا ڈاکٹر صاحب ہندو کی من گھڑت کتابوں کے پڑھنے کو تلاوت کہہ رہے ہیں۔ یہ برابری کیسی؟ ڈاکٹر کو اگر کوئی دماغی مرض ہے تو علاج کرائیں۔ میڈیا پر لوگوں کو گمراہ مت کریں۔ ہم نے جیو چینلو پر صدائے احتجاج بلند کی ہے اور پھر کہہ رہے ہیں یہ اپنا قبلہ درست کرلیں۔ فنکار گلوکار رقاصہ بے پردہ عورتیں اور نام نہاد پروفیسرز ڈاکٹرز اور دنیا دار حضرات کے اسلام کے نام پر انٹرویو بند کریں جو منہ میں آتا ہے اسلام کے خلاف بکواس کرتا ہے۔ جو کام علماء کرام کا ہے وہ ان کو بلائیں اور دوسروں کو زحمت نہ دیں۔

ایسے لوگ یہ بہانہ کرتے ہیں کہ یہ میری ذاتی رائے ہے چاہے وہ اسلام کے خلاف ہی ہو۔ وہ لوگ اسلام کے خلاف ذاتی رائے کیوں دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک اسلام کے خلاف بہت گہری سازش کر رہے ہیں اور اسلام کو مشرکوں کے برابر کہنے کا اقدام سراسر قرآن کے خلاف ہے۔ اگر یہ مسلمان ہیں تو اعلانیہ توبہ کریں؟ ہم نے ان کو مناظرہ کی دعوت دی اور ان سے پانچ سوالات پوچھے جس کا جواب نہ آیا۔ دنیا میں جہاں چاہے مناظرہ کرلیں ورنہ انٹرنیٹ پر مناظرہ کرلیں ہم تیار ہیں۔ ڈاکٹر صاحب مشرکوں کو اسلام کی دعوت دیں ان کو مسلمان کریں۔ مگر مسلمانوں کو ہندو اور عیسائی بنانے کی کوشش نہ کریں کیونکہ مسلمان کا ایمان بچانا بہت ضروری ہے جو اہم مسئلہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب بتائیں کہ مسلم اور مشرک برابر ہیں؟ اگر نہیں تو یکسانیت و برابری کیسی؟ اگر اسی طرح کی سوچ کوئی ڈاکٹر قادیانیوں

کے لئے رکھے کہ وہ توحید مانتے ہیں نبوت مانتے ہیں لہٰذا قادیانی اور مسلم برابر ہیں تو ڈاکٹر صاحب کا جواب کیا ہوگا؟ جواب دو۔ اگر ہندوؤں کی کتابوں میں بعض باتیں حقیقت کے مطابق ہیں اور زیادہ تر باتیں اسلام کے خلاف ہیں تو اس کو قرآن مجید کے برابر کیسے کہہ سکتے ہیں؟

قرآن مجید میں کوئی شک کی جگہ ہی نہیں۔ اور ہندوؤں کی کتابیں جھوٹ اور من گھڑت باتوں سے بلکہ اسلام کے خلاف قوانین سے بھری ہوئی ہیں۔ پھر ڈاکٹر صاحب اس کو اسلام کے برابر کیوں کہنے پر زور دے رہے ہیں؟ ایک اور پیس ٹی وی کے پروگرام میں ڈاکٹر نے سورۃ اخلاص کا ترجمہ ہندو کی کتاب سے ثابت کیا ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب کو ہندی زبان اچھی لگتی ہے تو انہیں ترجمہ کریں جیسے کہ ہندی ترجمہ کیا جاتا ہے۔ مگر مشرکوں کی کتابوں سے اس طرح ترجمہ درست نہیں۔ کیا ڈاکٹر صاحب تفسیر کرنا نہیں جانتے؟ مفسرین کی کتابوں سے یا ترجمہ کرنے کے اصول نہیں جانتے؟ تو پہلے سیکھ لیں۔ اسلام کے دشمنوں کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کا برتاؤ نامناسب ہے۔

ہمارے بعض دوستوں نے بتایا ہے کہ ہم نے انٹرنیٹ پر ڈاکٹر صاحب کو یہ پانچ سوالات بھیج دیئے۔ ان کے لوگوں نے پڑھ لیا مگر ابھی تک کوئی جواب دینے کی ہمت نہ ہوئی۔ ہم ان تمام لوگوں سے درخواست کرتے ہیں جو اس کا پروگرام دیکھتے ہیں وہ سب اس سے جوابات طلب کریں تاکہ مکمل حقیقت سامنے آجائے۔ اگر ہمارا رابطہ ہوگیا اور کوئی بات چیت ہوئی تو ہم عوام الناس کو مطلع کریں گے۔

ایک اور پروگرام میں ڈاکٹر صاحب نے جس کا عنوان تھا اسلام میں خلا

فہمیاں۔ جس میں ایک ہندو نے سوال کیا کہ تین طلاقوں کا مذاق اڑایا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ اس کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے قرآن وحدیث کے خلاف باتیں کیں۔

تین طلاقوں کو ایک ساتھ دینے کے بارے میں کہا کہ یہ مذاق ہے۔

پھر یہ کہا کہ تین ایک ہیں۔

اور کہا امت کا اختلاف ہے۔

تین دفعہ طلاق دینا نادانی ہے۔

حلالہ کے بارے میں کہا غلط ہے۔

حضرت عمر فاروق اعظمؓ نے رجوع کرلیا تھا۔

طلاق کے الفاظ کے بغیر طلاق نہ ہوگی۔

تین طلاق ایک مانی جاتی تھی۔

اس میں اختلاف ہے اور رہے گا۔

خدا کو بھگوان کہا۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے کہا اگر میاں بیوی میں صلح کی کوئی صورت نہ ہو تو طلاق دے ایک مہینے میں دوسرے میں تیسرے میں پھر عورت عدت کرے اس کے بعد یہی دونوں نکاح کرلیں نئے مہر کے ساتھ۔ پھر جھگڑا ہو طلاق ہو جائے عدت کرے پھر نکاح کرلے پھر جھگڑا ہو جائے عدے کے بعد پھر یہ دونوں نکاح کرلیں۔ تین دفعہ کے بعد پھر حلالہ کرو۔ ڈاکٹر صاحب ان باتوں سے اعلانیہ توبہ کریں۔ اس سے پہلے کہ لوگ آپ کے اسٹیج پر جا کر آپکی تواضع کریں۔ گریبان پکڑیں یا دھکے دیکر جلسے سے نکال دیں کہ لوگوں کو زانی اور حرام باتوں کی تعلیم دے

رہے ہیں۔ غلط تفسیر اور مسئلہ بیان کرنے میں تفسیر بالرائے کر رہے ہیں۔

اس میں ڈاکٹر کی کلاس لینے سے پہلے ہم اس ایک اور تین طلاقوں کا پس منظر بیان کر دیتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت فاروق اعظمؓ کی خلافت میں کچھ عرصہ صحابہ کرام کا یہ معمول تھا کہ ایک طلاق ایسے الفاظ سے دیتے تھے تجھے طلاق ہے طلاق طلاق۔

تو یہ طریقہ اور الفاظ کا مطلب یہ تھا کہ تجھے طلاق ہے اور بعد کی طلاق طلاق تاکید کے لئے تھی۔ یعنی دیتے ایک ہی تھے۔ مثال کے طور پر کوئی کہے کہ پانی پلاؤ پانی پانی۔ پانی ایک دفعہ ہی مانگا بعد کے دو دفعہ میں تاکید ہے پانی پانی۔ ہر شخص سمجھ لے گا کہ بعد میں اسی طرح کھانا لاؤ کھانا کھانا وغیرہ

حدیث میں تفصیل سے واقعہ موجود ہے۔ اس کو طلاق بائنہ کے نام سے جانا جاتا تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں لوگوں میں اس طرح کے الفاظ سے خرابی شروع ہوئی کہ طلاق تین دفعہ کو بھی بعض نے ایک سمجھ لیا۔ اس پر حضرت عمر فاروقؓ نے اعلان فرما دیا کہ اب تاکید کے الفاظ نہ ہوں تاکہ خرابی پیدا نہ ہو۔ آجکل کے وہابی نجدی اسی خرابی کی پیداوار ہیں جس پر ڈاکٹر چل رہے ہیں۔ اصل میں یہ منکر حدیث ہیں اب وہابی بھی ہو گئے۔ بلکہ دو قدم آگے چل رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب بتائیں کہ تین دفعہ طلاق ہر مہینے دینے کے بعد وہ کس حکم سے بغیر حلالہ کے دونوں کی شادی کرا رہے ہیں؟ بغیر حلالہ کے نکاح باطل ہے حرام کاری ہے اس سے جو اولاد ہو گی وہ حرام کی اولاد ہو گی یا نہیں؟ حرام کاری سے جو اولاد ہو گی وہ ایسے ڈاکٹر بنیں گے یا اچھے انسان؟ ڈاکٹر صاحب نے یہی فعل تین دفعہ کرنے کا بیان کیا۔ وہ بتائیں کہ کس قرآن

حکیم کی آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے؟ کس حدیث سے ثابت ہے؟ اس سے پہلے کہ دنیا کے لوگ ڈاکٹر صاحب سے یہ سوال ہر مقام پر کر کے ثبوت مانگیں ان کو چاہئے کہ توبہ کا اعلان کر کے رجوع فرمالیں۔ جس کے دماغ میں ہندوازم کا دیو گھس گیا ہو وہ کیسے درست تعلیم دے گا؟ جس ڈاکٹر کو ہندوازم شیطانی ازم باطل مشرکوں کا مذہب اسلام کے برابر نظر آتا ہو وہ اپنا علاج ضرور کرائے۔

امت کا اختلاف یعنی آئمہ اربعہ کا اختلاف ڈاکٹر کو نظر آرہا ہے مگر یہ نہیں بتایا کہ ان چار آئمہ میں وہ کس کو مانتا ہے؟ کس ایک کی تقلید کرتا ہے؟ اگر وہ کسی کی تقلید نہیں کرتا اور مقلد بھی نہیں تو یہ باتیں کر کے کس کو دھوکہ دے رہا ہے؟

پھر ڈاکٹر نے کہا کہ قرآن کی روشنی میں بات کرنی چاہئے۔ لاؤ اپنی ان باتوں کا ثبوت قرآن وحدیث سے؟ ورنہ توبہ کرو۔ ڈاکٹر صاحب یہ تضاد بیانی ختم کرو۔ ایک بات غلط ہے اور وہی بات درست ہے کیسے؟ اگر غلط ہے تو حوالہ دو۔ پھر ڈاکٹر نے یہ بھی کہا کہ طلاق کے الفاظ سے ہوگی اس کے بغیر نہ ہوگی۔ ڈاکٹر صاحب نے اس تقریر میں حلالہ کرنے کو غلط کہا اور آگے چل کر حلالہ کرنے کی بات کی۔

جناب ڈاکٹر صاحب آپ کا مطالعہ اسلام صفر ہے۔ یہ ایسی جہالت وحماقت کی بات ہے جو ایک جاہل بھی نہیں کہہ سکتا اور ادنیٰ طالب علم بھی نہیں کہہ سکتا۔ آپ اس سے بھی گئے گزرے ہیں۔ آپ آئیں اہل سنت کی درس گاہ میں تعلیم حاصل کریں تاکہ آپ کو بتائیں 150 الفاظ ایسے ہیں جن سے طلاق ہو جاتی ہے۔ اس میں طلاق کی نیت ہونی چاہیے۔ کیا سمجھے ایسے اور بھی مسائل اسلامی ہیں جس کی ڈاکٹر صاحب کو ہوا بھی نہیں لگی۔

ڈاکٹر صاحب طلاق کی پندرہ قسمیں ہیں:

۱۔طلاق سنت وقتی ۲۔سنت عددی ۳۔سنت عددی احسن

۴۔سنت عددی حسن ۵۔سنت وقتی احسن ۶۔سنت وقتی حسن

۷۔طلاق بدعی وقتی ۸۔بدعی عددی ۹۔مرعی رجعی

۱۰۔مرعی بائنہ ۱۱۔طلاق مغلظہ ۱۲۔طلاق کنایہ

۱۳۔طلاق بالخلع ۱۴۔طلاق باللعان طلاق بالفسخ۔

اگر ان کے معانی اور تفصیل جو اسلامی کتب میں موجود ہے بیان کی جائے تو بات بہت لمبی ہو جائے گی۔صرف نام بتائے گئے ہیں جو شاید ڈاکٹر صاحب نے زندگی میں پڑھے بھی نہ ہونگے۔اس لئے ہم وثوق سے کہہ رہے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کا مطالعہ اسلام اور فقہ کے بارے میں بالکل ادھورا ہے۔ان کا صرف ہندوازم اور عیسائی ازم کا مطالعہ ہوگا جس کی وجہ سے بار بار ٹھوکر کھاتے ہیں۔ڈاکٹر صاحب توبہ کرو اور رجوع کرو۔ابھی عدت کی اقسام، حرمت کی قسمیں جو عورت سے متعلق ہیں۔کیا ڈاکٹر صاحب بتا سکتے ہیں کہ ایک مسلمان پر کتنی قسم کی عورتیں حرام ہیں؟ اس سوال سے ڈاکٹر صاحب کا علم اسلام کے متعلق سب کے سامنے آجائے گا۔دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔جو لوگ ڈاکٹر صاحب کو سننا پسند کرتے ہیں ہمارے سوالات کا جواب ڈاکٹر سے دلوائیں۔اس طرح سوالات کا قرض ڈاکٹر صاحب پر بڑھتا جارہا ہے۔امید ہے کہ یہ قرضہ اتار دیں گے۔

ورنہ ہمارے مناظرہ کا چیلنج قبول کر کے بتائیں دنیا میں کس شہر میں وہ مناظرہ کریں گے۔کس موضوع پر کریں گے؟ اور شرائط تحریری طے کریں۔

ان کے تمام شاگردوں کو دعوت ہے اگر ڈاکٹر صاحب جواب نہ دیں تو وہ جواب دیدیں، وہ مناظرہ کرلیں۔ شاید ان کے لوگوں میں کسی میں علم ہو یا ہمت ہو؟ بہر حال جوابات دینے ہوں گے۔ جس سے ڈاکٹر صاحب راہ فرار اختیار نہیں کر سکتے۔ اگر ہمیں جوابات نہ دیں گے تو لوگ ان کے پروگرام میں یہی سوالات پوچھ لیں گے پھر کیا بہانہ کریں گے۔ ہم کوشش کررہے ہیں کہ انٹرنیٹ پر رابطہ کرلیں۔ اگر اس سلسلے میں کوئی صاحب ہمارا رابطہ کرادیں تو ہم ان کے شکر گزار ہونگے۔

ڈاکٹر صاحب سنجیدگی سے ہمارے سوالات کے جوابات دیدیں۔ جیو چینلز نیوز کاسٹرز کو تنبیہ ہے کہ وہ فلسطین کا شہر رملہ کو رام اللہ لکھتے ہیں جو غلط ہے۔ رملہ نام عربی ہے اور رام وغیرہ ہندی ہے۔ اس لئے لغت کی غلطیاں اپنی جہالت سے نہ کریں۔ جو نام ہے وہ لکھیں۔ اگر وہ خود جیو اور جینے دو کی پالیسی پر گامزن ہیں تو پروگرام الف اور آغاز میں اسلام کے خلاف بہت کچھ کہا گیا ہے۔ اپنا قبلہ درست کر لیں ورنہ عذاب خداوندی سب کچھ بہا کرلے جائے گا۔ اس طرح دیگر تمام چینلز کو آگاہ کررہے ہیں کہ غلط تراجم و تفسیر بند کردیں۔ جن سے گمراہی پھیل رہی ہے اور پر اسرار قسم کے لوگ دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات مجروح کررہے ہیں۔ ہم قانونی حق محفوظ رکھتے ہیں۔ بار بار تنبیہ کے باوجود باز نہ آئے تو ہم قانونی چارہ جوئی کرنے پر مجبور ہونگے جس کے ذمہ دار بھی یہی لوگ ہونگے اور عدالت کا خرچہ بھی ان کو دینا ہو گا۔ اگر ان چینلز کی انتظامیہ میں کوئی انصاف پسند افراد یہ پوچھیں کہ درست ترجمہ کونسا ہے؟ تو ہم عرض کرتے ہیں کہ کنز الایمان ہے اور غلط تراجم میں کیا ہے؟ وہ سن لیں کہ اللہ تعالیٰ کو ان دیگر تراجم میں لاعلم، دھوکہ دینے والا، بھولنے والا، فریب دینے والا،

معلوم نہیں کیا اللہ نے وغیرہ کے الفاظ موجود ہیں۔ جس کا دل چاہے ثبوت طلب کر سکتا ہے۔ ہم ذمہ داری سے اعلان کر رہے ہیں کہ ترجمہ کنز الایمان ادب واحترام اور ایمان کا خزانہ ہے۔ ہم صدر، وزیر اعظم جج صاحبان دیگر حکومتی ادارے وزراء سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ فوراً ایسے تراجم والے قرآن، ٹی وی، اخبار، مسجد و مدرسہ لائبریری اور مکتبے وغیرہ پر پابندی عائد کی جائے اور ان کے چھاپنے والے اشاعت کرنیوالے اعلانیہ توبہ کریں۔ ورنہ قانونی چارہ جوئی کے لئے تیار رہیں اور دنیا و آخرت میں اللہ کو جواب دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ قیامت اور دنیا کی عدالت میں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہم کو خبردار نہ کیا گیا، ہم کو بتایا نہیں گیا۔ ہمارا کام تھا بتانا اب آپ مانیں یا نہ مانیں آپ کو اختیار ہے۔ اللہ تعالیٰ گمراہی سے بچنے اور بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک کو دعوت فکر

مناظرہ کا چیلنج

ارباب اختیار کے نام کھلا خط۔ پارٹ iii

حضرات محترم!

اس سے پہلے دو حصے آپ نے ملاحظہ فرمائے یہ تیسرا حصہ اور اس کے بعد چوتھا، ٹوٹل بارہویں کے صدقے بارہ حصے الگ الگ ہوں گے، آخر میں مکمل ریکارڈ شائع ہوگا۔ ہم پیس ٹی وی کے ڈائریکٹر اور انتظامیہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے سوالات کے جوابات ڈاکٹر سے پوچھ کر بتائیں اور ہمارے چیلنج مناظرہ کا جواب بھی دیں۔

ہم مسلمانوں کو پیس ٹی وی پر آنے والے مقررین کے بیان پر اعتراض ہے کہ وہ اسلام کے خلاف باتیں کر رہے ہیں۔ چائنہ کے حسین نے بدھ ۴ اپریل ۲۰۰۷ء ک [illegible] ہا اللہ تعالی اوپر ہے نیچے نہیں۔ یہ بات قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ اور گمراہی ہے اگر پیس ٹی وی سے کوئی گمراہ ہوا تو اس کا وبال ان کے سر ہوگا۔

دیگر چینلز کو ہم بار بار مطلع کر رہے ہیں کہ وہ باز آ جائیں اسلام کے خلاف بیان دینے والوں کو نہ بلائیں۔ بدھ ۴ اپریل ۲۰۰۷ء کو آج ٹی وی سے ایک صاحب نے ایصال ثواب کے متعلق غلط نظریہ پیش کیا۔ ایسے لوگ خود بھی گمراہ ہیں دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔ ہم ایسے سب لوگوں، ڈاکٹرز، پروفیسرز وغیرہ کو دعوت مناظرہ دیتے ہیں کہ وہ اپنی قرآن فہمی ذرا ہمارے سامنے آ کر بیان کریں۔ تو حقیقت کا پتہ چل جائے گا۔ تمام چینلز کان کھول کر سن لیں اور آنکھیں کھول کر پڑھ لیں غلط تراجم اور غلط تفاسیر کا وبال ان کے سر ہے۔ ہم بار بار اخلاقی شرعی زبان استعمال کر رہے ہیں اگر یہ نہ مانے تو قانونی چارہ جوئی کا حق محفوظ رکھتے ہیں ورنہ تمام خرچے اور نقصان کے یہ ذمہ دار ہونگے۔

پیس ٹی وی سے بدھ ۴ اپریل ۲۰۰۷ء کو ڈاکٹر اسرار احمد نے اقسام شرک کے عنوان سے تقریر میں کہا کہ غیبی مدد مانگنا، شرک ہے۔ انبیاء واولیاء سے مدد غائبانہ شرک ہے۔

یہ ڈاکٹر صاحب بھی قرآن وحدیث کا غلط استعمال غلط تفسیر بلکہ غلط ترجمہ کرتے ہیں۔ ہم ان کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ وہ ہم سے تحریری گفتگو کر لیں اور اس مسئلہ میں ڈاکٹر صاحب سخت غلطی پر ہیں۔ حتیٰ کہ وہ شرک کی تعریف بھی نہیں جانتے۔

یہ چند سوالات اسرار صاحب سے ہیں وہ بتائیں؟

ا۔ شرک ہر حال میں شرک ہے یا نہیں؟

۲۔ شرک حاضر کے ساتھ ہو یا غائب کے ساتھ ہو شرک ہے یا نہیں؟

۳۔ شرک زندہ کے ساتھ ہو یا وصال شدہ کے ساتھ ہو شرک ہے یا نہیں؟

۴۔ شرک قریب والے کے ساتھ ہو یا دور والے کے ساتھ شرک ہے یا نہیں؟

ان کے جوابات ڈاکٹر صاحب پر لازم ہیں وہ ضرور دیں۔ اور پھر وہ آیات پیش کر دیں جن میں حاضر و غائب، دور و نزدیک کا فرق ہو؟ اور اس فرق کی حدیث بھی پیش کر دیں۔ اگر وہ جوابات نہ دے سکیں تو اعلانیہ توبہ کر لیں۔

اس تقریر میں اسرار صاحب نے بات کہی کہ مساوی قوانین میں مدد مانگنا بری بات نہیں، غلط بات نہیں۔ اور کہا اشعار میں کہنا اے خاصائے خاصان رسل اب وقت دعا ہے۔

ایسے اشعار کو ڈاکٹر نے کہا کہ یہ الگ بات ہے۔ یعنی شرک نہیں بس الگ ہے۔ ڈاکٹر صاحب بتائیں کہ اشعار کا شرک کیسے اور کونسی آیات سے مستثنیٰ ہے۔ اور مادی قوانین میں موجود انسان سامنے والے انسان سے مدد مانگنا غلط نہیں۔ ڈاکٹر نے تین نام بڑی عزت سے اور محترم سمجھتے ہوئے لئے۔ ایک ابن تیمیہ، دوسرا شاہ ولی اللہ، تیسرے مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ

ڈاکٹر صاحب ہم ان تینوں حضرات سے غائبانہ مدد، دور سے مدد، بعد وصال مدد اور قبر والے سے مدد دکھانے کو تیار ہیں آپ شرک کا فتویٰ تیار کر لیں۔ اس کے علاوہ ہم قرآن و حدیث سے صحابہ کرام، مفسرین، محدثین اولیاء اللہ سے مدد مانگنے کا ثبوت دکھائیں گے۔ ان شاء اللہ۔ آپ ہمارے سوالات کے جوابات عنائت فرما دیں۔

قارئین کرام ہم نے ڈاکٹر ذاکر نائیک کو چیلنج دیا ہے جواب نہیں آیا۔ ہم نے پانچ سوالات کیے جوابات نہ آئے۔ ہم پھر وہی سوالات نقل کر رہے ہیں۔

ا۔ یہ ڈاکٹر اسلام کے کونسے فرقے میں ہیں؟

۲۔ ان کے نزدیک کونسا ترجمہ درست ہے۔ مترجم کا نام بتائیں؟

۳۔ قرآن کریم کی تفسیر کے اصول کیا ہیں۔

۴۔ قرآن مجید میں ناسخ ومنسوخ کتنی آیات ہیں؟

۵۔ قرآن کریم کو حدیث کے بغیر سمجھ سکتے ہیں؟

جناب ان تمام لوگوں سے درخواست ہے کہ یہ سوالات کے جوابات وہ ڈاکٹر نائیک سے پوچھیں اور ہم کو بتادیں۔ اس میں ناراضگی کی کیا بات ہے۔ جب وہ لوگوں کو سوال کے جواب دیتے ہیں تو ہمارے بھی جواب دیں۔ اگر وہ انٹرنیٹ پر دینا چاہیں، تحریری دینا چاہیں، میرے موبائل پر دینا چاہیں، تقریر میں دینا ہیں، جس طرح ان کو آسانی ہودیں ہم کوئی خاص شرط نہیں لگا رہے۔ اگر کوئی صاحب خود وہ جوابات ان سے لے کر ہم کو بتادیں ان کی مہربانی ہوگی۔ ورنہ وہ ان سوالات کے جوابات سے عاجز تصور کیے جائیں گے۔ کیا وجہ ہے کہ ہمارے سوالات کے جوابات نہیں دے رہے؟ اگر ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب یہ شرط لگائیں کہ میرے سامنے آکر سوالات کرو تب جوابات دوں گا۔ ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں بشرطیکہ ٹکٹ ان کے ذمہ ہوگا۔ ورنہ وہ انٹرنیٹ پر دوسروں کے سوالوں کے، جواب دیتے ہیں تو ہمارے بھی دیں۔ اب وہ جتنی دیر جوابات دینے میں تاخیر کریں گے سوالات کی تعداد بڑھتی جائے گی۔ ہم جو بات کر رہے ہیں ذمہ داری سے کر رہے ہیں۔ خود ڈاکٹر کے بیان کو سن کر یا دیکھ کر۔ اس کے علاوہ سی ڈی بھی موجود ہیں وہ بھی ثبوت ہیں۔ ایک صاحب نے کہا کہ جو اعتراض آپ نے کئے ہیں وہ ڈاکٹر صاحب کی ڈبنگ کر کے بدنام کیا جا رہا ہے۔ ہم

نے عرض کی کہ جو پروگرام پیس ٹی وی سے آتا ہے یہ ڈاکٹر ذاکر نائیک ہے یا کوئی اور ہے؟ اس پر وہ خاموش کالونی میں چلے گئے۔

ایک اور صاحب نے کہا کہ آپ نے دنیا میں سب سے پہلے ذاکر نائیک پر قلم اٹھایا کتابی شکل میں اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت عطا فرمائے آمین۔ ایک صاحب نے کہا کہ وہ تو بہت نیک اور ابدال ہے۔ ہم نے عرض کیا ابدال کسے کہتے ہیں ولایت کا کونسا درجہ ہوتا ہے۔ اور کون سے ابدال نے اسلام اور ہندو ازم کو برابر کہا؟ بس یہ سنتے ہی وہ مراقبے میں چلے گئے۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: گر ایں ولی است۔ لعنت بر ولی است۔ ایک صاحب نے ذاکر نائیک کو ذکر نائی قرار دیا۔ علمی اصطلاح میں۔ سب لوگوں کی اپنی اپنی رائے ہے۔ بہر حال ہم قرآن وحدیث اجماع وقیاس کے خلاف جس کو دیکھیں گے اس کو تنبیہ کریں گے۔ اخلاقی شرعی قانونی وغیرہ۔

ایک تقریر میں ڈاکٹر نے کہا کہ بھگوان ایک ہی ہے دوسرا نہیں ہے۔ نہیں ہے۔ نہیں ہے۔ عرض ہے کہ ایسے الفاظ اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال نہیں کر سکتے۔ توبہ کرنی چاہئے۔ ڈاکٹر صاحب جب بے شمار اور ۹۹ نام مشہور ہیں تو مشرکوں ہندوؤں کے دیوتا کا نام استعمال کرنا اللہ تعالیٰ پر بے ادبی ہے۔

اس وقت ڈاکٹر کا پروگرام عالمی بھائی چارہ لوگ دیکھ رہیں ہیں۔ اور دوسرا اظہار حق کے عنوان سے چل رہا ہے۔ جو کئی پارٹس میں لوگ دیکھ رہے ہیں۔ اس میں ڈاکٹر صاحب کی کوشش ہے کہ عالمی بھائی چارہ میں سب انسان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں چاہے وہ کسی بھی مذہب سے ہوں۔

عرض ہے کہ ایسے مقرر پہلے بھی آتے رہے ہیں اور آئندہ بھی آتے رہیں

گے۔ لیکن حق و باطل کو جمع کرنے والے مٹ گئے اور مٹ جائیں گے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ حق و باطل ایک ہو جائے۔ ڈاکٹر صاحب ایمانی بھائی چارے کی بات کریں۔ کہ سب سے پہلے ایمان ہے اگر کسی کے پاس ایمان نہیں تو ہم اس کو اپنا بھائی کیسے مان لیں۔ یہ کام ڈاکٹر صاحب کو مبارک ہو۔

ایک پروگرام کے ٹائٹل میں پیس ٹی وی والے قرآن کے ساتھ ہندو کی وید بھی دکھاتے ہیں جس سے یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ دونوں کتابیں برابر ہیں۔

یہی وہ خرابی ہے کہ ہم چیخ رہے ہیں کہ کہاں انسان کی لکھی ہوئی وید جو خرابیوں پر مشتمل ہے اور کہاں قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام جو ہر شک سے مبرا ہے۔ جس میں شک کی جگہ ہی نہیں۔ ایسی بابرکت کتاب اور اسلام کو ہندو ازم کے برابر کرنا اور کہنا جیسا کہ ہم نے پہلے حوالہ دیا کہ ایک پروگرام کا نام اسلام اور ہندو ازم میں یکسانیت ہے جو سراسر غلط بے ادبی ہے اور توبہ کرنی چاہئے۔ ڈاکٹر صاحب ہندو، عیسائی یہودی کو اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کریں۔ مگر مسلمان کو اسلام سے خارج کرنے کا کوئی اشارہ یا بات نہ کریں۔ کہ مسلمانوں کا ایمان بچانا لازم ہے۔ ہم ڈاکٹر صاحب کو انتہائی ادب سے عرض کرتے ہیں کہ وہ شکوک وشبہات جو اسلام کے خلاف ہیں ان سے پرہیز کریں۔ ہندو ازم کو ان کی کتابوں کو اسلام اور قرآن کے برابر نہ کریں۔ یہاں یہ بھی عرض کر دیں کہ ڈاکٹر صاحب اسلام کے متعلق ہم سے کوئی سوال کریں ہم فوراً جواب دیں گے ان شاء اللہ۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحب کا مطالعہ ہندو کتابیں اور عیسائی مذہب کی کتابوں کا ضرور ہے مگر اسلام کی معلومات میں وہ صفر ہیں۔ وہ وقت دور نہیں جب ڈاکٹر صاحب کو توبہ کرنی پڑے گی۔ غلط ترجمے سے غلط تفسیر سے، غلط مسائل سے غلط باتوں سے۔ اس سلسلے میں ہم نے کنز الایمان کی طرف سے حکومت وقت کو کھلا خط پیش کر رہے ہیں کہ وہ غلط تراجم بند کرائیں۔ ایسے تمام چینلز اور

مکتبہ فکر وغیرہ پر پابندی عائد کریں۔

ڈاکٹر نائیک نے ایک اور پروگرام صلوۃ Salla میں سوال کے جواب میں کہا کہ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھے۔ اس عمل کے لئے قرآن کی آیت نہیں بتائی اور نہ ہی حدیث بیان کی۔ ڈاکٹر صاحب آپ صحیح حدیث والے ہیں سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث کہاں ہے۔ اور کتنے صحابہ کرام سے ثابت ہے؟ ڈاکٹر صاحب اس مسئلہ پر بھی مناظرہ کی تیاری کر لیں۔ کہ وہ سنت کے خلاف لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔ اپنی نماز اور دوسروں کی نماز برباد کر رہے ہیں۔ وہ لوگ جو اس ڈاکٹر کو پتہ نہیں کیا سمجھ رہے ہیں کہ یہ کتنا بڑا عالم ہے، وہ دیکھیں کہ بغیر دلیل کے یہ سینے پر ہاتھ باندھنے کا نماز کیلئے بتا رہے ہیں۔ یہ لوگ اس سے حوالہ طلب کریں۔ کس صحیح حدیث میں سینے پر ہاتھ باندھنے کا حکم ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو دس لاکھ روپے انعام صحاح ستہ سے ایک حدیث قولی دکھا دیں جو نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کا حکم ہو۔ یا مرفوع حدیث دکھا دیں۔

اگر ان کی پیش کردہ روایت میں ضعف ثابت ہو گیا تو اپنی سزا خود تجویز کر لیں۔ دنیا بھر کے وہابیوں خارجیوں نجدیوں غیر مقلدوں کو دعوت عام ہے صرف ایک حدیث صحیح مرفوع پیش کر دو دس لاکھ روپے انعام حاصل کرو۔ جتنے وہابی ثبوت دکھائیں گے سب کو الگ الگ انعام دیا جائے گا۔ اگر حدیث صحیح مرفوع نہ پیش کر سکے تو اعلانیہ توبہ کریں اپنے مذہب سے اپنے عمل سے لوگوں کو دھوکہ دینے سے۔

ڈاکٹر صاحب کا یہ اعلان کہ وہ سچ بات کہتے ہیں ان کو نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے والی حدیث پیش کر کے اپنے سچے ہونے کا ثبوت دیں۔ کیونکہ یہ مسئلہ نماز کا ہے اور ابتداء ہے جو سنت کے مطابق ہونی چاہئے۔ اور صحیح مرفوع حدیث سے ثابت ہو۔ اپنی مرضی سے اور ضعیف روایت پر عمل کرنا مناسب نہیں۔ اگر ضعیف حدیث سے سینے پر ہاتھ باندھتے ہو تو صحیح حدیث والے نہ ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب سے ہماری کوئی

ذاتی دشمنی نہیں۔ مگر جب ڈاکٹر صاحب قرآن اور حدیث صحیح کی بات کرتے ہیں تو ان کو ثبوت دینا ہوگا ورنہ توبہ کرنا ہوگی۔ اس میں ناراضگی والی کوئی بات نہیں۔ ہمارے سوالات اور مناظرہ کے چیلنج کا جواب دیں ان کا اعلان بھی ہے کہ وہ قرآن اور صحیح حدیث کے علاوہ نہیں مانتے۔ جبکہ اسلام میں چار دلائل شرعیہ ہیں۔ قرآن کریم، حدیث، اجماع، قیاس شرعی۔ ہم نے پہلے بھی کہا اب پھر کہہ رہے ہیں کہ اسلام کی معلومات میں ڈاکٹر صاحب صفر ہیں۔ اوپر چار دلائل شرعیہ میں سے یہ دو مانتے ہیں اور دو کا انکار لازم آتا ہے۔ جو گمراہی کی دلیل ہے۔ ہم نے ڈاکٹر صاحب کو ای میل کے ذریعے جواب طلب کئے ہیں۔ اب تک دس دفعہ ای میل کر چکے ہیں مگر کوئی جواب نہ آیا۔ ہم ان تمام دوستوں سے درخواست کرتے ہیں جن کے پاس انٹرنیٹ ہے وہ بھی رابطہ کریں۔ اگر کوئی جواب آجائے تو ہمارے ای میل پر مطلع فرمائیں۔ شکریہ۔ اگر کسی صاحب کے پاس ڈاکٹر کا موبائل نمبر یا فون نمبر ہے ہمیں بتادے بات کرنا چاہتے ہیں۔

یہاں ایک سوال اور ڈاکٹر صاحب سے کرتے ہیں۔ کہ قرآن کریم پارہ 26 سورۃ فتح آیت نمبر 2 کا ترجمہ کریں اور اس کہ متعلق اپنا عقیدہ بیان کریں؟ اس سے بھی ڈاکٹر صاحب کے ایمان کا پتہ لگ جائے گا یہ بہت اہم سوال ہے۔ اس لئے کہ اس آیت کے ترجمے میں بڑے بڑے ٹھوکر کھا چکے ہیں۔ اور اس آیت کا درست ایمان افروز ترجمہ صرف کنز الایمان میں ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا کہ ڈاکٹر صاحب دو چیزیں مانتے ہیں قرآن و حدیث۔ ہم یہاں ایک آیت سورۃ نساء پارہ ۵ آیت ۵۹ کا ترجمہ نقل کرتے ہیں جس میں تیسری دلیل کا ثبوت دیکھ سکتے ہیں۔

ترجمہ: اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور اسکے رسول ﷺ کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔

۱ اس آیت کریمہ میں تین کے حکم پر چلنے کا حکم ہے۔ ہاں یہ بات ظاہر ہے کہ حکومت والے شرعی اخلاقی محبت والے ہوں۔ یعنی شریعت کے خلاف چلنے میں حکم نہ مانو حکومت والوں کا۔ مگر تین چیزیں موجود ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب دو مانتے ہیں۔ تیسرے کا جواب دیں ڈاکٹر صاحب؟ ڈاکٹر صاحب کے دلائل زبردستی والے ہیں جیسے لال مسجد والے زبردستی شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ طالبان اور بالاکوٹ کی تاریخ دہرائی جارہی ہے کہ اسمٰعیل دہلوی نے جو کہ وہابی غیر مقلد زبردستی بیوہ عورتوں کی شادی کرادیتا تھا۔ یہ اس کا جہاد تھا جو کہ منع ہے اسلام میں۔ اس وقت پورے پاکستان کے عوام اور علماء حق اس ڈنڈے کی مذمت کررہے ہیں۔ میڈیا پر عوام کا غم و غصہ دنیا دیکھ رہی ہے کہ طالبات کے ہاتھ میں ڈنڈے۔ یہ کونسی تعلیم ہے؟ یہ کونسی سنت ہے؟ بلکہ یہ بدترین بدعت ہے۔ حکومت کو بھی چاہئے کہ قانون کی بالادستی رکھے انصاف کے تقاضے پورے کرے اور ایسے شرپسندوں سے عوام کو نجات دلائے۔ ہم کئی کھلے خط صدر اور وزیراعظم کے نام شائع کرچکے ہیں۔ پھر عرض کرتے ہیں کہ غلط تراجم جن چینلوں پر نشر ہورہے ہیں اور بازاروں میں بک رہے ہیں ان پر فوری پابندی لگائی جائے کہ یہ انقلابی عمل ہوگا اور پوری قوم کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہونگے۔

۸ اپریل بروز اتوار لائنز ایریا کراچی میں نام نہاد غیر مقلد اہل حدیث وہابی نے سورۃ فتح آیت نمبر ۲ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گناہ گار (معاذاللہ) جیسے الفاظ استعمال کئے جو کہ آپ کی عظمت و عصمت کے خلاف ہیں۔ اور جو کچھ نقصان ہوا اس کے ذمہ دار انتظامیہ ہے۔ اس لئے کہ جب تک ایسے گستاخانہ کفریہ تراجم پر پابندی نہیں لگتی ایسے واقعات ہوتے رہیں گے۔ اور ادب و احترام کا ترجمہ کنزالایمان دنیا کا واحد ترجمان، مسلمانان عالم کی جان۔ انگریزی میں، ڈچ میں فرنچ میں، جاپانی میں اور دیگر زبانوں میں کنزالایمان کا ترجمہ ہوچکا ہے۔

ہم نے اعلانیہ یہ پوچھا تھا کہ اگر کوئی خرابی یا بے ادبی غلطی سے ہوئی ہو تو ہم فوراً اس کو درست کریں گے۔ ورنہ آپکے غلط تراجم کی تعداد 200 آیات ہیں ان کو درست کرو۔ اور توبہ کرو۔ اور یہی بے ادبی کا ترجمہ ڈاکٹر ذاکر نے بھی بیان کیا تھا۔ اس کی تفصیل ہم چوتھے حصے میں لکھ رہے ہیں۔ اس وہابی کو سرعام پھانسی دی جائے کہ شرعی فیصلہ وفتویٰ ہے اگر شرعی احکام پر عمل ہو جائے تو ایسے آنے والوں کا سدباب ہو جائے گا۔ وہابیوں کی انتظامیہ مساجد کو پابند کیا جائے کہ دل آزاری اور اختلافی بیان مکمل بند کیے جائیں جس سے فرقہ ورانہ فساد ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر اسرار صاحب ہمارے سوالات کے جوابات ضرور دیں۔ چلتے چلتے یہ بھی بتا دیں کہ دیوبندی یوسف لدھیانوی نے یارسول اللہ پکارنے پر پانچ صورتیں جائز لکھیں۔ کتاب اختلاف امت میں ان پر شرک کا فتویٰ لگے گا یا نہیں؟ اور جن علماء دیوبند نے یارسول اللہ مدد پکارا ان پر کیا فتویٰ ہے؟ خود ڈاکٹر اسرار نے استغاثہ کی صورت کو الگ کہا۔ اس کے شرک نہ ہونے کی کون سے قرآنی دلیل ہے یا حدیث ہے؟ اس کے علاوہ ہم بابر چوہدری کے متعلق بھی لکھ رہے ہیں کہ یہ منکر حدیث سے تعلق رکھتا ہے۔ اور کچھ اور شیخ صاحب کے نام ہیں جن کی تفصیل آ رہی ہے جو قوم کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اگر ان لوگوں کے لئے کسی صاحب کے پاس ٹھوس شواہد ہیں تو وہ ہم کو ارسال کر دیں تا کہ تحریر وتقریر کے ذریعے جواب دیا جا سکے اور قوم کو باخبر رکھا جا سکے۔

دیوبندی دار العلوم کا فتویٰ: ڈاکٹر ذاکر نائیک نہ عالم ہے، نہ دیندار ہے

S No: ========== 379
Fatwa No: ===== 32/199
Date: ========== 9/19/2004

NAME :>> M. Saleem Vayani
ADDRESS :>> Karachi
EMAIL :>> [illegible]
SUBJECT :>> AQAID

QUESTION :>> Dear Mufti Sahab Assalamualaikum, Me and my colleagues want to know about Dr. Zakir Naik of Qtv. Should we follow him or not? Peoples get attraction by their debates and lectures. Your guidance will solve our problem. May Allah bless all of our nation. (Aameen) Thanking you M. Saleem Vayani

محترم جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ!
میں اور میرے کالج والے ساتھی یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر ذاکر نائک کیا شخص ہے
ہم ان کو فالو کریں یا نہیں؟ لوگ ان کی تقاریر اور لیکچرز سے کافی متاثر ہوتے ہیں۔
آپ کی رہبری ہمارا یہ مسئلہ حل کرے گی۔ اللہ تعالیٰ ہماری قوم پر رحم فرمائے۔ آمین
شکریہ محمد سلیم وانی - کراچی

الجواب باسم ملہم الصواب

مذکورہ ڈاکٹر صاحب موصوف کوئی مستند عالم نہیں، اور ان کی ظاہری شکل وصورت کے اعتبار سے دیندار بھی معلوم نہیں ہوتے۔ اس لئے ان کی بلا تحقیق ان کی پیروی دینی اعتبار سے نقصان کا باعث ہو سکتی ہے۔ تاہم مذکورہ ڈاکٹر موصوف کا مقصد اگر اشاعتِ دین ہو تو اسے چاہئے کہ مستند علماء کی راہنمائی میں دعوتِ دین کا فریضہ انجام دے تاکہ جو نہیں کہا جائے باعثِ خیر و فلاح ہو۔ واللہ اعلم

الجواب صحیح

دار الافتاء

دیوبندی دارالعلوم کا فتویٰ: ڈاکٹر اسرار احمد غلط نظریات کا حامل ہے

DAR UL IFTA JAMIA BINORIA SITE KARACHI PAKISTAR
Ph:+92 - 021 - 2580300 - Ext: 208 ______ Mobile: [illegible]
WebSite: http://www.[illegible].com ______ Email: [illegible]@gmail.com

S No: ========== 1014
Fatwa No: ====== ۳۶۸۰۱
Date: ========== 26/5/2005

NAME :>> Irfan Ahmad
ADDRESS :>> Karachi
EMAIL :>>
SUBJECT :>> Israr Ahmad

QUESTION :>> ASALAAM O ALAIKOUM I want to know about Dr Israr Ahmad and his mannk.

الجواب حامداً و مصلیاً

ڈاکٹر اسرار احمد ایک آزاد خیال اور مولانا مودودی صاحب کے فیض یافتہ اور ان کے پیچھے پیروکار اور ان کے غلط نظریات کے حامل ہیں۔ اسلئے شرعی مسائل کے سلسلے میں ان سے رابطہ کرنے اور ان کے بتائے ہوئے مسائل پر (دیگر علماء دین سے وضاحت کئے بغیر) عمل کرنے اور ان کے بیانات سننے یا ان کے لٹریچر پڑھنے سے عوام کو احتراز لازم ہے۔ واللہ اعلم

بندہ آثار الحق عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی ۱۶
۱/۱۲/۱۴۲۶ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دارالافتاء جامعہ بنوریہ
یکم ذی الحجہ ۱۴۲۶ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲/۱۲/۱۴۲۶ھ

دارالافتاء

[illegible]
31.1.06

تعاون: دعوت کنزالایمان

دیوبندی دارالعلوم کا فتویٰ: جاوید احمد غامدی گمراہ اور بے دین شخص ہے

دار الافتاء والقضاء

© Email: ... © Web: www.jamiahbinoria.net © Ph: ... © Fax: ...

Name :> rana umair
Address :> gujranwala
Subject :> javid ghamdi
Question :>

Serial No :> 4346
Fatwa No :> 37477
Date :> 5/28/2008
Email :>

Janab ap maroof scaler javid ghamdy k baray main kia kehtay hain woh pardo ko na jaiz kehta hy plz jawab dain

جناب آپ معروف اسکالر جاوید غامدی کے بارے میں کیا کہتے ہیں وہ پردہ کو ناجائز کہتا ہے برائے مہربانی جواب دیں۔ (رانا عمیر)

الجواب حامداً ومصلیاً

اس سے متعلق درج ذیل کتب کا مطالعہ مفید رہیگا۔

(۱) تحفہ غامدی (ڈاکٹر عبدالواحد صاحب)

(۲) غامدی مذہب کیا ہے (پروفیسر رفیق) ——— واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد ریحان

دار الافتاء جامعہ بنوریہ

۲ جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح

[illegible]

نوٹ: [illegible] داڑھی والے جاوید احمد غامدی کے متعلق دیوبندی دارالعلوم جامعہ بنوریہ العالمیہ سائٹ کراچی کا فتویٰ آپ نے ملاحظہ فرمایا [illegible] کے خلاف کا فتویٰ جاری کیا۔ پہلی دو کتابیں تحفہ غامدی (مصنف: ڈاکٹر عبدالواحد) اور دوسری کتاب غامدی مذہب کیا ہے؟ [illegible] واضح طور پر غامدی کو گمراہ اور بے دین ثابت کیا گیا ہے اور غامدی مذہب کو غیر اسلامی قرار دیا گیا ہے۔

TAHAFFUZ

تعاون۔ دعوت مرکز الایمان

شیخ محمد امین کی گمراہیت پر مرکزی دار الافتاء بریلی شریف کا فتویٰ

۷۸۶

الجواب اللهم هداية الحق والصواب۔ صورت مسئولہ میں جو باتیں [illegible] القادری کی بیان کی ہیں اور جہالت
میں مجبور ہیں ہاں اگر شخص سے مرید ہونا جائز نہیں ہے کیونکہ [illegible] جائز نہیں اور جو ان سے مرید ہو چکے ہیں
وہ بیعت توڑ دیں اور اپنے شخص سے مرید ہو جائیں، بہار شریعت حصہ اول صفحہ [illegible] میں ہے کہ پیری کے لئے چار
شرطیں ہیں [illegible] بیعت [illegible] اول سنی صحیح العقیدہ ہو دوم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے
مسائل کتابوں سے نکال سکے سوم فاسق معلن نہ ہو چہارم اس کا سلسلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو
اور جو شرائط اوپر مذکور ہوئیں اس شخص میں [illegible] شرائط نہیں پائے جاتے اور جس میں یہ شرائط
پائی جائیں ان سے مرید ہوں [illegible] مرید ہوں واللہ تعالیٰ اعلم [illegible]
[illegible]

[illegible]

محمد [illegible] رضوی

مرکزی دار الافتاء [illegible] بریلی شریف

[illegible]

[illegible]

محمد [illegible] غفرلہ

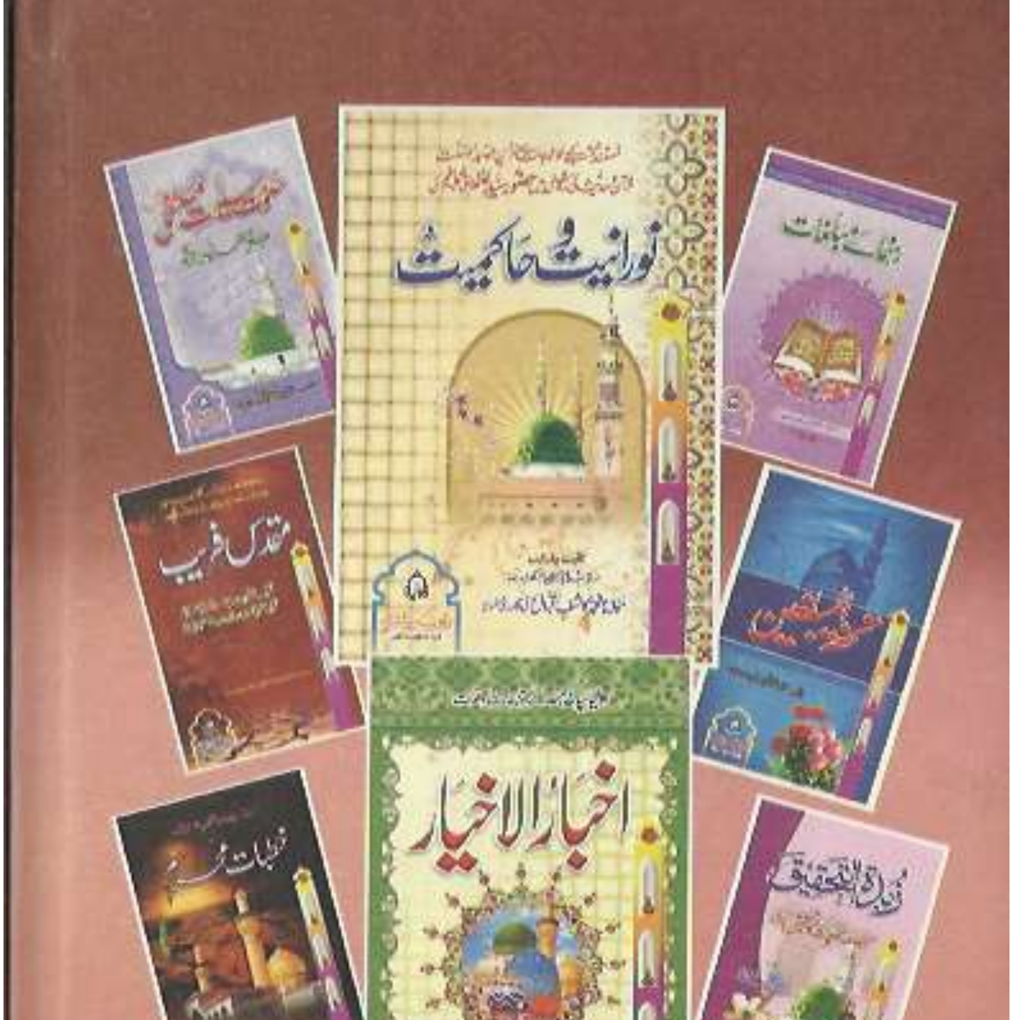
[illegible]

بحمد اللہ تحفہ شکریہ - تعاون - دعوت کثر اللہ

کیا امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے نزدیک میلاد کی تاریخ بارہ نہیں؟

الاستفتاء

باسمه تعالىٰ


نورانیت و حاکمیت
مقدس فریب
اخبار الاخیار
زبدۃ التحقیق